حکومت مہدی [ع] پر ایک طائرانہ نظر

نجم الدین طبسی

مترجم: سید اخلاق حسین پکھناروی

مجمع جہانی اہلبیت علیہم السلام

فہرست مطالب

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ و کلیاں رنگ و نکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پرنور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ و موسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمۂ حق و حقیقت سے سیراب کردیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑگئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہبِ عقل و آگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔

اگرچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہوکر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کردئی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمۂ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر

علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری و معنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین وبے تاب ہیں،یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھاکر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیت کونسل) مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیتؑ عصمت و طہارت کے پیرووں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و ولایت سے سیراب ہو سکے، ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیتؑ عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتؐو رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کے لئے محققین و مصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علاّم جناب نجم الدین طبسیکی

گرانقدر کتاب ''حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) پر ایک طائرانہ نظر''کو فاضل جلیل مولانا سید اخلاق حسین پکھناروی اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں،اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے،خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

بیان حقیقت

خدا وند عالم ، مالک ملک و ملکوت کی لا تعداد عنایتوں ،اس کے ،ہر نفس لطف و مہربانی ،اہل بیت (علیہم السلام)کی بے شمار نوازشوں اور توجہات سے مجھ ناچیزاور بے بضاعت انسان کو توفیق نصیب ہوئی کہ حجۃ الاسلام والمسلمین آقای نجم الدین طبسی کی گرانقدر اورپُر معنی کتاب (چشم اندازی بہ حکومت مہدی) کا ترجمہ کروں الحمدللہ وہ پایۂ تکمیل کو پہونچا، مورد نظر کتاب چند خصوصیات کی حامل ہے جنھیں خود مولف موصوف نے اپنی پیش گفتار میں بیان بھی کیا ہے۔

مختصر یہ کہ مولف نے ظہور سے قبل اور ظہور کے بعد حکومت حضرت مہدی پر بسط و تفصیل سے روایتی انداز میں بحث کی ہے، اور ظہور سے قبل و بعد کے اخلاقی،سیاسی ،اقتصادی حالات پر گفتگو اس انداز میں کی ہے کہ طرز تحریر آسان،اسلوب بیان سادہ وروان،نتیجہ خیز و قناعت بخش اور عام فہم ہے، قاری حضرات کو پڑھنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہوجائے گا ،نیز ذوق روایت رکھنے والے اہل درایت و بصیرت افراد موصوف کی کاوشوں سے محظوظ بھی ہوں گے، چونکہ عالم امکان میں ایک عالمگیر طاقت کے ظہور سے متعلق تشویش واضطراب، جستجو و تلاش پائی جاتی ہے اس عالمی حاکم کا نام جو بھی دینا رکھ لے لیکن اس کی حقیقت کا کوئی بھی منکر نہیں ہے، اور پوری دنیا خصوصاً عالم غرب اسی موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر رہی ہے اور آیندہ کے لئے حفاظتی اسباب بھی فراہم کر رہی ہے۔

لہٰذا اہل اسلام خصوصاً شیعہ حضرات کے لئے یہ کتاب مختصر سرمایۂ حیات اور زندگی بخش نوید ہے۔ چونکہ مولف نے روایت کے قالب میں بہت سارے سوالات کا جواب بھی دیا ہے دیگر یہ کہ کتاب ھذا عربی و فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ قاری حضرات کے لئے پسندیدہ خاطر اور مفید ہو اور ان سے خواہش ہے کہ اپنے نیک ،ہمت افزا،اور خالص مشوروں سے راہنمائی کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیں،اور خداوند سبحان و رحمان سے دعا ہے کہ مولف موصوف نیز مجھ ناچیز اور تمام اہل ایمان و خدّام امام

زمانہ (عج) کو ظہور کے وقت سچے اور باوفا ناصروں میں قرار دے اور ہماری لغزشوں، گناہوں اور غفلتوں کو اپنے فضل و کرم و احسان سے عفو و درگذر کرے اور راہ حق ،جادۂ مستقیم کا مالک بناتے ہوئے طول عمر کی بیش بہا دولت نیز روز افزوں توفیقات سے نوازے ۔آمین

شکر گزار

اخلاق حسین پکھناروی

اہل رہتاس بہار ھند

پیش گفتار

شوش دانیال کا علاقہ ابھی تازہ تازہ بعثی کافروں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا،اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے شہر اور وطن کو لوٹ رہے تھے، ان دنوں میں انھیں جانباز عزیزوں کے درمیان اپنے وجود کو فخر و برکت سمجھتے ہوئے اس شہر کی تاریخی مسجد میں امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)سے متعلق علامہ مجلسیؒ کی کتاب بحارالانوار سے درس کہنے لگا تو اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اگر چہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے متعلق گوناگوں مباحث ،جیسے طول عمر کا راز،فلسفۂ غیبت ،عوامل ظہور و...بیان ہوچکے ہیں لیکن قیام کی کیفیت ،حکومتی پروگرام و طریقہ کار، سربراہی کے طرز وغیرہ پر شایان شان تحقیق نہیں ہوئی ہے ۔

اس وجہ سے میں نے عزم کر لیا کہ اس میدان میں بھی تحقیق لازم ہے، شاید اب تک لا جواب سوالوں کا جواب دے سکوں تمام پریشان کن سوالات میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)کس طرح مختلف قوت و خیالات کے حامل سیاسی نظاموں کو ایک سیاسی نظام بنادیں گے ۔حضرت کا حکومتی پروگرام کس طرح ہے جس میں ظلم و جور دنیا سے مٹ جائے گا اور فساد کا خاتمہ اور بھوکوں کا وجود نہیں رہ جائے گا ۔یہی فکر مجھے چار سال سے مذکورہ موضوع پر تحقیق کرنے کی جبری دعوت دے رہی تھی چنانچہ اسی تحقیق کا نتیجہ آپ کے سامنے موجود ہ کتاب ہے ۔اس کتاب کے پہلے حصہ میں امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل کشت وکشتار ،قتل و غارتگری، ویرانی و بربادی،قحط سالی،موت بیماری،ظلم و جور ، اضطراب،بے چینی،گھٹن،حقوق پامالی اور تجاوز سے لبریز دور کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ لوگ اس وقت اپنے مقاصد میں کامیابی ،مکاتیب فکر،مختلف حکومتیں،حقوق بشر کی دعویدار ،انسانی نیک بختی کا نعرہ لگانے والے زمانے کے اضطراب و ناگفتہ بہ حالات سے مایوس ہوچکے ہوں گے اور مصلح جہانی کے ظہور کے منتظر نجات کے امیدوار ہوں گے ۔دوسرا حصہ،حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انقلاب اور تحریک و قیام کی کیفیت پر مشتمل

ہے اس انقلاب کی شان یہ ہے کہ اس کا آغاز خانۂ کعبہ سے حضرت کے اعلان پر ہوگا اور آپ کے خالص اور حقیقی ناصر و مدد گار دنیا کے گوشہ گوشہ سے آکر آپ سے ملحق ہو جائیں گے تو فوجی چھاؤنی ،کوتوالی بنائی جائے گی اور منظم سپاہی اور کمانڈر کا انتخاب عمل میں آئے گا اور وسیع پیمانہ پر جنگ کی تیاری ہوگی ۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو دنیا سے ظلم و جور مٹا دیں گے یاد رہے کہ یہ دنیا یا سماج و معاشرہ حجاز یا خلیج فارس و ایشیا میں محدود نہیں بلکہ اس کی لا محدود وسعت تمام کرۂ زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ظلم و جور سے پرُ معاشرہ کی اصلاح ایک مشکل اور دشوار کام ہے اور اس کا مدعی در حقیقت ایک بہت بڑے معجزہ کا مدعی ہے جو اسی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا ۔کتاب کا تیسرا حصہ آخری امام علیہ السلام کی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بگڑے ہوئے ،سرکش طاغی سماج کا ادارہ کرنے،اسلامی حکومت کی تشکیل دینے کے لئے ایک قادر اور کارآمد حکومت اپنے قوی اور شجاع انصار ،جیسے حضرت عیسیٰ، سلمان فارسیؓ ،مالک اشتر ،صالح ،سلف صالح و...کے ذریعہ تشکیل دیں گے، اگر چہ ان لوگوں کی کارکردگی حکومت جور میں بھی لائق اہمیت و قابل قدر ہے ،لیکن انکا اصلی کردار اور بنیادی کام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت میں اصلاح اور تعمیر ہے ۔

جو کچھ پیش گفتار میں بیان کیا گیا ہے دسیوں شیعہ اور سنی کتابوں سے ماخوذ نیز سیکڑوں روایت کی مبسوط طور پر چھان بین ،برہان و استدلال کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب ادھورے اور نارسا انداز میں سہی ظہور کے بعد اسلامی دنیا میں آل محمد (علیہم السلام)کی عمومی عدالت اور اس کی وسعت کو بیان کرے اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)کی خدمت میں مقبول قرار پائے اور ایرانی مسلمان نیز تمام حقیقی و سچے منتظرین کے لئے قابل استفادہ واقع ہو اور انھیں حضرت کے ظہور کی مقدمہ سازی میں توفیق و تائید کرے۔ خدا وند عالم سے دعا ہے کہ مرجع عالی قدر حضرت امام خمینیؒ ،جنھوں نے ایران میں حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی ایک جھلک دیکھائی ہے ،انہیں انبیاء و معصومین (علیہم السلام)کے ساتھ محشور کرے، نیز اہل بیتؑ اور ان کی حکومت کے خادموں کو توفیق دے اور اسلامی ام القریٰ (ایران)کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے تائید فرمائے،یہاں پر چند نکتے

کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے: ۱۔ ہم ہرگز اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ کتاب ھٰذا میں مذکورہ باتیں نئی اور جدید ہیں ؛ اس لئے کہ انھیں ساری روایات کو گذشتہ علماء نے جمع کیا ہے، اور بعض مقامات پر نتیجہ بھی اخذ کیا ہے؛ پھر بھی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان خاص اصطلاحوں اور اختلافی باتوں سے گریز کیا جائے ،اور جدید لب و لہجہ نیز سادہ و آسان قالب میں ڈھال کر بیان کیا جائے تاکہ عوام بھی استفادہ کر سکیں۔

۲۔جو ماخوذات روایت سے حاصل ہیں اور انھیں کسی طرف استناد بھی نہیں دیا گیا ہے،وہ مولف کی ذاتی رائے ہے۔ اس لحاظ سے دقت نظر اور چھان بین نیز ایک روایت کا دوسری روایت سے مقایسہ کرنے پر ،دیگر نئے مطالب کا حصول ممکن ہے۔

۳۔اسی طرح یہ بھی ادعاء نہیں ہے کہ اس کتاب کی تمام موردا ستناد روایات صحیح اور بے خدشہ ہیں ؛بلکہ کوشش اس بات کی کی گئی ہے کہ جو کچھ معتبر محدثین اور قابل وثوق مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، اس میں ذکر ہو جائے ۔اسی طرح کچھ مقامات کے علاوہ، روایات کی سند سے بحث نہیں کی گئی ہے، چونکہ مقام نفی واثبات میں نہیں تھے۔ اس کے علاوہ بہت سارے مقامات پر تو اتر اجمالی کے ساتھ روایات کے صدور کا یقین ہوگیا ؛ خصوصاً وہ روایات جو اہل بیتؑ سے مروی ہیں ۔

۴۔اس کتاب کی روایات معجم احادیث[1] الامام المہدی (عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے قبل جمع و تالیف ہوئی ہیں۔ اس بناء پر اس وادی میں تحقیق کرنے والے شائقین حضرات کو اس کتاب کی جانب جو اس کے بعد بحمد اللہ جمع و تالیف ہوئی ہے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں ۔

۵۔بہت سارے مقامات پرروایات میں کلمہ (الساعۃالقیامۃ)کی حضرت مہدی کے ظہور سے تفسیر کی گئی ہے ۔اس لحاظ سے جو روایات شرائط یا علائم الساعۃ والقیامۃ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں ،اس کتاب میں علائم ظہور کے عنوان سے بیان کی گئی ہیں ۔

[1] ناچیز نے حوزہ علمیہ قم کے چند افاضل کی مدد سے کتاب ھٰذا کو ۵ جلد وں میں تالیف کیا ہے اور بنیاد اسلامی قم نے ۱۴۱۱ قمری میں شائع کیا ہے انشاء اللہ ۔ آئندہ نظر ثانی بھی کروں گا۔

٦۔ اس کتاب کے بعض مطالب مزید تحقیق اور تلاش طلب ہیں؛ اگر چہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں توضیح دی جائے. امید ہے کہ خدا وند عالم کی عنایتوں سے دوسری طباعت مزید دقت نظر و تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئے ۔آخر کلام میں من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے عنوان سے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں خصوصاً حجۃ الاسلام محمد جواد ،حجۃ الاسلام محمد جعفر طبسی کی راہنمائی اور حجۃ الاسلام رفیعی وسید محمد حسینی شاہرودی کے دوبارہ لکھنے کی وجہ سے اور کتاب کے مطالب کی تنظیم پر شکر گذار و قدر داں ہوں۔

نجم الدین طبسی

قم ۱۳۷۳ھ ش

پہلا حصّہ

دنیا ظہور سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں ،اس کی قدر و قیمت کا کم اندازہ ہوتا ہے ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدرو قیمت معلوم ہوگی جب ہم ظلمت و تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جائیں گے ۔جب سورج افق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتاہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے ۔ظہورآفتاب ولایت کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہو گا جب ظہور سے پہلے بے سرو سامانی اور نا امنی کے ماحول سے با خبر ہوں ،اور اس وقت کے نا گفتہ بہ حالات کو درک کرلیں۔ اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی ،جو روایات سے ماخوذ ہے ،درج ذیل ہے ۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل فتنہ وفساد ،ہرج ومرج ،بے سرو سامانی ،نا امنی، ظلم و استبداد ،عدم مساوات ،غارتگری ،قتل و کشتار ،اور تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم و ستم اور ناانصافی سے لبریز ہوگی ۔خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا ،زمین کشتوں سے بھری ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھریا خاندان ایسا نہیں ہوگا جسکے ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے ۔

مرد و جوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳؍ آدمی میں ۲؍ آدمی قتل ہو چکا ہو گا قوم و ملت کے درمیان جان ومال بے وقعت، راستے غیر محفوظ ہوں گے ، خوف، وحشت ہر انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی ،ناگہانی اور حادثاتی موتوں کی کثرت ہو گی ، معصوم بچے بد ترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم وجابر حکام کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے ، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ

عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بد بو یا انواع و اقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہو گی ، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی ،زمین بیج قبول کرنے نیز اُسے اگانے سے انکار کردے گی، بارش نہیں ہوگی یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لایموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے، اپنی عورتوں اور بچوں کو معمولی غذا کے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے ایسے مشکل و ناسازگار ماحول میں انسان ناامیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی،اور صرف و صرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاش میں بھی انھیں میں سے ایک ہوتا تاکہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا ۔اس وقت کوئی طاقت ،پارٹی ،انجمن نہ ہوگی جو اس بے سرو سامانی، تجاوز ، غارتگری کا سد باب کرے اور ستمگروں و طاقتوروں کو ان کی بد کرداری کی سزا دے ۔

لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی،سارے جھوٹے دعویدار انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الٰہی ،خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا .اور بس، اس وقت جب کہ یاس و ناامیدی تمام عالم کو محیط ہوگی، خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)، کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لئے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ایسی ندا آئے گی جو ہرایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی، ''کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہوگیا ہے، اور اب عدل الٰہی سے پُر حکومت کا دور ہے، اور مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کر چکے ہیں ۔یہ آسمانی آواز، انسان کے بے جان قالب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین و مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناًمذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الٰہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندا زہ لگا سکتے ہیں۔ یہاں پر امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل نا سازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

پہلی فصل

حکومت

ادیان و مکاتب کے قوانین، معاشرے میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے ۔اس لئے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تاکہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے۔ اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالا تر ہے ،اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے حکومت حق کا وجود اوراس کی حفاظت اپنا سب سے بڑا فریضہ جانتا ہے ۔پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی ،لیکن آنحضرتؐ کی وفات کے بعد،اگر چہ معصومینؑ و علماء، حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ ، حکومت الٰہی نہیں تھی اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبرؐ و ائمہ (علیہم السلام)سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں حکومتوں کا عام نقشہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کےقیام سے قبل بیان کیا گیاہے،ہم ان چند موارد کیطرف اشارہ کریں گے:الف)حکوموں کا ظلم ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا ،وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والا ظلم و ستم ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی حدیہ ہے کہ ہر گھر میں خوف ودہشت کی حکمرانی ہوگی[1]''.حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''زمین ظلم و استبداد سے پر ہوگی؛ یہاں تک کہ خوف و اندوہ ہر گھر میں داخل ہوچکا ہوگا ''.[2]امام محمد باقر

---

[1] ابن ابی شیبہ،المصنف ،ج۱۵،ص۸۹ ؛کنزل العمال، ج۱۴،ص۵۸۴ .
[2] کنزل العمال، ج۱۴،ص۵۸۴؛احقاق الحق، ج ۱۳،ص۳۱۷.

(علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) خوف و دہشت کے دور میں ظہور کریں گے''.یہ خوف و ہراس وہی ہے جو اکثر ستمگر و خود سر حاکموں سے وجود میں آتا ہے؛ اس لئے کہ آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے ،ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔امام محمد باقر (علیہ السلام)فرماتے ہیں: ''مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب معاشرے کی رہبری ستمگروں کے ہاتھ میں ہوگی[2]''ابن عمر کہتے ہیں :غیر تمند، ذی حیثیت اور صاحب ثروت انسان آخر زمانہ میں اس شکنجے اور اندوہ سے جو حاکموں سے پہنچیں گے مرنے کی آرزو کریگا[3]۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجور نہیں ہوں گے،بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انھیں تکلیف ہوگی؛اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی،اور آزادی کے احساس کے بجائے، خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے۔ جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہیں،بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں۔

اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے: رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''آخر زمانہ میں شدید مصیبت،کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی،اسلامی حکام کی طرف سے میری امت پر آئے گی؛اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی،اور ظلم و ستم سے ایسی لبریز ہوگی، کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لئے پناہ کا طالب ہوگا لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی[4]''بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط مسلمانوں کے ابتلا کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے،ان روایات میں تین قسم کی حکومت کا،جو رسول خداؐ کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے۔

---

[1] شجری ،امالی، ج۲،ص۱۵۶.
ملاحظہ ہو:نعمانی ،غیبۃ، ص۲۵۳؛طوسی، غیبۃ، ص۲۷۴،اعلام الوری، ص۴۲۸؛مختصر بصائر الدرجات، ص۲۱۲.اثبات الہداۃ،ج۳، ص۵۴۰؛حلیۃالابرار،ج۳،ص۶۲۶؛بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۳؛بشارۃ الاسلام ،ص۸۲؛عقد الدرر، ص۶۴؛القول المختصر ،ص۲۶ ؛متقی ہندی، برہان ص۷۴؛سفارینی لوائح، ج۳ ،ص۸.
[2] ابن طاووس، ملاحم، ص۷۷ .
[3] عقد الدرر ،ص۳۳۳.
[4] حاکم ،مستدرک ،ج ۴،ص۴۶۵؛عقد الدرر، ص۴۳؛احقاق الحق ،ج ۱۹، ص ۶۶۴.

جویہ میں تین قسم کی حکومتیں ہیں :خلافت ،امارت و ملوکیت ،اس کے بعد جابر حاکم ہوں گے ، رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : '' میرے بعد خلفاء ہوں گے خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ ان کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے؛ پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے[1] ''.

حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گذار سکتے ہیں جب حکومت کا کارگذار باشعور و نیک ہو۔ لیکن اگر غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج و الم میں مبتلاء ہوگا ؛ بالکل وہی صورت حال ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''ایک زمانہ آئے گا کہ حکام ستم پرور ،فرمانروا خائن قاضی،فاسق اور وزراء ستمگر ہوں گے[2] ''.

حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ ،عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے یا وہ ڈائریکٹ لوگوں کی حاکم ہوں گی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں)یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے. اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے ، حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: '' ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور پست و ذلیل افراد پوسٹ و مقام حاصل کریں گے ،اور انصاف پرور افراد ناتواں و کمزور ہوں گے''.پوچھا گیا : یہ دور کب آئے گا؟ تو امام (علیہ السلام)نے فرمایا : ''ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں[3] ''.

---

[1] المعجم الکبیر ،ج٢٢،ص٣٧٥؛الا ستیعاب ،ج١،ص٢٢١؛فردوس الاخبار ،ج٥،ص٤٥٦؛کشف الغمہ،ج٣، ص٢٦٤؛اثبات الہداة، ج٣ ،ص٥٩٦.

[2] شجری ،امالی ،ج ٢،ص٢٢٨.

[3] کافی، ج٨، ص٦٩؛بحارلانوار، ج٥٢،ص٢٦٥.

بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کا ر اور مدیر ہونا چاہئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گذار سکیں ۔اگر ان کے بجائے، بچے یا کوتاہ نظر،امور کی ذمہ داری لے لیں، تو رونما ہونے والے فتنہ سے خدا وند عالم سے پناہ مانگنی چاہئے ۔اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں :رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''۷۰ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے[1]''.سعید بن مسیب کہتے ہیں : ''ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا ۔ جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے[2]''

حکومت کی ناپایداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوام رکھتی ہو ؛اس لئے کہ اگر تغییر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی ۔آخر زمانہ میں حکومتیں پایدار نہیں ہوں گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائے تو غروب کے وقت زوال پذیر ہوجائے.اس سلسلے میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''تم کیسے ہوگے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گذار رہے ہوگے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہوگے ؟اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں تو کبھی باہر ہوں گی ۔جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہوجائے گی ''.(گر جائے گی[3])

---

[1] احمد ،مسند،ج۲،ص۴۴۸،۳۵۵،۳۲۶.
[2] ابن طاؤس،ملاحم، ص۶۰.
[3] کمال الدین ،ج۲،ص۳۴۸.

ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدمہ ہو گا ۔ حضرت امام سجاد (علیہ السلام) آیۂ شریفہ (حَتّٰی إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا[1]) جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے بہت جلد ہی وہ جان لیں گے کہ کس کے پاس ناصر کم اور ناتوان ہیں، حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں دشمن ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحے رکھتے ہوں گے[2]

---

[1] سورۂ جن آیت ۲۴.
[2] کافی،ج۱،ص۴۳۱؛نور الثقلین،ج۵،ص۴۴۱؛احقاق الحق، ج۱۳،ص۳۲۹؛ینابیع المودۃ، ص۴۲۹؛المحجۃ، ص۱۳۲ .

دوسری فصل

لوگوں کی دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے ۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام و قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا ، مسلمان صرف نام نہاد، مسلمان ہوں گے۔ مسجدیں اس وقت ارشاد و موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی۔ اس زمانے کے فقہاء روئے زمین کے بد ترین فقہاء ہوں گے دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا ۔

اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الٰہی اور قانون خدا وندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے۔ اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے؛ لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام و قرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے ۔آخر زمانہ میں ہر چیز بر عکس ہوگی؛یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا ۔ قرآن معاشرہ میں موجود ہوگا ؛ لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی۔ اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی ۔رسول خدا فرماتے ہیں : '' میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا. مسلمان، صرف مسلمان پکارے جائیں گے ؛ لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگرا دیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے[1] ''امام جعفر صادق (علیہ

[1] ثواب الاعمال، ص۳۰۱؛جامع الاخبار، ص۱۲۹؛بحا رالانوار،ج۵۲ ،ص۱۹۰.

السلام) فرماتے ہیں : '' عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کریگا[1]''.

مساجد

مسجد خدا وندعالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت و ارشاد کی جگہ ہے. صدر اسلام، میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دئے جاتے تھے. جہاد کا پروگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا ؛ لیکن آخر زمانہ میں مسجدیں اپنی اہمیت کھوبیٹھیں گی اور دینی راہنمائی ،و ہدایت و تعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہو گا. جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی. رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : '' اس زمانے میں مسجدیں آباد و خوبصورت ہوں گی؛ لیکن ہدایت و ارشاد کی کوئی خبر نہیں ہوگی[2]''.

فقہاء

علماء، اسلامی دانشور ،دین خدا کی حفاظت کرنے والے روئے زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی ان کے ہاتھ میں ہے وہ زحمتیں بر داشت کر کے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کر کے، لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں؛ لیکن آخر زمانہ میں حالت دگر گون ہوجائے گی اس زمانہ کے عالم بد ترین عالم ہوں گے .رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : '' اس زمانہ کے فقہاء، بد ترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گذار رہے ہوں گے ۔

فتنہ و فساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی باز گشت بھی انھیں کی طرف ہوگی ''،یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مرادوہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے اور اسے اسلامی رنگ دیتے ہیں؛ ایسے لوگ ہر مجرم سے ہاتھ ملانے کے لئے آمادہ ہیں؛

[1] تفسیر فرات، ص۴۴.
[2] بحار الانوار، ج۲،ص۱۹۰.

جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اسرئیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانۂخداکے زائرین کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لئے آیت و روایت پیش کی، ہاں، ایسے افراد کے لئے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بد ترین فقہاء ہیں جن سے فتنہ و فساد کا آغاز یا فتنوں کی باز گشت ان کی طرف ہوگی[1]۔

دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے ۔ ایک روز امام حسین (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے پاس آئے۔ ایک گروہ آپ کے ارد گرد بیٹھا ہوا تھا ۔آپ نے ان سے کہا: ''حسین (علیہ السلام) تمہارے پیشوا ہیں. رسول خدا ﷺ نے انھیں سید و سردار کہا ہے۔ ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا؛ جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی''. پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا ؟ تو آپ نے کہا: افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاؤ گے ؛ بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لئے لباس اتار دیتی ہے[2]''.

دین فروشی

مکلف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو، تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے، تو جان قربان کر کے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب کردے۔ ؛لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی و گھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے توظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے ۔ رسول خدا ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے: ''عرب پر وائے ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے

---

[1] ثواب الاعمال ،ص۳۰۱؛جامع الاخبار ،ص۱۲۹؛بحا رالانوار،ج۵۲ ،ص۱۹۰.
[2] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۴۴.

وقت کافر بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے. جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچالے اور اس پر عامل بھی ہو، تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتشی بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہو یا کانٹوں کا گٹھر اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو[۱]''.

[۱] احمد، مسند ،ج۲ ،ص۳۹۰.

تیسری فصل

ظہور سے قبل اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا ،رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا اور مہر و وفا کا نہ ہونا ہے ۔

الف)انسانی جذبات کا سرد پڑجانا رسول خدا ﷺ اس زمانے کی عاطفی (شفقت کے)اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں: ''اس زمانہ میں،بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا وند عالم اسے (مہدی کو)قیام و ظہور کی اجازت دے گا[۱]''نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کہ قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں؛ لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اسے ہمسایہ ہونے کی قسم دے گا لیکن ہمسایہ اس کی مدد نہیں کرے گا[۲]''نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بد رفتاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے[۳]''بعض روایات میں ((الساعۃ))کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے اور روایات ((اشراط الساعۃ))ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہیں[۴]۔

اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جنسی فساد غیرت مند اور شرفاء کے لئے بہت ہی ناگوار

---

[۱] بحار الانوار، ج۵۲ ،ص۳۸۰ و ج۳۶ ،ص۳۳۵.

[۲] شجری ،امالی، ج۲،ص۲۷۱.

[۳] اخبار اصفہان، ج۱، ص۲۷۴؛فردوس الاخبار، ج۴ ،ص۵؛الدرالمنثور، ج۶، ص۵۰ ؛جمع الجوامع ،ج۱، ص۸۴۵ ؛ کنزل العمال، ج۱۴، ص۲۴۰.

[۴] تفسیر قمی،ج۲، ص۳۴۰؛کمال الدین،ج۲، ص۴۶۵؛تفسیر صافی،ج۵، ص۹۹؛نور الثقلین، ج۵، ص۱۷۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵۳؛کشف الغمہ، ج۳، ص ۲۸۰؛شافعی ،البیان، ص۵۲۸؛الصواعق المحرقہ، ص۱۶۲.کلمہ یوم الظہور، یوم الکرّہ ،یوم القیامۃ کی تحقیق کے لئے تفسیر المیزان ،ج۲،ص۱۰۸ ملاحظہ ہو.

اور ناقابل تحمل ہے ۔ظہور سے پہلے بد ترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا ۔ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے،اس وقت اخلاقی گراوٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلاہوا ہوگا اخلاقی برائیوں کی زیادتی اور ان کی تکرار کی وجہ سے انسان نما افراد کے حیوانی کردار کی برائی ختم ہو چکی ہوگی،اور یہ عام بات ہو چکی ہوگی، فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ بہت کم ہی لوگ اسے روکنے کی طاقت یا تمنا رکھیں گے ۔ محمد رضا پہلوی کے دور حکومت ۱۳۵۰ شمسی میں ۲۵۰۰،سو سالہ جشن منایا گیا،جس میں حیوانی زندگی کی بد ترین نمایش ہوئی،اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیاتو ایران کے اسلامی سماج نے غیض و غضب کے ساتھ اعتراض بھی کیا ،لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر نہیں ہے فقط اعتراض ،یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بڑے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں.یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا ۔ایسا شخص،اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے ۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تاکہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وسعت فساد کو اس زمانے میں درک کریں ۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں)راستوں میں تعدی نہ کی جائے، لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا .اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے''[1].اسی طرح حضرت فرماتے ہیں : ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاوز نہ کریں.

لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے کہ کاش اسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے ''[2]دوسرے بیان میں فرماتے ہیں : '' وہ لوگ حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے،اور آپس میں جنگ کریں گے، اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں ،بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں سب کے سامنے تجاوز کریں گے، پھر انھیں

[1] عقد الدرر، ص۳۳۳؛حاکم مستدرک ،ج۴،ص۴۹۵.
[2] المعجم الکبیر، ج۹، ص۱۱۹؛فردوس الاخبار،ج ۵، ص۹۱؛مجمع الزوائد ،ج۷ ،ص۲۱۷.

دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے، اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا؛ لیکن کوئی اس بد کرداری کی ملامت نہیں کرے گا ،اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا .ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا[۱]''

بد اعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں:امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا : اے فرزند رسول خداءآپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کب ظہور کریں گے ؟تو امام ؑنے کہا!''اس وقت جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے (یعنی لواط) اور عورتیں عورتوں پہ[۲]''.امام صادق علیہ السلام سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے[۳]۔ اور ابو ہریرہ نے بھی رسول خدا ﷺ سے نقل کی ہے۔ ''اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پرا یک دوسرے پر سبقت حاصل کریں جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں[۴]''.اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے[۵]۔

اولاد کم ہونے کی آرزو

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :''اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے. چار فرزند اور چار فرزند والے. تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں،تین والے دو کی اور دو والے،ایک اور اور فرزند والا آرزو کرنے لگے

---

[۱] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۰۱.

[۲] کمال الدین ،ج۱، ص۳۳۱.

[۳] مختصر اثبات الرجعہ، ص۲۱۶؛اثبات الہداة، ج۳، ص۵۷۰؛مستدرک الوسائل، ج۱۲،ص۳۳۵.

[۴] فردوس الاخبار ،ج۵، ص۲۲۶؛کنزالعمال، ج۱۴، ص ۲۴۹.

[۵] الف)عن الصادق علیہ السلام ''اذا رایت الرجل یعیر علی اتیان النساء ''کافی ،ج۸ ،ص۳۹ ؛بحارالانوار ،ج۵۲، ص۲۵۷؛بشارة الاسلام، ص۱۳۳.ب)''اذا صار الغلام یعطی کما تعطی المراة و یعطی قفاه لمن ابتغی ''کافی، ج۸، ص ۳۸ ؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۵۷.
ج)''یزف الرجل للرجال کما تزف المراة لزوجھا ''بشارة الاسلام ،ص۷۶؛الزام الناصب ،ص۱۲۱.د)قال الصادق علیہ السلام :''یتمشط الرجل کما تتمشط المراة لزوجھا ،و یعطی الرجال الاموال علی فروجھم و یتنافس فی الرجل و یغار علیہ من الرجال ،و یبذل فی سبیل النفس والمال ''کافی ،ج۸، ص۳۸؛بحار الانوار ،ج۵۲، ص۴۵۷.ھ)قال الصادق علیہ السلام :''تکون معیشۃ الرجل من دبره ، ومعیشۃ المراة من فرجھا ''کافی ج۸ ص۳۸.و)''قال الصادق علیہ السلام :''عندما یغار علی الغلام کما یغار علی الجاریۃ (الشابۃ) فی بیت اھلھا ''بشارة الاسلام، ص۱۳۳،۷۶،۳۶.ز)قال النبی ﷺ :کأنک بالدنیا لم تکن اذا ضیعت امتی الصلاة و اتبعت الشھوات و غلت الاسعار و کثراللواط ''بشار ة الاسلام ،ص۲۳؛الزام الناصب، ص۱۸۱ .

کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے[1] دوسری روایت میں فرماتے ہیں : ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کم فرزند والے سے رشک کروگے جس طرح کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو ،حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی، اپنے بھائی کی قبر سے گذرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا ؛ جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں ۔اور کہے گا : اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا .اور یہ بات خدا وند عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعما ل کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں ؛ بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہوں گی[2] ''

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : '' قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی''[3] اس روایت میں ''الولد غیضا ''آیا ہے جس کے معنی بچوں کے ساقط کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں؛ لیکن کلمہ ''غیضا ''دوسری روایت میں؛ غم و اندوہ ،زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔یعنی لوگ اس زمانے میں (Abortion) سقط اور افزایش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود غم و اندوہ کا باعث ہوگا شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو، یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز نہ ہوں یا کوئی اور وجہ ۔

بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : '' قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی. حد یہ ہے کہ ہر ۵۰، عورت پرایک مرد سرپرست ہوگا ''[4] شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگا تار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا ۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں: '' اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریبا ۳۰، عورتیں لگ جائیں گی اور ہرایک اس

---

[1] فردوس الاخبار، ج۵ ،ص۲۲۷.
[2] المعجم الکبیر ،ج۱۰، ص۱۲.
[3] الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۵۱؛فردوس الاخبار، ج۵، ص۲۲۱؛المعجم الکبیر ،ج۱۰، ص۲۸۱؛بحار الانوار ،ج۳۴، ص۲۴۱.
[4] طیالسی ،مسند ،ج ۸،ص۲۶۶؛احمد مسند ،ج۳،ص ۱۲۰ ؛ترمذی ،سنن، ج۴، ص۴۹۱؛ابو یعلی ،مسند ،ج۵، ص ۲۷۳؛حلیۃ الاولیاء، ج۶، ص۲۸۰ دلائل النبوۃ، ج۶، ص ۵۴۳؛الدر المنثور، ج۶، ص۵۰.

سے شادی کی در خواست کریں گی"[1]۔ حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں : "خدا وند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کر دے گا تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے۔ایسا زمانہ آئے گا کہ پچاس پچاس عورتیں ایک مرد سے کہیں گی اے بندۂ خدا یا تم مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو[2]"۔

انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : "قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہو گی۔اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا ،چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی: یہ فلاں مرد کی ہے؛ اس زمانہ میں، ہر ۵۰، عورت پر، ایک مرد سرپرست ہوگا"[3]۔انس کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی ہے ،بیان کروں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور عورتیں باقی رہ جائیں گی"[4]

[1] فردوس الاخبار ،ج۵، ص۵۰۹.
[2] مفید ،امالی، ص۱۴۴؛بحارالانوار، ج۵۲،ص۲۵۰.
[3] عقد الدرر ،ص۲۳۲؛فردوس الاخبار، ج۵، ص۲۲۵.
[4] احمد، مسند، ج۳، ص۳۷۷.

چوتھی فصل

ظہور سے پہلے امن وامان

الف) ھرج و مرج اور نا امنی

بڑی طاقتوں کی زیادتی و تجاوز کے سبب، چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے علاوہ آزادی و امنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا ۔ (SUPER POWER) سوپر پاور حکومتیں ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں : ''عنقریب امتیں (دیگر آئین و مکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی ؛ جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر حملہ بولتے '' (ٹوٹ پڑتے) ہیں ایک شخص نے کہا : کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے، کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا : ''تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی، لیکن خس و خاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے. خداوند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا ،اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی ''کسی نے پوچھا : یا رسول اللہ! یہ سستی کس وجہ سے ہوگی؟ آپ نے فرمایا : ''دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے''[1] یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد دلائی ہیں، ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لئے کافی ہیں اور انھیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے ؛ ہر چند ایسا دین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ظہور اس

---

[1] طیالسی ،مسند ،ص۱۳۳؛ابی داؤد ،سنن ،ج۴ ،ص۱۱۱؛المعجم الکبیر ،ج۲، ص۱۰۱.

وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ھرج مرج سے بھر جائے گی[1]۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا، اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی، ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خدا وند عالم انھیں قیام کی اجازت دیگا[2]''

راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج و مرج اور ناامنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا بے رحمی وسیع ہو جائے گی اس وقت خداوندعالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی ۔ مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے بلکہ حقائق و معنویت سے غافل دلوں کو کھول دیں گے اور حقائق کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیں گے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے حقیقتاً اس امت کا مہدی حسین کی نسل سے ہے، جب دنیا میں ھرج و مرج اور بے سروسامانی ہوگی ۔

اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے راستے، سڑکیں ناامن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے؛ نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا احترام کرے گا ؛ایسے ہنگام میں خدا وند عالم حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا گمراہی کے قلعوں کو درھم و برھم کردے اور اسے فتح کرے ۔

اور ایسے دلوں کو جن پر جہالت ونادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں بے نقاب کردیگا وہ آخر زمانہ میں قیام کریگا اسی طرح جیسے ہم نے اول میں قیام کیا ہے اوروہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی[3]۔''

---

[1] بحار الانوار، ج۳۶،ص ۳۳۵؛ج۵۲،ص۳۸۰.

[2] وہی، ج۵۲،ص۱۵۴.

[3] عقد الدرر، ص۱۵۲؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۵۴؛احقاق الحق ،ج۱۳، ص۱۱۶؛الاربعون حدیثاً (ابو نعیم) ذخائر العقبی، ص۱۳۵؛ینابیع المودۃ، ص۴۲۶.

خوفناک جرائم

ستمگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراؤنے رہے ہیں۔ تاریخی صفحات جرائم وظلم و استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم و جابر اور خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں، جس کے نمونے چنگیز ،ہٹلر ، اورآٹیلاہیں۔ رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے، خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے. لکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا ،انھیں آگ میں جلانا ،پانی میں ڈبونا، انسانوں کوفولادی ہتھیار آرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا،چکیوں میں پیس دیناوغیرہ ۔تاریخ کے تلخ حادثات، ہیں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے. ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی۔

حضرت علی (علیہ السلام) ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں : ''اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا تاکہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں ؛اس گھڑی انھیں جلانے کے لئے تیل کھولا یا جائے گا ؛ بچے کہیں گے : اگر ہمارے آباؤ اجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے، تو میرا کیا گناہ ہے ''.کہ ہم ضرو رجلائے جائیں، پھروہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لاکر دار پر لٹکائے گا ،اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک)حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا۔

اور وہاں سے باہر نکل کر پھر ظلم و جنایت کرے گا،اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حاملہ عورتوں کوقید کرے گا،اور انھیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا،اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری)کرو اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کرکے بچے کو باہر نکال لے گا کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا[1] 'امام جعفر صادق علیہ

[1] عقد الدرر ،ص۹۴؛الشیعہ والرجعہ، ج۱ ،ص۱۵۵.

السلام لوح کی خبر میں فرماتے ہیں : ''...خدا وند عالم اپنی رحمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا، وہی شخص جو موسی علیہ السلام کا کمال، عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہیبت ،ایوب پیغمبر (علیہ السلام) کا صبر و استقامت رکھتا ہے ہمارے چاہنے والے، (ظہور سے قبل) خوارو ذلیل ہوں گے اور ان کے سر ترک ودیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالموں و حکام) کے لئے ھدیہ کئے جائیں گے، وہ قتل کئے جائیں گے ،جلائے جائیں گے ،اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا، زمین ان کے خون سے رنگین ہوجائے گی، نالہ و فریاد عورتوں کے درمیان بڑھ جائے گی. وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں. وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے زلزلے اور بے چینی کو بر طرف کریں گے اور قید وبند کی زندگی سے انھیں آزاد کردیں گے. خدا وند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں[1]۔ ''ابن عباس کہتے ہیں: ''سفیانی و فلانی خروج کرکے آپس میں جنگ کریں گے اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم چاک کرکے بچوں کو نکال لے گااور بڑے دیگ میں جلاڈالے گا''[2].ارطات کہتا ہے :سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا.آرہ سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کردے گا انھیں دیگ میں ڈال کرنابود کر دے گااور یہ ظلم و ستم ۶، ماہ تک رہے گا[3]۔

زندوں کو موت کی آرزو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا ،تو خود کو قبر پر گرا دے گا، اور کہے گا : کاش اس کی جگہ میں ہوتا، جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی،بلکہ زمانے کی مصیبت ،ظلم و جور ہوگی[4]'' روایت میں کلمہ ''رجل'' (رد) کے ذکر سے دو بات کا استفاد ہوتا ہے: اول یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا، کسی گروہ،قوم اورطائفہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی اس ناگوار

---

[1] کما ل الدین ،ج۱، ص۳۱۱؛ابن شہر آشوب ،مناقب، ج۲، ص۲۹۷؛ اعلام الوری، ص۳۷۱ ؛اثبات الوصیہ، ص ۲۲۶ .
[2] ابن حماد، فتن، ص۸۳؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۱.
[3] حاکم، مستدرک، ج۴ ،ص۵۲۰الحاوی للفتاوی، ج۲ ،ص ۶۵؛متخب کنزل العمال، ج۶، ص۳۱(حاشیہ مسند احمد)؛ احقا ق الحق، ج۱۳، ص۲۹۳.
[4] احمد، مسند، ج۲، ص۶۳۶؛مسلم ،صحیح، ج۴، ص۲۲۳۱؛المعجم الکبیر، ج۹، ص۴۱۰؛مصابیح السنہ، ج۲، ص۱۳۹؛عقد الدرر، ص۲۳۶.

حادثات کا شکار رہوں گے ۔ دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا، اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ و سختی زیادہ بڑھی ہوگی؛ اس لئے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے، اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں ناقابل برداشت ہوں گی، استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی اور کمر شکن ہے ۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: اے ابو حمزہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس، مصیبتیں، اور فتنے معاشرہ میں حاکم ہوں گے ۔ گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون کی بیماری پھیلی ہوگی عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگا، اور لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا، اور ایسا، دین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا ۔ لوگوں کی حالت اس حد تک بدل جائے گی کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھا ہے، مرنے کی آرزو کرےگا[1] ۔ حذیفہ صحابی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا؛ اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی''[2].

ابن عمر کہتے ہیں کہ یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت، اور شدتِ گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال) سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا[3] ۔

مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ بن یمانی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مشکلات کے بیان کرتے ہوئے جن سے مسلمان دوچار ہوں گے فرمایا: دباؤ کی

---

[1] نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۵؛طوسی ،غیبۃ، ص۲۴۷؛اعلام الوری، ص۴۲۸؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۸؛اثبات الہداۃ، ج۳ ،ص۵۴۰؛حلیۃ الابرار، ج۲، ص۶۲۶؛بشارۃ الاسلام ،ص۸۲.

[2] ابن ابی شیبہ ،مصنف ،ج۱۵،ص۹۱؛مالک ،موطا، ج۱، ص۲۴۱؛مسلم ،صحیح، ج۸، ص۱۸۲؛احمد، مسند،ج۲، ص۲۳۶ ؛ بخاری، ج۹، ص۷۳؛فردوس الاخبار، ج۵، ص۲۲۱.

[3] عقد الدرر، ص۳۳۴.

وجہ سے آزاد افراد کوفروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار کریں گے. مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لئے استعمال کریں گے اور انھیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد ودلگیر نہیں ہوگا، نہ مومن اور نہ بد کار و فاجر ۔ اے حذیفہ! گرفتاری اس زمانے کے لوگو ں پر قائم رہے گی، اور اس درجہ مایوس ہوں گے کہ ظہور کشایش (فرج) سے بد گمان ہوجائیں گے ،اس وقت خدا وندعالم میری پاکیزہ عترت نیک فرزندوں میں سے جو عادل ،مبارک اور پاکیزہ ہوگا ،ایک شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی اور چھوٹ سے کام نہیں لے گا ۔

خدا وند عالم دین،قرآن ،اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا ،وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنی رشتہ پر ناز نہیں کرتا ؛پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا، سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خدا وند عالم اس کے ذریعہ بد عتوں کا خاتمہ اور فتنوں کو نابود کردے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا نیز باطل کے دروازے بند کردے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا[1]''

زمین میں دھنسا

رسو خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''یقیناً اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بنادے گا، جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا، آج رات زمین کس کو کھاگئی، جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان و قبیلہ سے کون زندہ ہے کیا کوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟[2]'شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت وکشتار ا ور جنگ و جدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روزلوگوں کی خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے، اپنے رہنے والوں کو کھاجائے ۔ز)ناگہانی (اچانک)اموات کی زیادتی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''قیامت کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے[3]''نیز

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص١٣٢.

[2] المطالب العالیہ، ج۴، ص٣۴٨.

[3] شجری ،امالی، ج٢ ،ص٢٧٧.

فرماتے ہیں : ''قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے لوگوں نے کہا : یا رسول اللہ!سفید موت کیا ہے؟تو آپ نے فرمایا : ''ناگہانی موت[1]''امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی ۔۔سفید موت، طاعون ہے''[2]امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں : قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف و ہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا[3]''.

دنیا والے نجات سے نا امید ہوں گے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''اے علی! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے، جب شہر دگر گون ہو جائیں گے، اور خدا کے بندے ضعیف اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے فرج و ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے، ایسے وقت میں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے[4]''ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام اس وقت ہو گا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے[5]''حضرت علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''یقیناً میرے اہل بیت سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا،اور ایسا اس وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں اور سختیوں کا شکار ہوگا ؛اس وقت جب کہ مصیبتیں سخت وشوار اور امیدیں منقطع ہوں گی[6].''

مددگاروں کا فقدان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ

---

[1] الفائق ،ج١، ص١۴١.
[2] نعمانی ،غیبۃ، ص٢٧٧؛طوسی، غیبۃ، ص٢۶٧؛اعلام الوری ،ص۴٢٧؛خرائج ،ج٣ ،ص١۵٢؛عقد الدرر،ص۶۵؛ الفصول المہمہ، ص٣٠١؛الصراط المستقیم ،ج٢ ،ص٢۴٩؛بحار الانوار ،ج۵٢، ص ٢١١.
[3] بحار الانوار، ج۵٢،ص٣۴٨.
[4] ینابیع المودۃ، ص۴۴٠؛احقاق الحق ،ج١٣، ص١٢۵.
[5] بحار الانوار، ج۵٢،ص٣۴٨.
[6] ابن المنادی ،ملاحم ،ص۶۴؛ابن ابی الحدید ،شرح نہج البلاغہ،ج١، ص٢٧۶؛المسترشد، ص٧۵؛مفید ،ارشاد، ص١٢٨؛ کنزل العمال، ج١۴، ص۵٩٢؛غایۃ المرام، ص٢٠٨.بحار الانوار، ج ٣ ٢ ، ص٩؛احقا ق الحق ،ج١٣، ص٣١۴؛منتخب کنزل العمال، ج۶، ص٣۵.

نہیں ملے گی"[1]، نیز فرماتے ہیں :آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا[2] "دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "تمہیں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) فرزند فاطمہ (س) کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے "کہا گیا: یارسول اللہ! (یہ ظہور) کس وقت ہوگا ؟ تو حضرت نے فرمایا: "ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینے لگیں اور لوگ فاجر ہو جائیں "،عرض کیا گیا :مہدی کس طرح ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا : اپنے اہل و عیال اورخاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے نیز وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے[3] "

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے مگر اس وقت کہ جب تم بکریوں کی طرح جو درندوں کے چنگل میں پھنس گئی اور سے کوئی چارہ جوئی کا راستہ نہ مل رہا ہو اس وقت تجاوز و تعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانا نہ پاؤ گے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاؤ کر سکو[4]۔

جنگ، قتل،اور فتنے

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا ۔بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں،کچھ روایتیں پئے در پئے جنگ کی خبر دیتی ہیں،کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون، سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں ۔رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : "میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا : پہلے فتنے میں، خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی ۔ دوسرے فتنے میں، خون اور مال حلال سمجھا جائے گا،اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا ۔تیسرے فتنے، میں لوگوں کے خون و اموال اورعزتیں مباح سمجھی جائیں گی اور قتل و غارت گری کے علاوہ

---

[1] شافعی، بیان، ص١٠٨.
[2] عقد الدرر، ص٤٣.
[3] احقاق الحق، ج١٩، ص٦٧٩.
[4] کافی، ج٨، ص٢١٣؛بحار الانوار، ج٥٢،ص٢٤٦.

انسان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی ۔ چوتھے فتنے میں، اندھیرے کا راج ہوگا، اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریا میں کشتی تلاطم و اضطراب کا شکار ہو ۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی ۔ شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط ہو جائیں گے اور جزیرہ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا ، مصیبتیں لوگوں کو ہلاکے رکھ دیں گی، اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں و چرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی، اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی[1] ''دوسری حدیث میں فرماتے ہیں : '' میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات نہیں ملے گی، اس میں جنگ ،فرار اور آوارگی ہوگی، اس کے بعد ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنہ سے سخت تر ہوگا، ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا ۔ حد یہ ہوگی کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ پائے گا ۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو اس وقت میرے خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا[2] ''

نیز فرماتے ہیں : ''عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے نا امنی کی آواز آئے گی، یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا : تمہارا امیر و سردار مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہے[3] ''.ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے، لیکن دوسری روایتوں میں ان خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے جسے ابھی بیان کروں گا ۔ عمار یاسر فرماتے ہیں : تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیت سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو ۔ اس وقت ترک ،رومیوں کی مخالفت کریں گے، اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی[4] ''.کچھ روایتیں، ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں ،ان میں سے بعض روایات میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے، اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۲۱؛کمال الدین ،ج۲، ص۳۷۱.
[2] عقد الدرر، ص۵۰.
[3] احقا ق الحق، ج۱۳،ص۲۹۵؛احمد ،مسند ،ج۲، ص۳۷۱.
[4] طوسی، غیبۃ، چاپ جدید ،ص۴۴۱؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۱۲.

خبر دیتی ہیں ۔اس سلسلے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے پئے در پئے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے[1]''ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں ''احجار الزیت[2]''نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور ''حرہ[3]''کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا ؛اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بیعت کی جائے گی[4]۔ابو قبیل کہتا ہے کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سر براہ حکومت ہوگا،اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا ؛ اس طرح سے کہ معدود چند کے سوا ،کوئی باقی نہیں بچے گا ۔ اس کے بعد بنی امیہ کا ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل ،دو آدمی کو قتل کرے گا ؛ اس طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا[5]۔

رسول خدا ﷺ اس طرح فرماتے ہیں: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کے قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے ۔ اور ہرج ومرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں، قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے''[6]حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ظہور سے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دو چار ہوگی: سفید و سرخ ۔سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ''[7]امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دو غیبتیں ہیں اس میں سے ایک دوسری سے دراز مدت ہے ،اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا[8]''جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر

---

[1] قرب الاسناد، ص١٧٠؛نعمانی ،غیبۃ، ص٢٧١.
[2] مدینہ شہرمیں ایک محلہ ہے جو نماز استسقاء پڑھنے کی جگہ ہے .معجم البلدان ،ج١،ص١٠٩.
[3] امام حسین ؑکی شہادت اور مدینہ والوں کے یزید کے خلاف قیام کے بعد مدینے کے لوگ یزیدی حکم سے قتل عام ہوئے اور اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ افر اد مارے گئے یہ جگہ وہی (حرۃو اقم)ہے معجم البلدان ،ج٢،ص٢٤٩.
[4] ابن طاؤس، ملاحم ،ص٥٨.
[5] وہی ص٥٩.
[6] فردوس الاخبار، ج٥، ص٩١.
[7] نعمانی ،غیبۃ، ص٢٧٧؛مفید، ارشاد، ص٣٥٩؛طوسی، غیبۃ، ص٢٦٧ ؛صراط المستقیم ،ج٢، ص٢٤٩بحار الانوار، ج٥٢،ص٢١١.
[8] نعمانی، غیبۃ، ص١٧٣؛دلائل الامامہ ،ص٢٩٣؛تقریب المعارف ،ص١٨٧؛بحار الانوار، ج٥٢،ص١٥٦.

ہوگی؟امام (علیہ السلام) نے جواب میں کہا: کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ''حیرہ'' اور کوفہ کے درمیان کشتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے[٢]۔امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ اور سفید،اور اس درجہ انسان قتل کئے جائیں گے کہ ہر ۷، آدمی میں دو آدمی باقی بچیں گے''[٣]،حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)اس وقت ظہور کریں گے جب ایک تہائی انسان قتل کر دئے جائیں گے، اور ایک تہائی مر جائیں اور ایک تہائی باقی بچیں گے''[٤]،حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) سے پوچھا گیا: '' آیا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا : ''دردناک قتل،اچانک موت، اور دہشت آمیز طاعون[٥]''.

کتاب ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق[٦] ۔ ''قتل ذریع''یعنی اچانک و عالمگیر۔اورکتاب مدینۃ المعاجز ک[٧]ے مطابق ۔ ''قتل رضیع''یعنی لئیم و پست۔اورحلیۃ الابرار کے مطابق[٨]۔ ''قتل فضیع''یعنی ناگوار۔روایت کے معنی یہ ہیں ''ہاں ،حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر ،ناگوار پست قتل،اچانک موتیں پے در پے اور ،طاعون کا رواج.''محمد بن مسلم کہتے ہیں : امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : '' امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب دوتہائی آبادی ختم ہو جائے گی ''،کہا گیا :کہ اگر دوتہائی قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی؟ تو آپ نے فرمایا :کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک تہائی باقی رہنے والوں میں تم ایک رہو[٩]۔امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں

---

[١] (کوفہ سے (۶ کیلو میٹر) دور ایک شہر ہے؛معجم البلدان، ج۲،ص۳۲۸.
[٢] طوسی ،غیبۃ، چاپ جدید ،ص۴۴۶؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۷۲۸؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۲۰۹.
[٣] کمال الدین، ج۲،ص۶۶۵؛العدد القویہ، ص۶۶؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۰۷.
[٤] ابن طاؤوس، ملاحم، ص۵۸؛احقاق الحق، ج ۱۳،ص۲۹.
[٥] حصینی، ہدایہ، ص۳۱.
[٦] ارشاد القلوب ،ص۲۸۶.
[٧] مدینۃ المعاجز ،ص۱۳۳.
[٨] حلیۃ الابرار، ص۶۰۱.
[٩] طوسی ،غیبۃ،چاپ جدید، ص۳۳۹؛کمال الدین، ج۲ ،ص۶۵۵؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۱۰؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۰۱۷؛الزام الناصب ،ج۲ ،ص۱۳۶؛ابن حماد، فتن ،ص۹۱؛کنزل العمال، ج۱۴،ص۵۸۷؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۱۱.

: ظہوراس وقت ہوگا جب (۱۰،۹)آبادی ختم ہو جائے گی[1] ۔ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''... اس زمانے میں ایک تہائی کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا''[2]۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سوافراد قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے''[3]۔ابن سیرین کہتے ہیں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کے سات آدمی قتل ہو جائیں[4] ۔ محترم قارئین! مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں :

۱۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے کشت و کشتار ہوگی ،اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے ،اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہوگی۔

۲۔کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے،اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے، (جو احتمال قوی)کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی ۔اسی طرح احتمال ہے کہ کیمیائی اسلحوں اور خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے،بیماری وجود میں آئے گی، اور لوگ جان بحق ہوں گے ۔

۳۔اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے؛ اس لئے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے. نیز امام صادق (علیہ السلام) کی حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو۔؟

[1] الزام الناصب، ج۲، ص۱۸۷،۱۳۶؛عقد الدرر، ص۲۳۷،۶۵،۶۳،۵۹،۵۴؛نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۴؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۴۲.
[2] حصینی، ہدایہ، ص۳۱؛ارشاد القلوب، ص۲۸۶.
[3] مجمع الزوائد، ج۵، ص۱۸۸.
[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۸.

پانچویں فصل

دنیا کی اقتصادی حالت ظہور کے وقت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے، کہ فساد و تباہی کے پھیلاؤ اور عطوفت صلۂ رحمی کے ختم ہوجانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دو چار ہوگی؛ اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا، اور بارش کا نزول جو کہ رحمت الٰہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا، اور ایک تباہ کن حالت ہوگی ۔ہاں، آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی، یا پھر بے موسم ہوگی جو کھیتیوں کی نابودی کا سبب قرار پائے گی، چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہوجائیں گی، اور کھیتیاں سود مند ثابت نہیں ہوں گی، اور تجارت کی آب و تاب ختم اور بھوک مری عام ہو جائے گی، اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لئے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے، اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے بدل ڈالیں گے ۔

بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خدا وند عالم بارش سے انھیں محروم کر دے گا ۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے موسم ہوگی[1] ''حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''گرمی کے موسم میں بارش ہوگی[2] ''امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہٰذا اس وقت شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا[3] ''.

---

[1] جامع الاخبار،ص ١٥٠؛مستدر ک الوسائل، ج١١،ص ٣٧٥.

[2] دوحۃ الا نوار، ص١٥٠؛الشیعہ والرجعہ، ج١، ص١٥١؛کنز ل العمال ،ج١٤،ص٢٤١.

[3] شیخ مفید ،ارشاد، ص٣٦١؛شیخ طوسی، غیبۃ، ص٢٧٢؛اعلام الوری، ص٤٢٨؛خرائج ج٣،ص١١٦٤؛ابن طاؤ س، ملاحم، ص١٢٥؛بحار الانوار، ج٥٢، ص٢١٤.

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگا سکے گی اور نہ ہی آسمان سے بارش ہوگی ایسے موقع پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے''[1] عطا بن یسار کہتے ہیں: ''روز قیامت کی نشانیوں میں ایک۔ یہ ہے کہ بارش تو ہوگی لیکن زراعت نہیں ہو پائے گی.'' امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب قیام کریں گے تو پانی زمین پر نایاب ہوجائے گا، مؤمنین خداوند عالم سے گریہ و زاری، نالہ و فریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے، تاکہ خداوند عالم پانی برسائے اور لوگ سیراب ہوں''[2]

چھوٹی چھوٹی (ندیوں، جھیلوں کا خشک ہونا)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مصر کے شہر؛ دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہوجائیں گے[3]''. ارطات کہتے ہیں: ''اس وقت، دریائے فرات، نہریں، اور چشمے خشک ہو جائیں گے''[4] نیز روایت میں آیا ہے ''طبرستان کے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے، کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور ''زعر'' (جو شام میں واقع ہے) چشمہ کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا[5]'' اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے: نہریں خشک ہو جائیں گی، اور مہنگائی اور خشک سالی تین سال تک بر قرار رہے گی[6]۔

قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے کہا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (رسولخداؐ) سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے، مگر قیامت کی نشانیاں ہیں: ان میں سے ایک تقارب بازار ی ہے، سوال کیا گیا:

---

[1] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۳۴.
[2] عبد الرزاق ،مصنف ،ج۳ ،ص۱۵۵.
[3] دلائل الامامہ، ص۲۴۵.
[4] بشارۃ الاسلام ،ص۲۸.
[5] ابن حماد ،فتن ،ص۱۴۸.
[6] بشارۃ الاسلام ،ص۱۹۱؛الزام الناصب ،ص۱۶۱.

تقارب بازار کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا مندا بازاری و بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول اپج نہ سکے[۱]''. حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے ابن عباس سے کہا : ''تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے، لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہوگا ۔اس کے بعد شدید قحط پڑے گا[۲]'' محمد بن مسلم کہتے ہیں : میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو کہتے سنا : '' حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خدا وند عالم کی جانب سے مؤمنین کے لئے علامتیں ہیں ''.میں نے کہا خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے ؛وہ علامتیں کیا ہیں ؟آپ نے جواب دیا ''وہ خدا وند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔ (وَلَنَبلُوَنَّکُم بِشَیءٍ مِن الخَوفِ وا لجوعِ و نقصٍ من الاموال والانفس والثمراتِ وبَشّر الصابرین[۳]) ؛ تمہیں (مو منین) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خوف ، بھوک، جان و مال،اور میووں کی کمی سے آزمائیں گے لہٰذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناؤ.''اس وقت فرمایا :خدا وند عالم مؤمنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف سے ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائے گا ۔

گر سنگی سے مراد ،قیمت کی گرانی ہے اور ''کمی دارایھا''سے مراد (Income) آمدنی کی کمی اور مندا بازاری ہے۔نقصان جان سے مراد، موتوں کی زیادتی اور اس کا پئے در پئے واقع ہونا ہے اور میوؤں کی کمی سے مراد، کاشت کی منفعت میں کمی ہے ۔لہٰذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناؤ[۴]''کتاب ''اعلام الوریٰ''کی نقل کے مطابق ''قلة المعاملات''سے مراد کساد بازاری ،اورعدل و انصاف کی کمی کے معنی میں ہے[۵]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''...جب سفیانی خروج کرے گا، تو اشیاء خورد و نوش میں کمی آچکی ہوگی ،لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا بارش کم ہوگی[۶]''. ابن مسعود کہتا ہے:جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی،اور راستے خراب ہو جائیں گے، تو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور

[۱] بشارة الاسلام ،ص۹۸.
[۲] الترغیب و الترہیب ،ج۳، ص۴۴۲.
[۳] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۲۵.
[۴] سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۵.
[۵] کمال الدین ،ج۲،ص۶۵۰؛نعمانی، غیبۃ، ص۲۵۰؛مفید ،ارشاد، ص۳۶۱؛اعلام الوری، ص۴۶۵؛عیاشی ،تفسیر، ج۱ ، ص۶۸.
[۶] اعلام الوری ،ص۴۵۶.

فرمائیں گے[1]۔ شاید مندہ بازاری کی وجہ صنعتی وپیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی ،خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا ،قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا وغیرہ ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں مذکورہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلا ہوں گے[2]۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں : اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وائے ہو؛ سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا، مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے، گریہ و زاری کریں گی[3]۔

غذاکے بدلے عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط اور بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہوگا کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ابو محمد، مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا ،اور کہے گا: کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے خوراک دیدے ؟ایسے شرائط میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کریں گے[4]۔

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۳.
[2] الفتاوی الحدیثیہ، ص۳۰؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۴۲؛عقد الدرر،ص۱۳۲.
[3] ابن ماجہ، سنن، ج۲، ص۱۳۶۳
[4]

چھٹی فصل

امید کے دریچے

گذشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر ((عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل، دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے .اگر چہ اِن روایات میں بے سر و سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و نا امید ہو جائے ۔ لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤ منین کے لئے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے ۔بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی ،اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے ۔کچھ روایتیں دوران غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی معاشرہ کی بد حالی کا باعث ہوں انھیں محافظ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں ۔ معصومین (علیہم السلام) کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ ہے ۔ روایتیں ظہور سے قبل و بعد ایرانیوں کی فعالیت و کار کردگی کی خبر دیتی ہیں ۔

حقیقی مومنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی ہیں، جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا ۔ امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبر دی۔ زراد کہتے ہیں :کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا : میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں امام نے کہا : ''کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟''میں نے کہا : اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینا رپر مقدم کرے؛ لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درھم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی علیہ السلام نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا

ہے) پر ترجیح دیتا ہے، امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا :ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہوتم لوگ صاحبان ایمان ہولیکن تمہاراایمان حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کامل ہو گا،اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا ،اور تم لوگ مکمل مومن بن جاؤ گے ۔اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں، ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے[1]''

شیعہ علماء و دانشوروں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت و ظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے یہ علماء و دانشور افراد ہیں جنھوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے،اوراپنی سالم فکر سے انھیں دور کرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔امام ہادی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشور نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اور حجت الٰہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اوران کے بہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے،اور ناصبی (دشمن اہل بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا،اور سب مرتد ہوجاتے؛ لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے حفاظت کرتے ہیں۔

جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سوار افراد اور کشتی کے قانون کی حفاظت کرتا ہے. لہٰذا، وہ خدا وند عالم کے نزدیک بلند ترین انسان ہیں''[2]،رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صدی میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں : ''خدا وندبزرگ و بر تر امت اسلام کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ دین کو زندہ رکھ[3]ے''،خصوصاً یہ دو روایتیں اوراس طرح کی دیگر

---

[1] بحارالانوار، ج۶۷،ص۳۵۱.

[2] تفسیر امام حسن علیہ السلام :ص۳۴۴؛احتجاج ،ج۲ ،ص۲۶۰؛منیۃ المرید ،ص۳۵؛محجۃ البیضاء، ج۱، ص۳۲؛حلیۃ الابرار، ج۲، ص۴۵۵؛بحار الانوار، ج۲، ص۶؛العوالم ،ج۳،ص۲۹۵.

[3] عن النبی ﷺ:''ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل ماءۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا '' ابی داؤدسنن، ج۴ ،ص۱۰۹؛حاکم مستدرک ،ج۴ ،ص۵۲۲؛تاریخ بغداد، ج۲، ص۶۱؛جامع الاصول، ج۱۲، ص۶۳؛کنزل العما ل، ج۱۲، ص۱۹۳اوراس روایت کا مدرک جہاں تک میں نے

روایات، علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں ۔اور شیطانی مکر و فریب کی نابودی، اوردین کو حیات نو ملنا دانشوروں کا صدقہ سمجھتی ہیں ۔البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے اس لئے کہ امام خمینیؒ کا کردار دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنا نے میں جنھوں نے اس دور میں اساس دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا ،کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ بے شک جو آج اسلام کو عزت و سر بلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے بانی امام خمینیؒ کی برکت سے ہے ۔

شہر قم کا آخر زمانہ میں کردار

اس زمانے میں انسانی جب کہ سماج؛ انحطاط و پستی تباہی اوربربادی کی طرف گامزن روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد جومکتب اہل بیت(علیہم السلام) کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں ،کی ستائش کرتی ہیں ۔ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اورثقافتی انقلاب سے متعلق عصر غیبت میں پائی جاتی ہے ہیں جن میں سے آیندہ ۔

قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعت کے لئے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں. اس لئے، جسے چاہا کہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں ،تو قمی سے خطاب کیا ۔ایک گروہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا : ہم رے کے رہنے والے ہیں، حضرت نے فرمایا: ''ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو''.ان لوگوں نے چند بار تکرار کی، کہ ہم اہل رے ہیں اور رے سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی .اس

کوشش کی شیعہ کی کسی کتاب میں نہیں پایا.
ہوگا ،توامید کیجھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پر چم دار اس تاریکی کے دل میں جگہ بنالیں گے آخر زمانہ میں شہر قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا ۔

وقت کہا: خداوندعالم کا حرم مکہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المؤمنین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے، عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی، جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی ۔راوی کہتا ہے :امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ بات اس وقت کہی جب امام کاظم (علیہ السلام) ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے[1] ۔

صفوان کہتے ہیں: ایک دن میں ابوالحسن ۔امام کاظم (علیہ السلام) کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی؛ تو امام ہفتم (علیہ السلام) نے فرمایا'': خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے، اور ان سے راضی رہے. اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لئے ہے، ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہل قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں. خداوندعالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملا دی ہے[2]''.اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے شہر قم کو اہل بیت علیہم السلام اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے عاشقوں کی مرکز سمجھا ہے،شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے ،باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ)ہو جیسا کہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکو کار شیعوں سے یاد کیا گیا ہے ۔ شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہےخدا وند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افرا د پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت ودلیل ہوں،اور جب وہ لوگ راہ خدا میں قدم اٹھاتے ہیں، اور کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے مبارزہ کرتے ہیں، تو خدا وندعالم ان کا ناصر و مدد گار ہوتاہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتاہے. غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں ۔ امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: مشکلات و گرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں، اورایک دن آئے گا کہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے، اوریہ زمانہ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو، تو

---

[1] بحار الانوار، ج۶۰،ص۲۱۷.

[2] وہی ص۲۱۶.

زمین اپنے باشندہ کو نگل جائے گی. یقیناً فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دور رکھتے، اور کوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا، مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے ،اور اسے درد و الم ،یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے، خدا وند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انھوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے.''

قم؛اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں گذشتہ باتوں کے علاوہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا ،اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی، نیز وہاں کے علماء دین اور دانشور حضرات دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔ امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا، اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے، محدود ہو جائے گا ،اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش اور فضل و کمال کا مرکز بن جائے گی، اس درجہ کہ روئے زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو، حدیہ ہے کہ پر دہ نشین خواتین بھی ،اورایسا ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔ خدا وندعالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا جانشین قرار دے گا ،اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی اور روئے زمین پر کوئی حجت نہیں رہ جائے گی۔

لہٰذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہوگی ،اور عالم پر حجت تمام ہوگی ،اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو،اوراس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا؛ اس لئے کہ خدا وند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا ،جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو[1]''.دوسری روایت میں اس طرح آیاہے: ''اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا[2] ''،قم کی فکری روش کی

[1] وہی،، ص٢١٣
[2] وہی ،ج،٦٠،ص٢١٣؛سفینۃ البحار، ج٧، ص٣٥٦.

تائید بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے علماء قم کی تائید کی ہے ۔چنانچہ امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے ،اور کوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کرپاتا ؛مگر اسے خدا وند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے ۔پھر اس وقت حضرت نے عیسیٰ بن عبد اللہ قمی کی طرف اشارہ کرکے کہا : قم پر خداو ندعالم کا درود ہو،خدا وند عالم ان کی سر زمین کو بارش سے سیراب کرے گا، اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اورگناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردے گا ،وہ لوگ رکوع ، سجود،قیام اور قعود والے ہیں؛ جس طرح وہ لوگ فقیہ ، دانشمند،اور صاحب درک و فہم ہیں، وہ لوگ اہل درایت و روایت ،اور نیک اور عبادت گذاروں کی بصیرت رکھنے والے ہیں.''

اس طرح امام (علیہ السلام) نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا :میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو ،اور نہ میرے بعد پوچھے گا ،کہتے ہیں : شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو ؟''اس نے کہا :ہاں ،اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ،حضرت نے کہا :تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے؛ سرزمین جبل کہ ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الٰہی ان کے شامل حال ہے اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا : اے فرزند رسول !کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے؟امام (علیہ السلام) نے جواب دیا : ''ہاں؛وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے[1]''

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ روایات میں قم والوں اور ان افراد کے جو اہل بیت (علیہم السلام) کا حق لینے کے لئے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں ۔عفان بصری کہتے ہیں : امام صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا :کیا جانتے ہو کہ قم کو قم کیوں کہتے ہیں ؟تو میں نے کہا : خداوندعالم اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں ،آپ نے کہا : قم کو اس لئے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے

[1] ۲و۳ بحار الانوار، ج۶۰، ص۲۱۷.

قائم آل محمدؑ کے ارد گرد جمع ہوں گے، اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے، اور اس راہ میں ثبات قدم اور پایداری کا ثبوت پیش کریں گے، اور آپ کی مدد کریں گے"[1] صادق آل محمد (علیہ السلام) ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں: "قم کی مٹی، مقدس و پاکیزہ ہے، اور قم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو اس سے پہلے سزا مل جائے، البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو، خدا وند عالم بد کردار ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا، لیکن قم والے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔

اس وقت امام علیہ السلام نے آسمان کی جانب سر اٹھایا اور اس طرح دعا کی: خدا وند! انھیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت و تباہی سے نجات عطا کر"[2] ایران، امام زمانہ کا ملک ہے جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک حد تک ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں، لیکن معصومین (علیہم السلام) کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انھوں نے، ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے، اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لئے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں. یہاں پر چند ایسی روایات پر جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں:

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں فارس، کی بات چلی تو آنحضرتؐ نے کہا: "اہل فارس (ایرانی) بعض ہم اہل بیت سے ہیں"[3] جس وقت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں غیر عرب[4] یا موالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرت

---

[1] وہی ،ص۲۱۸.
[2] وہی ،ص۲۱۶.
[3] وہی ،ص۲۱۸.
[4] ذکر اصفہان ،ص۱۱.

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :خدا کی قسم میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد و اطمینان رکھتا ہوں[1]''۔ممکن ہے یہ چیز اہل فارس سے مخصوص نہ ہو بلکہ عام ہو۔ ابن عباس کہتے ہیں جس گھڑی سیاہ پر چم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرواس لئے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے''[2]ایک روز اشعث نے حضرت علی!(علیہ السلام) سے اعتراض کرتے ہوئے کہا : اے امیرالمؤمنین یہ (گونگے)کیوں تمہارے ارد گرد آئے ہوئے ہیں اور ہم پر سبقت کرتے ہیں۔ ؟ حضرت غصہ ہوئے اور جواب دیا :کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل اور بے خیر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان لئے اپنے بستر پر لوٹتا ہو،اور فخر و مباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے رو گرداں ہو،تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں ؟کبھی میں ان سے دور نہیں ہوں گا[3]۔

ب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں،اس خدا کی قسم جس نے دانے اگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لئے تم سے مبارزہ کریں گے؟جس طرح تم اسلام لانے کے لئے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو[4]۔ظہور کی راہ ہموار کرنے والےقابل اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس ۔

عجم،اہل خراسان،اہل قم،اہل طالقان،اہل رے۔وبیان کیا گیا ہے ۔تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الٰہی حکومت جو ائمہ (علیہم السلام)کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی،نیز ایرانی ،حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے چنانچہ قیام کی بحث میں ذکر کریں گے ،یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :''ایک شخص سر زمین مشرق سے قیام کرے گا،اور

---

[1] موالی ومولی کا لغت میں مختلف استعمال ہے علامہ امینی نے الغدیر کی پہلی جلد میں ۲۲معنی ذکر کیا ہے لیکن حدیث و آیت کی اصطلاح میں پانچ معنی ذکر ہوئے ہیں:ولاء عتق،ولاء اسلام،ولاء حلف،ولاء قبیلہ،ولاء عرب کے مقابل لیکن اس سے مراد غیر عرب ہیں اور غالباً یہی معنی علماء رجال کی مراد ہے

[2] ذکر اصفہان ،ص۱۲؛ملاحظہ ہو:الجامع الصحیح، ج۵، ص۳۸۲.

[3] رموز الاحادیث ،ص۳۳.

[4] مستدرک الوسائل ،ج،۱۳،ص،۲۵۰،حدیث۴.

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی راہ ہموار کرے گا[1]۔ ''نیز فرماتے ہیں: ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولادی ہوں گے ،لہٰذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے[2]''امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے، اور حق کے طالب ہیں؛ لیکن انھیں حق نہیں دیا جا رہا ہے، دو بارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے، ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں، اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کر رہا ہے ،لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے، اور قیام کئے ہیں، اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے، ان کے مقتولین شہید ہیں،اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لئے آمادہ کروں گا[3]''

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار ۳۱۳، اولاد عجم ہیں.[4]'' اگر چہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے ،اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی، اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے، نیز ان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی ،اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کر لے گا، نہ انھوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے، اور نہ ہی وہ دنیادار ہیں[5]'' حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے

---

[1] الغارات، ج۲۴،ص۴۹۸؛سفینۃ البحار، ج۸،ص۶۰۹؛ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ ،ج۲۰، ص۲۸۴.

[2] ابن ماجہ ،سنن ،ج ۲،ص۱۳۶۸؛المعجم الاوسط ،ج۱ ،ص۲۰۰؛مجمع الزوائد ،ج۷، ص۳۱۸؛کشف الغمہ ،ج۳، ص۲۶۸؛ اثبات الہداۃ ،ج۳ ،ص۵۹۹؛بحار الانوار ،ج۵۱ ،ص۸۷.

[3] عقد الدرر، ص۱۲۹؛شافعی ،بیان، ص۴۹۰؛ینابیع المودۃ ،ص۴۹۱ ؛کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۳؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۹۶؛بحار الانوار، ج۵۱، ص۸۴.

[4] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۷۳ ؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۴۳؛ابن ماجہ، سنن ،ج۲ ،ص۱۳۶۶؛حاکم مستدرک ،ج۴، ص۴۶۴.

[5] فردو س الاخبار ،ج۳، ص۴۴۹.

اور نہ چاندی کا بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں، جنھوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے ،اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے انصار میں سے ہوں گے[1]، رسول خدا ﷺ بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں: ''خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا ،بلکہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خدا و رسول دوست رکھتے ہیں[2]۔

[1] شافعی ،بیان، ص۱۰۶؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۵۰؛کنزل العمال ،ج۱۴ ،ص۵۹۱؛ینابیع المودۃ ،ص۴۹۱؛کشف الغمہ ،ج۳ ،ص۲۸۶.

[2] کنزل العمال، ج۱۴، ص۵۹۱.

دوسرا حصّہ

حضرت امام مہدی، کا عالمی انقلاب

پہلی فصل

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کا قیام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں ،بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے، اور بعض میں روز عاشورہ ،اور کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ کا،قیام کے لئے معین ہے ،ایک ہی زمانے میں نو روزاور عاشورہ کا واقع ہونا محل اشکال نہیں ہے؛ اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے، اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا،لہٰذادو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔اور ان دو روز (عاشورہ و نو روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے البتہ جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے، لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے؛اس طرح کہ اگر ان روائیوں کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی روایات کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا،اور وہ روایات جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہیں نظام الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا ،لیکن جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تأمل ہیں ۔ لیکن روز جمعہ والی روایات اس اعتبار سے بے خدشہ ہیں۔اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ہمارا قائم جمعہ کے دن قیام کریں گا[1]''.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں ،اور جبرئیلؑ آنحضرتؑ کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں[1]''امام محمد باقر (علیہ

[1] اثبات الهداة، ص۴۹۶؛بحار الانوار، ج۵۲ ،ص۲۷۹.

السلام) فرماتے ہیں : روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں[٢]۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے ؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی،اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا، اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا،اور موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے، حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا دن ہے[٣]'' اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے[٤]

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''تیسویں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورہ حسین بن علیؑ کی شہادت کے دن قیام کریں گے[٥]۔'' اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں : ''نوروز کے دن ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم ظہور کریں گے[٦]''

اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا ،اس وقت آنحضرت جب کہ قبلۂ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے،حق کی دعوت کے ساتھ، اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب منادی آسمانی آواز دے گا : حق آل محمد کی طرف ہے ،اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو، توآل محمد کے دامن سے

---

[١] طوسی، غیبۃ، ص٢٧۴؛کشف الغمہ، ج٣ ،ص٢۵٢؛بحار الانوار، ج۵٢،ص٢٩٠.
[٢] کمال الدین ،ج٢، ص۶۵٣؛طوسی ،غیبۃ، ص٢٧۴ ؛التہذیب، ج۴، ص٣٣٣؛ملاذ الاخیار،ج٧،ص١٧۴؛ بحار الانوار ، ج۵٢،ص٢٨۵
[٣] بحار الانوار، ج۵٢،ص٢٨۵.
[٤] التہذیب، ج۴، ص٣٠٠؛ابن طاؤس، اقبال، ص۵۵٨؛خرائج، ج٣ ،ص١١۵٩؛وسائل الشیعہ، ج٧، ص٣٣٨ ؛بحار الانوار، ج٩٨،ص٣۴؛ملاذالاخیار ،ج٧، ص١١۶.
[٥] طوسی ،غیبۃ، ص٢٧۴؛بحار الانوار، ج۵٢،ص٢٩٠.
[٦] المہذب البارع ،ج١، ص١٩۴؛خاتون آبادی، اربعین ،ص١٨٧؛وسائل الشیعہ، ج۵،ص٢٢٨؛اثبات الہداۃ، ج٣ ، ص۵٧١؛بحار الانوار، ج۵٢،ص٢٠٨.

متمسک ہو جاؤ،اور حضرت مھدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)ظہور کررہے ہیں[1]''،امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مھدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے ؛جب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لئے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے، توآوازدیں گے :اے لوگو!تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں ؛ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے انبیاء بھیجے ،اور قرآن نازل کیا ،خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کیاطاعت کرو، جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو،اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو اور راہ ہدایت کے ساتھی ہو،اور تقویٰ وپر ہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا ہونے زوال اور وداع کا وقت آچکاہے ۔میں تمہیں اللہ ،رسول ،کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، اس وقت ۳۱۳ ، انصار کے درمیان ظہور کریں گے[2]۔

پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک قومی نشان ہوتا ہے تاکہ وہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے ،اسی طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں،اور اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے، حضرت مھدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام رکھتا ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا ،البتہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا[3]۔ابھی ہم اس سلسلے میں چند نمونے ذکرنے

---

[1] الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۶۸ ؛حقا ق الحق ،ج۱۳، ص۳۲۴.

[2] ابن حماد، فتن ،ص۹۵؛عقد الدرر ،ص۱۴۵؛سفارینی الوائح، ج۲، ص۱۱؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۴؛الصر اط المستقیم ، ج ۲،ص۲۶۲ .

[3] امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ سے فرمایا : میں اہلبیت آل محمد کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نجف میں وارد ہو رہے ہیں، اور جب نجف کے اندر پہنچے گے تو رسول خدا ﷺ کے پرچم کو لہرائیں گے، اور وہ پرچم جس طرح بدر میں کھلا تھا فرشتے نیچے آئے تھے اسی طرح حضرت کے لئے بھی نازل ہوں گے ''،عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۱۰۳ ؛نعمانی ،غیبۃ، ص۳۰۸؛کمال الدین ،ج۲، ص۶۷۲؛تفسیر، برہان، ج۱، ص۲۰۹؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۲۶.

پر اکتفاء کرتے ہیں ۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے پرچم پہ لکھا ہوگا '': کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو[1] ''.دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ ''البیعۃ للہ ؛بیعت خدا کے لئے ہے.[2]''

قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا ،اوراس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے، بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے، اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے، ایک روایت میں قیام کے لئے لوگوں کے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردو ں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے ،درندے اوردریا کی مچھلیاں خوشحال و شاد ہوں گی[3] ۔

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''اس وقت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کریں گے جب آپ کانام مبارک خاص و عام کی زبان زدہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے عشق سے سرشار ہوں گے،اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا ،اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے[4]'' .روایت میں ''ویُشْرِبُون حُبَّہٗ''کی تعبیر سے یعنی ''لوگ ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے'' حضرت سے ارتباط وتعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے جسے لوگ الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں،اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔ حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں : ''اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے

[1] اثبات الہداۃ ،ج٢،ص٥٨٢؛بحار الانوار، ج٥٢،ص٣٠٥.
[2] ابن حماد، فتن، ص٩٨؛ابن طاؤس، ملاحم، ص٦٧؛القول المختصر،ص٢٤؛ینابیع المودۃ، ص٤٣٥؛الشیعہ والرجعہ، ج١،ص٢١٠.
[3] عقد الدرر ،ص٨٤، ١٤٩؛البیان، ص١١٨؛حاکم مستدرک ،ج٤،ص٤٣١؛الدر المنثور، ج٦، ص٥٠؛نور الابصار، ص١٧٠؛ابن طاؤس، ملاحم، ص١٤٢؛حقاق الحق، ج١٣، ص١٥٠.
[4] الحاوی للفتاوی، ج٢،ص٦٨؛احقا ق الحق ،ج١٣، ص٣٢٤.

دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے[1]''.امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر قائم (عج) کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں، اس وقت حضرت کے بعض حالات بیان فرمائے ،اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو، اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے ۔بعض روایتوں میں ''تلک الفرجۃ'' کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشایش پیدا ہوگی، اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے[2]۔

محرومین کی نجات

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام عدالت کی بر قراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے ،اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں کے سلسلے میں جوآپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت سے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، خدا انھیں انسانوں کا ملجاء بنا کر بھیجے گا ،اس زمانے میں لوگ نعمت اور آسائش میں زندگی گذاریں گے[3]''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریاد رسی کو کسی گروہ ،ملت اور قوم و قبیلہ سے مخصوص نہیں کیا ہے ؛بلکہ کلمۂ (ناس) کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جاناہے، اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے. جابر کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے ... اور خدا وند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا، اور حضرت (قائم عج) بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کریں گے[4]''.ابو ارطات کہتا ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) (مکہ

---

[1] خرائج ،ج٣،ص١١۶٩؛طوسی ،غیبۃ، ص٢۶٨.
[2] اثبات الہداۃ، ج٣ ،ص٥٣٠.
[3] عقد الدرر، ص١۶٧.
[4] ابن حماد ،فتن ،ص ٩٥؛ابنطاؤس، ملاحم، ص۶۴؛الفتاوی الحدیثیہ، ص٣١ ؛القول المختصر ،ص٢٣ .

سے) مدینہ کے لئے عازم ہوں گے، اور اسراء بنی ہاشم کو آزاد ی دلائیں گے، پھر کوفہ جائیں گے، اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے[1] ۔ شعرانی کہتا ہے : جب حضرت مہدی غرب کی سر زمین پر پہنچیں گے تو اُندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے: اے حجۃ اللہ! جزیرہ اُندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہو گیا ہے[2] ۔

۵ ۔امام (علیہ السلام) کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار ظہور سے قبل و بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں، اگر چہ بعض روایات کی رو سے، اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوں گی[3] ۔ لیکن انھیں کے مقابل، مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی، ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں ،اور بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہوں گی وہ جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی، اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی ۔بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو۴۰۰ عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز ان کی اکثریت دوا، داروا ور معالجہ میں مشغول ہو گی، البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ۱۳ عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی ،شاید یہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں، اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے، اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔کتاب '' فتن '' میں ابن حماد سے نقل ہے کہ دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد ۱۲۰۰۰ ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی[4] ۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے[5] ''امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے

---

[1] ابن حماد، فتن، ص۸۳؛الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۶۷؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۱۸؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۴.
[2] قرطبی، مختصر تذکرہ، ص۱۲۸؛احقاق الحق، ج۱۳،ص۲۶۰.
[3] احمد، مسند، ج۲،ص۷۶؛فردوس الاخبار ،ج۵،س۴۲۴؛مجمع الزوائد، ج۷، ص۱۵.
[4] ابن حماد، فتن ،ص۱۵۱.
[5] فردوس الاخبار، ج۵،ص۵۱۵؛کنزل العمال، ج۱۴، ص۳۳۸؛التصریح، ص۲۵۴.

ہیں: ''خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰، عدد عورتیں ہوں گی [1]''، مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت قائم، (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ ۱۳، عورتیں ہیں، میں نے عرض کیا: وہ کیا کریں گی اوران کا کیا کردار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: زخمیوں کا مداوا، اور بیماروں کی تیمار داری کریں گی؛ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں، میں نے کہا: ان ۱۳، عورتوں کا نام بتائیے؟ آپ نے فرمایا: ''قنوا دختر رشید ہجری، ام ایمن، حبابۂ والبیہ، سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ، ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیہ، صیانۃ ماشطہ و ام خالد جہنیہ''[2]، کتاب ''منتخب البصائر'' میں دو عورتوں کا نام وتیرہ اوراحشیہ بھی مذکور ہواہے کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی[3]۔ بعض روایتوں میں تنہا عورتوں کے ہمراہ ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور ان کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

تاریخی کتابوں میں عصر ظہور کی عورتوں کے ماضی کی تحقیق

مفضل ابن عمر کی روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ ہوں گی، ۱۳، ذکر کی گئی ہے؛ لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹، عورتوں کے اسماء اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔ اوران اسماء پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں ۔اور تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے جو امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہیں۔ ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نے دشمنان خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا. ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں، اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں، اور دوسری سمیہ ہیں، جنھوں نے اسلامی عقیدہ کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا، اور آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں، انھیں میں ام خالد ہیں، جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالب اسلام کی حفاظت میں گنوادی اور جانباز بنیں، انھیں میں زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق وبرق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا بلکہ بر عکس ہوا کہ ان امکانات

---

[1] عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۶۵؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۹.
[2] دلائل الامامہ، ص۲۵۹؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۷۵.
[3] بیان الائمہ، ج۳، ص۳۳۸.

سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا،اورحج برپا کرنے کے لئے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی،اور بعض دوسری خاتون نے امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا ،اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہو گئیں اور کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنھوں نے نیم جان جسموں کو اٹھایا اور ان سے باتیں کی ہیں ۔ہاں،یہ وہ دل سوختہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جا سکتا ہے ۔

اب ان بعض کا تعارف کراتا ہوں: ا۔صیانۃ کتاب ''خصائص فاطمیہ'' میں آیا ہے : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ۱۳؍ عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی،اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی،اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں،آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچا زاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول ،حزقیل اور،خاندان فرعون کے مومن ہیں اوراپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے[1]۔رسول خدا ﷺ نے فرمایا : ''شب معراج مکہ معظمہ و مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی، جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی ،جبرئیل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟جبرئیل نے کہا : اے رسول خداؐ!حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ بن عمران پر ایمان تولائی تھی لیکن اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی،اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرایش کرنا تھا ،ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرایش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا : ''بسم اللہ'' فرعون کی بیٹی نے کہا :کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟اس نے کہا : نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے ،اور وہی اسے نابود کرے گا.فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی :جو عورت ہمارے گھر میں آرایش گر ہے، موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے فرعون نے اسے بلایا اور کہا : کیا تم میری خدائی کی معترف

[1] ریاحین الشریعہ ،ج۵،ص۱۵۳؛خصائص فاطمیہ ،ص۳۴۳.

نہیں ہو؟صیانہ نے کہا : ہر گز نہیں، میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کرکے تمہاری پوجا نہیں کروں گی، فرعون نے حکم دیا، کہ تنور روشن کیا جائے ،جب تنور سرخ ہوگیا، تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے ۔ جس وقت اس کے شیر خوار بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے ،صیانہ کا حال بُرا ہوگیا ،اور سوچا کہ زبان سے دین سے برأت و بیزاری کرلیں اچانک خدا کے حکم سے، بچہ گویا ہوا ۔اور بولا: ''اصبری یا اُماہ اِنک عَلَی الحق'' مادر گرامی صبر کیجئے آپ حق پر ہیں فرعونیوں نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا،اور اس کی خاک کو اس زمین پر ڈال دیا لہٰذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو آتی رہے گی۔[1]'' وہ ان عورتوں میں ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدی کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

۲۔ام ایمن

آپ کانام برکہ ہے، آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ، سے انھیں میراث میں ملی تھیں ۔اور رسول خدا کی خدمت گذار تھیں[2]۔ حضرت انھیں ماں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔ وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں ،اس لئے ام ایمن نام تھا ایمن ایک مجاہداور مہاجر تھا جو جنگ حنین میں شہید ہوا ۔ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا ،اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا،اسے پیا اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ ہوئیں [3]۔ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا ؛جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا، تو جواب دیا : خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے، لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی [4]۔

---

[1] منہاج الدموع، ص۹۳
[2] تاریخ طبری، ج۲،ص۷؛حلبی سیرہ، ج۱، ص۵۹.
[3] عبد الرزاق، مصنف ،ج۴ ،ص۳۰۹ ؛الاصابہ، ج۴، ص۴۳۲.
[4] تنقیح المقال، ج۳ ،ص۷۰.

اور انھیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھاآخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

۳۔زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعیان اہل بیت میں سے تھیں. جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہواتو قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے.آپ نیک کاموں سے معروف تھیں،وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، توا نھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا.انھوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں ،زبیدہ کی ۱۰۰کنیزیں تھیں،اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں، اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے[1]۔

۴۔سمیّہ

اعلان بعثت کے بعدآپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بد ترین شکنجہ دیا گیا، جب رسول خدا ﷺ کا گذر عمار اوران کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جارہا ہے تو فرماتے تھے:اے خاندان یاسر!صبر کرو؛ اور یہ جان لوکہ تمہاری منزل موعود ،جنت ہے ۔نتیجہ کے طور پر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں[2]۔

۵۔ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا توام خالد کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل

[1] وہی، ص۷۸.
[2] اسد الغابہ، ج۵ ،ص۴۸۱.

ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالاگیا ۔ابو بصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہاتھ لئے آئیں، حضرت نے کہا : اے ابو بصیر !ام خالد کی بات سننے کے خواہشمند ہو؟میں نے عرض کیا : ہاں اور اس سے مجھے مسرت ہو گی،ام خالد حضرت کے قریب گئیں بات کرنے لگیں،میں نے انھیں نہایت ہی فصیح و بلیغ پایا، حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے برأت کے موضوع پر بات کی.!.

۶۔ حبابۂوالبیہ

شیخ طوسیؒ نے انھیں امام حسن (علیہ السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے ،اور ابن داؤد نے امام حسن ،حسین ،سجاد و باقر (علیہم السلام)کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور بعض دیگر افراد نے امام رضاؑ تک آٹھ معصوم امام اصحاب میں شمار کیا ہے ،اسی طرح کہا گیا ہے کہ امام رضا (علیہ السلام) نے اپنے شخصی لباس میں انھیں کفن دیا ہے ،آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ ، سال تھی آپ دو مرتبہ جوان ہوئی ہیں ایک بار حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے، وہی خاتون ہیں آٹھ معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھا اس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے ۔

حبابۂ والبیہ کہتی ہیں: ...میں نے امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے عرض کیا : خدا آپ پر رحمت نازل کرے،امامت کی دلیل کیا ہے؟ حضرت نے جواب میں کہا :اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ، تومیں اسے حضرت کی خدمت میں لائی ،حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہوگیا ،اور مجھ سے کہا : ''اے حبابہ !جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کردے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے جان لیتا ہے،''پھر میں اپنے کام میں مشغول ہوگئی،اور حضرت علی (علیہ السلام) رحلت کر گئے،تو پھر امام حسن (علیہ السلام) کے پاس

[1] تنقیح المقال ،ج۲۳،ص۷۵.

آئی، جو حضرت علی کے جانشین تھے، اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں؛جب مجھے دیکھا تو کہا: ''اے حبابہ والبیہ!''میں نے کہا:حاضر ہوں اے میرے سید و سردار !آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے لے آؤ''میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا آنحضرت نے حضرت علی (علیہ السلام) کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہوگیا۔پھر میں امام حسین (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی جب کہ وہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے،مجھے اپنے پاس بلایا،اور خوش آمدید کہا:اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے، کیا تم امامت کی علامت چاہتی ہو ؟''میں نے کہا :ہاں میرے آقا!آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے لے آؤمیں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا،تو انھوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔

امام حسین(علیہ السلام) کے بعد امام سجاد (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں رعشہ غالب تھا ،اس وقت ۱۱۳، سال کی تھی آنحضرت رکوع و سجود میں تھے اس لئے میری طرف توجہ نہیں کی تو میں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوس ہوگئی، آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا، ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئی،میں نے کہا :اے آقا! دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی بچا ہے؟آپ نے کہا: گذشتہ کے متعلق ،میں نے کہا ہاں اور جو بچا ہے اس کے متعلق نہیں ۔یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آیندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ،یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں، اس وقت مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا، حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی، اس کے بعد امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئی تو آپ نے بھی اس پر مہر کی،پھر سالوں گذرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی خدمت میں شرفیاب ہوئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا اس کے بعد امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد، نو ماہ زندہ رہیں[1]۔

[1] کافی، ج ۱،ص۳۴۶؛تنقیح المقال، ج۳، ص۷۵.

۷ ۔قنوا دختر رشید ھجری

اگر چہ آپ کی خصوصیات شیعہ وسنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں اصطلاحاً مہمل ہے[1]۔ لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی ہیں، عقیدہ میں پختگی، اسلام میں پایداری وشیعت سے لگاؤ اور حضرت علی (علیہ السلام) سے محبت آشکار ہو جاتی ہے ۔ ابو حیان بجلی کہتا ہے: میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا : تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟اس نے کہا : میرے باپ نے حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے نقل کیاہے : آنحضرت نے فرمایا :اے رشید !تمہارا صبر کیسا ہوگا جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا (ابن زیاد): تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟''میں نے کہا : آیا اس کا نتیجہ جنت ہے. ؟

آپ نے کہا : اے رشید !تم دنیا وآخرت میں ہمارے ساتھ ہو.''قنوا کہتی ہیں : خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا : علی سے بیزاری کرو،لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا،ابن زیاد نے کہا : تمہارے قتل کی کیفیت علیؑ نے کیسے بیان کی ہے؟میرے باپ نے جواب دیا : میرے دوست علیؑ نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علیؑ سے بیزاری کرنے کے لئے بلاؤ گے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا ؛پھر میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ ڈالوگے،ابن زیاد نے کہا : قسم خدا کی علیؑ کی پیش گوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا، اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ ،پاؤں کاٹ دئے جائیں ۔ اور زبان سالم چھوڑ دی جائے، قنوا کہتی ہیں : میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اٹھا یا اور راستے میں پوچھا : اے بابا!آیا درد کا احساس کرتے ہیں ؟تو انھوں نے کہا : نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے، جب ہم اپنے باپ کو اٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے، میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھایا،اور کہا : قلم، دوات اور کاغذ لے آؤ

---

[1] اعیان الشیعہ، ج ٣٢،ص۶.

تاکہ تمھیں حادثات کی خبر دوں ،لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا ،اور میرے باپ اسی شب شہید ہوگئے[1]۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے میں عورتوں کا کردار

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں وہی کردار ہوگا جو صدر اسلام میں تھا ،مختصر طور پر، اُس زمانہ میں عورتوں کے کردار کے بارے میں بحث کرتے ہیں ۔ اگر چہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ (یَدَاْوِین الجُرحیٰ و یقُمن عَلَی المرْضیٰ) ''زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی ''،لیکن شاید زمانہ پیغمبر ﷺ میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو اس لئے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں وہی کردار حضرت مہدی کے زمانہ میں ادا کریں گی ۔ عورتیں پیغمبر کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا،ان کا کھانا پکانا ،سامان کی حفاظت ، دواؤں کا انتظام کرنا،اسلحوں کی تعمیر ،اہم خبروں کا پہنچانا ،شہداء کو منتقل کرنا،دفاعی جنگوں میں شرکت ، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، جنگ میں حوصلہ افزائی کرنا و...۔ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے کی عورتوں کی، عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کار کردگی کا بھی ذکر کریں ۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کررہی تھیں

۱۔ام عطیہ ؛انھوں نے سات غزوں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں کا مداوا کرنا بھی ہے[2]۔

ام عطیہ کہتی ہیں : میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا[3]۔

۲۔ام عمارہ ؛ (نسیبہ) ؛ جنگ احد میں ان کی راہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبر ﷺ کے نزدیک تعریف اور تشکر کی قابل بنی[1]۔

---

[1] اختیار معرفة الرجال ،ص۷۵ ؛شرح حال رشید ؛تنقیح المقال ،ج۱، ص۴۳۱،اور ج۳،ص۸۲؛معجم رجال الحدیث، ج۷، ص۱۹۰؛اعیان الشیعہ، ج۳۲،ص۶؛سفینة البحار ،ج۲ ۵،ص۳۵۷؛ریاحین الرشیعہ ،ج ۵ ، ص۴۰ .

[2] ابو عوانہ، مسند، ج۴، ص۳۳۱.

[3] واقدی، مغازی، ج۱، ص۲۷۰.

۳۔ام ایمہ؛یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں پیامبر نے ان سے کہا: کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ام ایمہ کہتی ہیں: جب ہم نے رسول کو غضبناک دیکھا تو کہا: ہم کچھ دواؤں کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔ اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہوگئے اوراس جنگ میں ہمارا کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔[1]

۴۔ام ایمن ؛جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں[2]۔

۵۔حمنۃ ؛انھوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جوکہ جنگ میں شوہر ،بھائی اورماموں سے محروم ہو گئیں۔[3]

٦۔ربیعہ معوذ کی بیٹی ؛ زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں[4]۔ وہ کہتی ہیں ہم رسول خدا کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوئے اور شہدا ء کو مدینہ منتقل کیا۔

۷۔ام زیاد ؛آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے لئے گئیں[5]۔

۸۔امیہ قیس کی بیٹی؛ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہے:بنی غفار کی عورتوں کے ہمراہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں گئی اور ان سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لئے خیبر کی سمت جائیں۔ رسول خدا ﷺ نے خوشی سے کہا: ''اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ[6]''

۹۔لیلائے غفاریہ؛فرماتی ہیں: میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی[7]۔

---

[1] کنزل العمال، ج۴،ص۳۴۵.
[2] الاصابہ، ج۴،ص۴۳۳.
[3] ابن سعد طبقات، ج۸، ص۲۴۱.
[4] سد الغابہ ،ج۵،ص۴۵۱؛بخاری صحیح ،ج۱۴، ص۱٦۸.
[5] الاصابہ، ج۴، ص۴۴۴.
[6] اسد الغابہ ،ج،۵ ص۴۰۵.
[7] نقش زنان در جنگ ،ص۲۲.

۱۰۔ام سلیم ؛جنگ احد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود؛جنگ حنین میں شریک ہوئیں[۱]۔

۱۱۔معاذہ غفاریۃ ؛بیماروں کی تیمار داری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں[۲]۔

۱۲۔ام سنان اسلمیہ ؛آپ نے جنگ خیبر جاتے وقت رسول خدا ﷺ سے کہا : میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں،اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ ،بیماروں کا مداوا،اور سپاہیوں کی مدد کروں گی اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں گی ،رسول خدا ﷺ نے کہا : ''مناسب ہے کہ تم ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ ہوجاؤ[۳]''

۱۳۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ؛ محمد بن مسلمہ کہتا ہے :جو عورتیں جنگ احد میں پانی تلاش کر رہی تھیں اور وہ چودہ تھیں[۴]۔اوران چودہ۱۴، خواتین میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی تھیں، عورتیں کھانا، پانی اپنی پشت پر اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں[۵] ۔

۱۴۔ ام سلیط ؛عمر ابن خطاب کہتے ہیں:ام سلیط جنگ احد میں پانی کی مشک اٹھا کر لاتی اور جنگی ساز وسامان کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں[۶]۔

۱۵۔نسیبہ ؛آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئیں،پانی کی مشک اٹھاتی تھیں،اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں، جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہوگئیں ،اور تلواراور نیزوں کے بارہ زخم کی متحمل ہوئیں[۷]۔

۱۶۔انیسہ ؛جنگ احد کے موقع پر رسول خدا ﷺ کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور کہا : اے رسول خداؐ!میرا بیٹا عبد اللہ بن سلمہ

---

[۱] ابن سعد، طبقات، ج۸ ،ص۴۲۵.
[۲] اعلام النساء، ج ۵،ص۶۱.
[۳] ریاحین الشریعہ ،ج۳ ،ص۴۱۰.
[۴] واقدی ،مغازی، ج۱، ص۲۴۹.
[۵] واقدی، مغازی، ج۱، ص۲۴۹.
[۶] بخاری، صحیح، ج۱۲، ص۱۵۳.
[۷] واقدی ،مغازی، ج۱، ص۲۶۸.

جنگ بدر میں شریک ہوا،اورا حد میں شہید ہو گیا،میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں، اور وہاں اسے دفن کروں،تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے،اور اس سے اُنس حاصل کروں، رسول خدا ﷺ نے اسے اجازت دے دی.انیسہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیادنامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھ کر مدینہ لے گئیں[۱]۔یہ عورتوں کی مختصر سی اسلامی محاذ پر رسول خداؐ کے ہم رکاب فعالیت ہے، اور یہ عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لئے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہؐ کے زمانے میں تھا،اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں،دجال کے خلاف تبلیغ ،لوگوں کواس سے محفوظ رکھنا ،ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابو سعید خدری ؛کہتے ہیں:دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لئیبۃ (طیبۃ) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی، اور لوگوں سے کہے گی : تمہاری طرف دجال آرہا ہے؛ لہٰذا تم لوگ ہوشیار رہوگے اور انجام سے باخبر![۲]

---

[۱] اسد الغابہ، ج۵، ص۴۰۶؛حجۃ الاسلام محمد جواد طبسی نقش زنان.ملاحظہ ہو

[۲] ابن حما د، فتن ،ص۱۵۱؛کنزل العمال، ج۱۴، ص۶۰۲.

دوسری فصل

رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے. اب اس فصل میں،آپ کے جسمی اور اخلاقی خصوصیات و کرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

جسمی خصوصیات

ا۔ عمر اور چہرہ: حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے میں نے رسول خدا سے کہا :اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرائیے؛ اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے ۔ رسول خداؐ نے فرمایا :وہ میری اولاد میں سے ہے، ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے؛ میری امت کی مصیبت کے وقت قیام کرے گا ؛ ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے؛اس کا قیافہ چالیس ۴۰،سالہ مرد کے مانند ہوگا ؛ صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی؛زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ؛جب کہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی. بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اورتمام کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم و... پر قبضہ جمائے گا[1]۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''...خداوند متعال حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عمر غیبت کے زمانے میں طولانی کر دے گا.اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنا دے گا''[2].امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے،اور کوئی ان کا پاس و لحاظ نہیں کرے گا ؛ سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم نے عالم ارواح[3] میں عہد و پیمان لیا ہو، وہ ایک مکمل اور کامیاب

---

[1] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۴۲.
[2] کمال الدین ،ج۱، ص ۳۱۵؛کفایۃ الاثر، ص۲۲۴؛اعلام الوری، ص۴۰۱؛الاحتجاج ،ص۲۸۹.
[3] سورہ اعراف، آیت ۱۷۲.

اورمعتدل انداز میں آئے گا[1]۔''حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے توآپ کا سن ۳۰ اور ۴۰سال کے درمیان ہوگا[2]''.مروی کہتا ہے میں نےامام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : ظہور و قیام کے وقت آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیا علامت ہے ؟امام نے فرمایا : ''علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے؛ اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰ یا چالیس سال کے ہیں[3] ۔دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد و رفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے.'' امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''یقیناًولی خدا ۱۲۰ سال جناب ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح عمر کریں گے، لیکن چہرہ اور رخسار ۳۰ یا ۴۰ سالہ جوان کی طرح ہوگا.''مرحوم مجلسی فرماتے ہیں : شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی؛ اور لیکن اسے خدا وند عالم نے طولانی کر دیا ہے ۔

لفظ ''موفق ''سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ (درمیانی سن کے ہوں گے)یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں[4]۔ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں،ارطات کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۶۰سال کے ہیں[5]۔ابن حماد کہتا ہے : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۱۸سالہ ہیں[6]۔

۲۔جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی ابو بصیر کہتے ہیں : میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کی کہ میں نے آپ کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے ؟حضرت نے کہا : اے ابو محمد!میرے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پہنی تو انھیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کر رہی تھی، میں

[1] نعمانی ،غیبۃ، ص۱۸۸؛عقد الدرر، ص۴۱؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۸۷؛ینابیع المودۃ، ص۴۹۲.
[2] احقا ق الحق، ج۱۹، ص۶۵۴.
[3] کمال الدین ،ج۲ ،ص۶۵۲؛اعلام الوری ،ص۴۳۵؛خرائج ،ج۳، ص۱۱۷۰.
[4] بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۸۳.
[5] بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۸۳.
[6] ملاحم ،ابن طاؤس، ص۷۳؛کنزل العمال، ج۱۴، ص۵۷۶.

نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی، لیکن وہی زرہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے جسم پر بالکل رسول خدا ﷺ کے جسم کی طرح مناسب ہوگی ،اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا[1] ہے

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : کیا آپ صاحب امر ہیں ؟تو آپ نے کہا : یں امام اور صاحب امر ہوں، لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ؛ جب کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی. میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو؟ حضرت قائم وہ ہیں کہ جب ظہور کریں گے، توبوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی ،قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے، کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ ماردیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا ،اور اگر پہاڑوں کے درمیان آواز دیں گے تو چٹان چیخ جائیں گے،اور پہاڑ نیز اپنی جگہ چھوڑدیں گے. جناب موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہوگی[2]''.

اخلاقی کمالات

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) دیگر معصومین (علیہم السلام) کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں، یعنی حضرات معصومین (علیہم السلام) کامل انسان اور بشریت کے لئے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔ حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں میں سب سے زیادہ دانا ، حلیم، بردبار اور پرہیز گار ہیں وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے، عابد اور بہادر ہیں[3]''.ا۔ خوف خدا کعب کہتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا خدا کے سامنے خوف و ہراس عقاب کی طرح ہے[4]۔ یعنی جس طرح اپنے پیروں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہےشاید کعب کی مراد یہ ہوکہ اگر چہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن عقاب کی تمام قوت کا دارو مدار پروں پر ہے اگر کسی وقت اس کے

---

[1] ابن حماد، فتن، ص۱۰۲.
[2] بصائر الدرجات، ج۴، ص۱۸۸؛ اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۴۴۰و۵۲۰؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۱۹.
[3] کمال الدین، ج۲، ص۴۸؛اعلام الوری، ص۴۰۷؛کشف الغمہ، ج۳ ،ص۴۱۳؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۲۲؛ وافی ،ج۲، ص۱۱۳؛اثبات الہداۃ، ج۳ ،ص۴۷۸.
[4] ینابیع المودۃ، ص۴۰۱ ؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۵۳۷؛احقا ق الحق ،ج۱۳، ص۳۶۷.

پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی الٰہی قدرت مند رہبر ہیں، لیکن اس قدرت کا سر چشمہ اللہ کی ذات ہے،اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے، تو کارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی، اس وجہ سے حضرت خدا وندعالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔ابن طاؤوس کی نقل کے مطابق[1] حضرت کا خشوع خدا وندعالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دیا گیا ہے نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دوکنارے سے تعلق رکھتا ہے جودو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قدرت خدا وند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

زہد

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی،اور کھردرا ،غذا نان جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے، اور موت تلوار کے سایہ میں ہے[2]''.عثمان بن حماد کہتے ہیں :ہم امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی بزم میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں! حضرت نے جواب دیا: ''حضرت علی (علیہ السلام) نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا، ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے،جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کا لباس پہنیں گے،اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے[3]۔

[1] ابن حماد، فتن، ص۱۰۰؛عقد الدرر، ص۱۵۸؛ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۷۳؛متقی ہندی، برہان، ص۱۰۱.
[2] ابن طاؤس، ملاحم ،ص۷۳.
[3] نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۳ و۲۳۴تھوڑے سے فرق کے ساتھ ؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۵۴.

لباس

روایات میں حضرت مهدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ کے لباس کی بات آتی ہے تو کبھی جناب یوسف (علیہ السلام) کے لباس کی گفتگو ہوتی ہے۔ شعیب کے بیٹے یعقوب کہتے ہیں : امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت زیب تن کریں گے؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتاہوں، حضرت نے صندوقچہ منگوایا، اور اسے کھولا، اورکرباسی (روئی کے دھاگہ سے بناہوا) لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبہ تھا۔امام (علیہ السلام) نے کہا: ''یہ رسول خدا ﷺ کا لباس ہے، جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا، اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے، میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پھر حضرت نے لباس تہہ کرکے اٹھا لیا[1]''.

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو حضرت نے کہا: ''جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آگ روشن کی گئی، تو جبرئیل (علیہ السلام) نے ایک لباس لاکر انھیں پہنایا جو سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہو،اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی، تو انھوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق کے بازو پر باندھ دیا،انھوں نے یعقوب (علیہ السلام) کو دیااور جب جناب یوسف (علیہ السلام) پیدا ہوگئے تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف (علیہ السلام) کے بازو پر باندھ دیا یوسف بھی حادثات سے گذرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے،جب جناب یوسف نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوب نے اس کی خوشبو محسوس کی، یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسف کی یعقوب کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے،کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں میری طرف خطا کی نسبت نہ

---

[1] کافی ،ج۶،ص ۴۴۴؛بحا رالانوار، ج۴۱،ص۱۵۹،و ج۴۷ ،ص۵۵.

دو[۱]''یہ وہی لباس ہے جو جنت سے آیا ہے.''میں نے عرض کیا: میں قربان جاؤں ؛وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟ کہا: اس کے اہل کے ہاتھ؛لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے جب وہ ظہور کریں گے ''پھر کہا؛ہر نبی جسے علم و دانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچی ہے[۲]۔''

اسلحہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی (علیہ السلام) سے کہا: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آجائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انھیں آواز دے گی: اے خدا کے ولی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے[۳]''.امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انھوں نے جنگ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ و عمامہ بھی ہوگا ،جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے، تلوار آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائے گی[٤]''.جابر جعفیؓ کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: ''امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ سے رکن و مقام کے درمیان اپنے وزیر اور ۳۱۳ ؍اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے،اور رسول خدا ؐ کا دستور العمل پرچم اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا ،اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا ؛اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے،آپ کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام ہے[۵]''.

---

[۱] نعمانی، غیبۃ، ص۲۴۳؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۴۲؛حلیۃ الابرار ،ج۲ ،ص۵۷۵؛بحار الانوار،ج۵۲، ص ۵ ۵ ۳.
[۲] سورۂ یوسف، آیت ۹۴.
[۳] کافی، ج۱،ص۲۳۲؛کمال الدین ،ج۲، ص۶۷۴؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۲۷.
[٤] کفایۃ الاثر، ص۲۶۳؛بحار الانوار، ج۳۶،ص۴۰۹ ؛عوالم ،ج۱۵،بخش ۳ ،ص۲۶۹؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۶۳.
[۵] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۰۸؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۲۳؛ارشاد، ص۲۷۵.

امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے، اور نیک افراد کو بد کردار سے جدا کردیں گے، اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچا ئیں گے۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو کوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بد کردار[1]۔''

نیز فرماتے ہیں: ''جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے، اور اس وقت ان کے سر و پیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ انھیں قتل کر دیں گے[2]''۔اسی طرح فرماتے ہیں: ''جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ کردیں گے۔'' معاویہ دھنی کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آیۂ مجرمین جس میں ہے کہ وہ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے[3]۔ امام (علیہ السلام) نے کہا: اے معاویہ! اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟

میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خدا وند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا، اور سر کے بال و پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا، امام (علیہ السلام) نے کہا: خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انھیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انھیں پیدا کیا ہے''۔میں نے کہا: پھر آیت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے کہا: جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں

---

[1] الاصول الستۃ عشر، ص۷۹؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۸۸؛بحار الانوار، ج۲۶، ص۲۰۹؛مستدرک الوسائل، ج۱۱، ص۳۸.

[2] کما ل الدین، ج۲، ص۶۷۱؛خرائج ،ج۲، ص۹۳۰؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۳؛بحار الانوار، ج۵۱،ص۵۸و ج۵۲، ص۳۸۹.

[3] احقا ق الحق،ج۱۳،ص۳۵۷؛ملاحظہ ہو:نعمانی، غیبۃ،ص۲۴۲؛کمال الدین،ج۲،ص۳۶۶؛ارشاد،ج۵، ص۳۶؛ اعلام الوری ،ص۴۳۳؛کشف الغمہ، ج۳، ص۲۵۶.

گے تو خدا وند عالم انھیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا،اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے[۱]''.

کرامات

اگر چہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروئے کار آنے سے جب کہ وہ مظلوموں کے حامی کے انتظار میں وقت شماری کریں گے، لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے ،اور ہر گروہ اور پارٹی کی بات نہیں مانیں گے، سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔ اس لحاظ سے جو سماج کے نظم بر قرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں، انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہئے اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادۃ کاموں کے انجام دینے پر ہے، شاید اس لئے ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ابتدائے ظہور میں معجزات و کرامات سے کام لیں گے،اگر اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے تو وہ فوراً نیچے آکر حضرت کے اختیار میں آجائیں گے، خشک لکڑی کو اگر بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ وہ ہری بھری ہو جائے گی اوراس میں شاخ و پتے نکل آئیں گے ۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیا ر میں زمین و آسمان ہیں یہ کرامتیں در حقیقت ان لوگوں کے لئے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہاسال اور صدیوں سے آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اورلاکھوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لئے رکاوٹ بن سکے، لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائیں گے جس کے اختیار میں زمین و آسمان و ما فیھا ہوں گے ۔جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گذار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی پورا نہ کر سکتے ہوں گے، اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے، آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سر سبز و شاداب ہو جائے گی

[۱] (اس وقت)گناہگار افراد اپنی علامتوں سے پہچا ن لئے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔سورۂ رحمن۵۵، آیت ۴۱ .

اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا ۔جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے،آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گا اور مردوں کو حیات دے گا.یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی ۔ خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی نجات دینے والا ،اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعود ہے ۔ کبھی حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کرامتیں سپاہیوں کے لئے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گی ،اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لئے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا ۔یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں ۔ ا۔پرندوں کا بات کرنا امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲، ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خودکو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے ''میں مہدی ہوں''،حسنی ان سے کہے گا :کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا ،اور حضرت کے ہاتھوں پربیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امامت کی گواہی دے گا ۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لئے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سر سبز ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے، دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے اسے ریزہ ریزہ کر کے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے ۔ سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا،اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا،حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنادیں گے[1]''.

[1] اختصاص ،ص۳۰۴؛نعمانی ،غیبۃ، ص۱۲۸؛بصائر الدرجات ،ص۳۵۶؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۲۱؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۴۳۱؛المحجۃ، ص۲۱۷؛ینابیع المودة ،ص۴۲۹ .

۲۔پانی کا ابلنااور زمین سے غذا کا حاصل کرناامام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوفہ کا قصد کریں گے، تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے ،لئے ہوں گے، راستے میں جہاں بھی رکیں گے اس کو نصب کر دیں گے، زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑیں گے، اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہوجائیں گے۔راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے، پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لئے پانی اور دودھ ابلتا رہے گا، جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا[1]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو رسول خدا ﷺ کا پرچم ،سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ہمراہ ہوگا،پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے ۔ بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے :کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے، اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کاا نتظام ہو جائے گا، شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے[2]۔

۳۔طی الارض اور سایہ کا فقدانامام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو زمین نور الٰہی سے روشن ہوجائے گی، اور حضرت مہدی کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی، آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا[3]۔

[1] عقد الدرر ،ص۱۳۹،۱۳۸،۹۷؛القول المختصر ،ص۱۹ ؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۵۸.
[2] بصائر الدرجات ،ص۱۸۸؛کافی ،ج۱،ص ۲۳۱ ؛نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۸؛خرائج، ج۲، ص۶۹۰؛نورالثقلین ،ج۱، ص۸۴؛بحار الانوار، ج۱۳، ص۱۸۵وج ۵۲،ص۳۲۴.
[3] کمال الدین، ص۶۷۰؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۵۱؛وافی، ج۲، ص۴۶۵.

۴۔انتقال کا ذریعہامام محمد باقر (علیہ السلام) نے سورہ نامی شخص سے کہا : ''ذوالقرنین کو اختیار دیا گیاکہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں، انھوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا، سخت حضرت صاحب الامر کے لئے ذخیرہ رہ گیا ،سورہ نے پوچھا : سخت بادل کس لئے ہے؟حضرت نے کہا جن بادلوں میں چمک۔ گرج،کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں، بے شک آپ بادل پر سورا ہوں گے، اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے، اور سات آسمان و زمین کی مسافت طے کریں گے،وہی پانچ زمینیں جو قابل سکونت ہیں اور ۲، ویران ہیں[1]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب خدا وند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیا ر دیا، تو انھوں نے نرم کو اختیار کیا، یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی اور کڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی، اس لئے کہ خدا وندعالم نے سخت بادل کو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ذخیرہ کیا ہے[2]۔

۵۔زمانے کی چال میں سستی امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے، پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال ۱۰، سال کے برابر ہوگا، پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے، کہا گیا سال کس طرح طولانی ہوگا؟امام نے کہا : کہ خداوند عالم شمسی اور اس کے مدیر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام وسال طولانی ہو جائیں گے.'' کہتے ہیں کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہوجائیں گے تو امام نے جواب دیا : یہ قول مادہ پرستوں اور منکران خدا کا ہے لیکن مسلمان (جو خداوندعالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے[3]''.

---

[1] کمال الدین، ص۳۷۲؛کفایۃ الاثر، ص۳۲۳؛اعلام الوری، ص۴۰۸؛کشف الغمہ، ج۳ ،ص۳۱۴؛فرائد السمطین، ج۲، ص۳۳۶؛ینابیع المودۃ، ص۴۸۹؛نور الثقلین ،ج۴،ص۴۷؛بحار الانوار، ج۵۱،ص۱۵۷؛ملاحظہ ہو:کفایۃ الاثر، ص۳۲۴؛ احتجاج، ج۲، ص۴۴۹؛اعلام الوری ،ص۴۰۹؛خرائج، ج۳، ص۱۱۷۱؛مستدرک الوسائل ،ج۲،ص۳۳.

[2] مفید ،اختصاص، ص۱۹۹؛بصائر الدرجات، ص۴۰۹ ؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۲۱.

[3] اختصاص، ص۳۲۶؛بحارالانوار،ج ۵۲،ص۳۱۲؛غایۃ المرام، ص۷۷.

٦۔قدرت تکبیر کعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: حضرت،اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لئے جائیں گے،پانی حضرت سے دور ہو جائے گا ،امام پرچم اٹھا کر پانی کے طرف دوڑیں گے تاکہ حضرت کا اس گوشہ سے گذر ہو جائے پھر اس وقت پر چم زمین میں رکھ دیں گے،اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے:اے لوگو! خدا وند عالم نے دریا تمہارے لئے بنائے ہیں،جس طرح بنی اسرائیل کے لئے شگاف کیا تھا پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے ہوجائیں گے، سپاہی تکبیر کی آواز بلند کریں، اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی، دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے لگے گی، جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہوگی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی[1]۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''...حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قسطنطنیہ کے سامنے اتریں گے، اس وقت اس قلعہ میں ۷،دیواریں ہوگی، حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہوجائیں گی،اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تحت تصرف آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے[2]''.

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''پھر حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے، رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے مگر وہ ایک (لاالہ الااللہ) سے ڈھ (مسمار) جائے گا ،اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے، وہاں پر چند تکبیر کہیں گے، پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا،اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی، وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے،اور جب وہاں پہنچ جائیں گے، تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے، تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا[3]۔نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''... حضرت مہدی

---

[1] عقد الدرر، ص۱۳۸.

[2] العلل المنابیہ، ج۲،ص۸۵۵؛عقد الدرر، ص۱۸۰.

[3] عقد الدرر، ص۱۳۹.

(عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے، حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا،اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی[1]''.

۷۔پانی سے گذرامام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : میرے باپ نے کہا : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے توافواج کوشہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے، اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے ، اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی سے گذر جائیں گے، اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے، توایک دوسرے سے کہیں گے جب امام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے ! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے، اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا ،اور وہاں حکومت کرے گا[2]''.

۸ ۔بیماروں کو شفاامیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''...حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) پرچموں کو ہلاکر معجزات ظاہر کریں گے، اور خد وند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے،سفید داغ اور کوڑھ کے مریضوں کو شفادیں گے ،مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے[3]۔

۹۔ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام) کا عصاامام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ(علیہ السلام) کا عصا جناب آدم (علیہ السلام)سے متعلق تھا جو شعیب (پیغمبر) تک پہنچا ،اس کے بعد موسیٰ(علیہ السلام)ابن عمران کودیا گیا ،وہی عصا اب میرے پاس ہے، ابھی جلدی ہی اسے دیکھا ہے، تو وہ سبز تھا ؛ ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو، جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا،تو جواب دے گا، اور وہ ہمارے قائم کے لئے آمادہ ہے، اور جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے انجام دیا

---

[1] الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۱.
[2] نعمانی ،غیبۃ، ص۱۵۹؛دلائل الامامہ، ص۲۴۹؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۷۳؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۶۵.
[3] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص ۱۶۹.

ہے، وہی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) اس سے انجام دیں گے، اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا، اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نگل جائے گا[۱]''.

۱۰۔بادل کی آوازامام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا، تاکہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے، اور بہ بانگ دھل آواز دے گا کہ یہ مہدی ہیں[۲]''.امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے بقول نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خدا وند عالم اسے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا، تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے[۳]''.

[۱] کمال الدین ،ج۲،ص۶۷۳؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۵۱،۳۱۸؛کافی، ج۱، ص۲۳۲.
[۲] تاریخ موالید الائمہ، ص۲۰۰ ؛کشف الغمہ، ج۳،ص ۲۶۵؛الصراط المستقیم ،ج۲ ،ص۲۶۰؛بحار الانوار، ج۵۱، ص۲۴۰؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۶۱۵؛نوری ،کشف الاستار، ص۶۹.

[۳] خاتون آبادی، اربعین ،ص۶۷؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۷۰۰.

تیسری فصل

امام کے سپاہی

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے سپاہی مختلف قوم وملت پر مشتمل ہوں گے، اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے ،جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کئے جاچکے ہوں گے، لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لیں گے. جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کئے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے مالک ہوں گے ۔ اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

الف) لشکر کے کمانڈرروایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں گے ،یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے،چنانچہ اس حصے میں ان کے اسماء اور کار کردگی بیان کریں گے ۔ ا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) امیر المؤ منین (علیہ السلام) ایک خطبہ میں فرماتے ہیں :... اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) جناب عیسیٰ (علیہالسلام) کو دجال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے . جناب عیسیٰ (علیہ السلام) دجا ل کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوں گے، دجال وہ ہے جو پوری دنیاپراپنا تسلط جما کے کھیتوں کو اورا نسانی نسل کو جمع کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا ، جو قبول کر لے گا،وہ اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا، اور جو انکار کردے گا، اسے وہ قتل کردے گا.اورمکہ ، مدینہ اوربیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دے گا، اور جتنی ناجائز اولادہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا،اور عیسیٰ (علیہ السلام) سے ''ہرشا ''میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدا بلند کریں گے، اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے،اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلادیں گے، جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے[1] ''،ایسی ضرب

[1] الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص ۱۶۷.

جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہوگا ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اعجاز کی حکایت کرے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے: آپ اس درجہ ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا، یا یہ کہوں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس کی جان کا قصد کر لیا ہے[1]۔

۲۔ شعیب بن صالح، حضرت امیرالمؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''کہ سفیانی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے، جب کہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہوگا، اور لشکر کے آگے آگے قبیلۂ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے''، ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ ضروری نہیں ہے کہ شعیب بن صالح امام کے اصحاب ہی میں ہوں لیکن ہم اس کا جواب اس طرح دیں گے کہ دوسری روایت اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ امام کے اصحاب میں ہیں[2] حسن بصری کہتے ہیں: سرزمین رے میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے، اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا، اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہو گا، ان کے لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں گے، وہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے مقدمۃ الجیش میں سے ہوں گے[3]۔

عمار یاسر فرماتے ہیں: شعیب بن صالح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا علمدار ہے[4]۔ شبلنجی کہتے ہیں: حضرت مہدی کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالح ہے جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہوگا، اور جس کی داڑھی کم ہوگی[5]۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: خراسان سے سفید پوش، اور سیاہ کمربند والے سپاہی چلیں گے، مقدمۃ الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو

---

[1] ابن حماد، فتن، ص۱۶۱.
[2] ابن حما د، فتن، ص۸۶؛عقد الدرر، ص۱۲۷ ؛کنزل العمال، ج۱۴، ص۵۸۸.
[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۰.
[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۱.
[5] نور الابصار، ص ۱۳۸؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۱.

قبیلۂ بنی تمیم سے ہے یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دیکر ،بھاگنے پر مجبور کریں گے، اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاؤ ڈالیں گے ،اور حضرت مہدی کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے[1]۔

۳۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرزند اسمٰعیل اور عبد ابن شریک ابو خدیجہ کہتا ہے: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : ''میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ (میرے بیٹے)اسماعیل (علیہ السلام) کو قرار دے ،لیکن خدا نے نہیں چاہا، اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا، وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبد اللہ بن شریک ان دس میں ایک ہے جو اس کا پرچم دار ہوگا[2]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''گویا میں عبد اللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے، اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے، اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے، اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے[3]''.

عبداللہ بن شریک امام باقر و امام صادق (علیہما السلام)کے حواریوں میں ہیں نیز حضرت امام سجاد و امام باقر (علیہما السلام)سے روایت بھی کی ہے یہ ان دونوں کے نزدیک مورد توجہ بھی تھے[4]۔

۴۔ عقیل و حارث حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے، تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں ،جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے، لشکر طلیعہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا ،اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمہ ہوگی[5]۔

---

[1] ابن حماد ،فتن ،ص۸۴؛ابن المنادی، ص۴۷ ؛دارمی، سنن، ص۹۸؛عقد الدرر، ص۱۲۶؛ابن طاؤس، فتن، ص۴۹ .

[2] الایقاظ من الهجعہ، ص۲۶۶؛کشی اختیار معرفة الرجال، ص۲۱۷؛ابن داؤد، رجال، ص۲۰۶.

[3] الایقاظ من الهجعہ، ص۲۶۶؛ملاحظہ ہو:بحار الانوار، ج۵۳،ص۶۷؛اثبات الهداة، ج۳ ،ص۵۶۱.

[4] مستدرک علم الرجال،ج۵،ص۳۴؛تنقیح المقال ،ج۲،ص۱۸۹.

[5] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۵۸.

۵۔جبیر بن خابورامام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں ؟آپ نے فرمایا: ''یہ شخص (جبیر) جبل الاھواز پر چار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ اورآپ کے ہمرکاب دشمنوں سے جنگ کرے گا[1]۔

۶۔مفضل بن عمرامام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مفضل سے کہا: ''تم دیگر ۴۴ آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ ہوگے، تم حضرت کے داہنے طرف امر و نہی کروگے ،اور اس زمانے کے لوگ آج کے لوگوں سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے[2]۔

۷۔اصحاب کہف حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کو آئیں گے[3]۔

ب) سپاہیوں کی قومیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج مختلف قوم وملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے، تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں، کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تائب لوگ، مسیحی مومنین، اوررجعت یافتہ لائق افراد و...۔اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر

---

[1] خرائج، ج۱،ص۱۸۵؛بحارالانوار ،ج۴۱، ص۲۶۹؛مستدرکات ،علم رجال الحدیث ،۲:۱۱۸.
جبیر بن خابور کے بارے میں کافی تلاش و تحقیق کے باوجود شیعہ و سنی کتابوں میں درج ذیل مطلب کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جبیر بن خابور معاویہ کا خزانہ دار تھا، اس کی ایک ضعیف ماں تھی جو کوفے میں رہتی تھی ،ایک روز جبیر نے معاویہ سے کہا :میرا دل ماں کے لئے تنگ ہو رہا ہے ؛ اجازت دو،تا کہ اس کی زیارت کروں، اور جو میری گردن پر حق ہے ادا کروں ۔معاویہ نے کہا :کوفہ شہر میں کیا کام ہے ؟وہاں ایک علی ابن ابی طالب نامی جادو گر ہے مجھے اطمینان نہیں ہے کہ تم اس کے فریب میں نہ آؤ ۔جبیر نے کہا مجھے علی ؑ سے کوئی سرو کار نہیں ہے، میں صرف اپنی ماں سے ملاقات اور اس کا کچھ حق ادا کرنے جارہا ہوں، جبیر اجازت لینے کے بعد عازم سفر ہوا، اس وقت کوفہ پہنچا جب حضرت علی ؑ جنگ صفین کے بعد شہر کوفہ میں گما شتے چھوڑے ہوئے تھے ،اور رفت و آمد کو کنٹرول کر رہے تھے، گماشتوں نے اسے پکڑ لیا، اور شہر لے آئے علی ؑ نے اس سے کہا :'' خدا وندعالم کے خزانوں میں تو ایک ہے، معاویہ نے تم سے کہا ہے کہ میں جادوگر ہوں ''جبیر نے کہا:خدا کی قسم معاویہ نے ایسا ہی کہا ہے ،حضرت نے کہا :تمہارے ہمراہ کچھ رقم تھی جسے عین التمر نامی علاقہ میں دفن کردی ہے، جبیر نے اس بات کی بھی تصدیق کی،پھر امیر المؤمنین ؑ نے امام حسن ؑ کو حکم دیا کہ اس کی مہمان نوازی کریں، دوسرے دن حضرت علی ؑ نے اپنے اصحاب سے کہا :یہ شخص جبل الاہواز میں ....''(باقی مطلب اصل متن میں موجود ہے)
[2] دلائل الامامہ، ص۲۴۸؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۵۷۳ .
[3] حصینی، الہدایہ، ص۳۱؛ارشاد القلوب ،ص۲۸۶ ؛حلیۃ الابرار، ج۵، ص۳۰۳با تفسیر عیّاشی،ج۱، ص۳۲؛داؤد رقی، نجم بن اعین ،حمران بن اعین اور مسیر بن عبد العزیز جیسے ہیں جن کا روایات میں زندہ ہونے اور امام زمان (عج) کی خدمت میں حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا ہم آیندہ اس کی طرف اشارہ کریں گے.

کریں گے۔ا۔ ایرانی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر میں ہوگی، کیونکہ روایات میں اہل رے ،خراسان...اور گنج ھای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی، اوراہل فارس و...کے ذریعہ تعبیر ہوئی ہے۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی،اور جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی[1]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''غیر عرب اولاد میں امام قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے ۳۱۳،افراد ہوں گے[2]''.

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی، وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے، تمھیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے[3]''۔حذیفہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں[4]۔ لیکن اس روایت کی دلالت میں شک و اشکال ہے، روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لئے تلوار چلائیں گے، اور گردنیں اڑادیں گے، اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی، اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگر چہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اورراہ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا، اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے آمادہ ہوں گے۔ حضرت علی (علیہ السلام) کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں ۔اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: حضرت علی (علیہ السلام) نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شمار کیا ،اور کہا :اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک، شیراز سے ۳آدمی

[1] ابن حماد ،فتن ،ص۸۵؛عقد الدرر ،ص۱۲۹؛الحاوی للفتاوی ،ج۲،ص ۶۹.
[2] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۲۵؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۵۴۷؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۹.
[3] فردوس الاخبار، ج۵، ص۳۶۶.
[4] عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۳۸۴؛المعجم الکبیر، ج۷، ص۲۶۸ ؛حلیۃ الاولیاء، ج۳،ص۲۴؛فردوس الاخبار، ج۵،ص۴۴۵.

،حفص ،یعقوب،علی نامی، اصفہان سے ۴، موسیٰ، علی،عبد اللہ و غلفان نامی،بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبد الرزاق نامی، ہمدان سے تین[1] جعفر، اسحق،موسیٰ نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا ﷺ کے ہمنام ہوں گے،ایک دوسری حدیث میں ۱۸، آدمی مذکور ہیں۔ شیروان سے ا،خراسان سے ا،زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے ،آمل سے ا،جرجان سے ا،دامغان سے ا،سرخس سے ا،ساوہ سے ا،طالقان سے ۲۴ آدمی، قزوین سے ۲،فارس سے ا، ابھر سے ا،اردبیل سے ا، مراغہ سے ۳، خوئی سے ا، سلماس سے ا، آبادان سے ۳، کازرون سے ا، آدمی ہوگا ۔

پھر حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے فرمایا :رسول خدا ﷺ نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳، بیان کی ہے مانند یا ران بدر ۔اور فرمایا : خدا وند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا[2]۔ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ۲۷، افراد داخل ایران کے شہروں سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامۃ[3] طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام کے اعتبار سے جو اس زمانے میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائیگی ۔اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دوبار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے اس وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے آج کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی ،اس لئے کہ نام بدل گئے ہیں کبھی ایک شہر کانام اس وقت ملک کا نام تھا موجود ہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت کے ناصرو یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ ''افرنجہ''کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو،اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہوتو روایت کا جملہ ''لو خلیت قلبت'' با معنی

[1] احتمال ہے کہ قبیلہ ہمدان عرب کے قبیلوں میں سے ہے.

[2] ابن طاؤ س، ملاحم، ص۱۴۶.

[3] دلائل الامامہ ،ج۳۱۶.

ہو جائے گا اس لئے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی ورنہ نابود و فنا ہو جائے ۔دوسری روایات میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم ،خراسان اور طالقان پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

قم

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ''قم'' کے بارے میں فرماتے ہیں : شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں [1]؟''عفان بصری کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) مجھ سے فرماتے تھے: ''کیا تم جانتے ہو کہ شہر قم کو ''قم ''کیوں کہتے ہیں ؟میں نے عرض کیا : خدا اور رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں، توآپ نے کہا : ''اس لئے کہ قم کے لوگ قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے[2]''.

خراسان

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خراسان میں ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا او ر رسول پر ان کو ایک جگہ جمع کر دے گا[3]۔ شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا ورسول پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوند عالم مکہ میں یکجا کر دے گا ۔

طالقان

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :'' طالقان والوں کے لئے مژدہ و خوشخبری ہے!اس لئے کہ خدا وند عالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے؛یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں

---

[1] عن ابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام ''تربۃ قم مقدسۃ ... .اما و انھم انصار قائمنا و دعاۃ حقنا ''.؛ بحارالانوار،ج۶۰ ، ص۲۱۸.
[2] بحار الانوار، ج۶۰،ص۲۱۶.
[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۷؛روضۃ الواعظین، ص۳۱۰؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۴ .

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے یاور و مددگار ہوں گے[1]''.

۲۔ عرب

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں بعض حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں ،اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگر سند صحیح ہو تو بھی قابل توجیہ ہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ ہوں، جیسا کہ شیخ حر عاملیؒ اپنی کتاب اثبات الہداۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں ،اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لئے آئیں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''عربوں سے بچو اس لئے کہ ان کا مستقبل خراب و خطرناک ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا[2]''.

شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں : شاید امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے، یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی... ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : سر زمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے متمسک ہوں گے، نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے مانند ہیں، وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں[3]''.

---

[1] کشف الغمہ، ج۳ ،ص۲۶۸؛کنزل العمال، ج۱۴،ص۵۹۱؛شافعی ،بیان، ص۱۰۶؛ینابیع المودة ،ص۹۱.نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں ۔اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

[2] طوسی، غیبۃ، ص۲۸۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۱۷؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۳۳.

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۲؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۴.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ۳۱۳ افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی بیعت کریں گے ،ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خو شام سے اور بعض پاکیزہ سیرت عراق سے ہوں گے، حضرت جب تک خدا کی مرضی ہوگی حکومت کریں گے[1]''نیز امام محمد باقر (علیہ السلام) شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں : ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو خدا وند عالم ۷۰ ہزار افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا.وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں ہوں گے[2]''.

مختلف ادیان کے پیرو کار مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : '' جب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے جو درج ذیل ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ۲۸ آدمی۔ جو حق کا فیصلہ کریں گے،۷ آدمی اصحاب کہف سے،یوشع جناب موسیٰ کے وصی ،مومن آل فرعون[3]، امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' ارواح مومنین آل محمد کو رَضْوٰی نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی، اور انھیں کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گی، ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی، اور ان سے ہم کلام ہوں گی، جب تک کہ ہمارے قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام نہ کریں ،جب خدا وند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو ،گروہ درگروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گی اور حضرت کے ساتھ آئیں گی، اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑجائیں گے اور پارٹیاں ،احزاب،حمایت ، طرفداری اور پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے،اور مقرب الٰہی (مومنین) نجات پائیں گے[4]''.

ابن جریح کہتے ہیں :میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ ۱۲ قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا ،اور کافر ہوگئے ،تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا، اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی. خدا وند

---

[1] طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص۴۷۷؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۳۴؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۱۸.
[2] اس کا نام سماک بن خرشہ ہے، مرحوم مامقانی اس کے بارے میں کہتے ہیں : میں اسے اچھا سمجھتا ہوں. (تنقیح المقال ، ج۲، ص۶۸)
[3] روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۶۶.
[4] کافی ،ج۳ ،ص۱۳۱؛الایقاظ ،ص۲۹۰؛بحا رالانوار ،ج۲۷،ص۳۰۸ .

عالم نے زمین کے نیچی ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے، یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذار رہے ہیں، وہ لوگ مسلمان ہیں، اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں[۱]۔ بعض لوگ کہتے ہیں: جبرئیل شب معراج، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پاس لے گئے، تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی،تو وہ لوگ ایمان لے آئے،اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی ،رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں ،اور سنیچر کو (یہودیوں کی تعطیل کے روز) اپنے کاموں کو ترک کردیں ،نماز برپا کریں، اور زکاۃ دیں، ان لوگوں نے بھی قبول کیا، اور اس وظیفے کو انجام دیا[۲] اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں: آیہ مبارکہ (وَ قُلْنَا مِن بَعْدِهِ لِبَنِیْ اِسْرَاءِیلَ اسْکُنُوا الْأَرْضَ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِءنَا بِکُمْ لَفِیفاً[۳]).اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت آپہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلالیں گے، لوگوں نے کہا ہے کہ آخری وعدہ سے مراد، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ظہور ہے، کہ جب آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے؛ لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ قیام کریں گے[۴]۔آیہ شریفہ (وَمِن قَوْمِ مُوسیٰ اُمَّةٌ یَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ یَعْدِلُونَ[۵])۔

''حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور اس دین کی طرف لوٹ آئے گا (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے) مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: وہ امت کون ہے اس میں اختلاف نظر ہے۔بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے، نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے، وہ لوگ کبھی

---

[۱] بحا رالانوار، ج۵۴،ص۳۱۶ .
[۲] بحا رالانوار، ج۵۴،ص۳۱۶ .
[۳] سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) آیت ۱۰۴.
[۴] بحا رالانوار، ج۵۴،ص۳۱۶ .
[۵] سورۂ اعراف، آیت ۱۵۹.

حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے[1]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) ان کی وصف میں فرماتے ہیں : '' وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے، مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں ،وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں. لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سر زمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سر زمین تک نہیں آئے گا ،وہ لوگ حق پر ہیں[2]۔

آیہ شریفہ (وَمِن الَّذِیْن قَالُوا اِنَّانَصَارَیٰ اَخَذْنَا مِیْثَاقَھُمْ فَنَسُوا حَظَّاً مِّمَّا ذُکِّرُوا بِہِ[3]) ۔ان میں سے بعض نے کہا : ہم عیسائی ہیں ،تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتاب الٰہی اور رسول خدا کے پیرو رہیں گے،ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہوگئے ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: '' نصاریٰ اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ ہو جائیں گے[4]''.

۴۔جابُلقَا و جَابُرسا ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: '' خدا وند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں. ایک در سے دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے ۔ ہر در پر ایک برجی ہے جس میں ۱۲ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے. وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے منتظر ہیں، نیز خدا وند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ)اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں[5]'' ۔

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے، مزید معلومات کے لئے بحار الانوار کی ۵۴ویں جلد کا مطالعہ کیجئے تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے، لیکن بعض روایات

---

[1] بحا رالانوار ،ج۵۴،ص۳۱۶.
[2] بحا رالانوار، ج۵۴،ص۳۱۶.
[3] سورۂ مائدہ، آیت ۱۴.
[4] کافی ،ج۵ ،ص۳۵۲؛التہذیب ،ج۷، ص۴۰۵؛الوسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۵۶؛نورا لثقلین ،ج۱، ص۶۰۱؛تفسیر برہان، ج۱،ص۴۵۴؛ینابیع المودۃ، ص۴۲۲.
[5] بحار الانوار، ج۵۴،ص۳۳۴وج۲۶،ص۴۷.

سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں،خدا وند عالم انھیں حضرت مھدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے دو بارہ زندہ کرے گا،اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے،اور رجعت کریں گے[1]اور مشغول جہاد ہوجائیں گے[2]۔ نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں: گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لئے صفاو مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں[3]۔'' آیۃ اللہ خوئیؒ معجم الرجال الحدیث میں ((یخطان الناس)) شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں[4]۔اسی طرح حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے داؤد رقی کی طرف نگاہ کرکے کہا: ''جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔(یعنی یہ شخص حضرت کے ناصر وں میں ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا[5]۔

ج)سپاہیوں کی تعداد حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں،بعض روایتیں ۳۱۳ کی تعداد بتاتی ہیں بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتے قابل ذکر ہیں۔

الف)روایت میں ۳۱۳ کی تعداد حضرت کے خاص الخاص جو آغاز قیام میں حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور وہی لوگ امام زمانہ کی عالمی حکومت میں کارگزاروں میں ہوں گے؛(یعنی وزراء سفراؤ...) جیسا کہ مرحوم اردبلیؒ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں: دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ میں محدود نہیں ہے،بلکہ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو حضرت کے قیام کے آغاز میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔ب)چار ہزار،دس ہزار سپاہیوں کی تعدادو.... جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے حضرت مھدی(عج) کی پوری فوج کی تعداد نہیں ہے؛بلکہ جس طرح روایات سے استفادہ ہوتا ہے۔کہ ان میں سے ہر ایک شمارہ

---

[1] شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اسی دنیا میں حضرت مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کچھ مومنین اور کچھ کفار دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، اور دنیامیں واپس آئیں گے اس سلسلے میں دسیوں روایتیں موجود ہیں، مرحوم آیۃ اللہ والد محترم نے شیعہ و رجعت کی دوسری جلد میں بسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے آخر میں اس کتاب کو حجۃ الاسلام میر شاہ ولد نے ستارۂ درخشاں کے نام سے ترجمہ کر کے شایع کیا ہے اور ۱۵ سال قبل اس ناچیز کی طرف سے رجعت اور نظر شیعہ کے عنوان سے ایک جزوہ شایع ہوا ہے جو والد مرحوم کی تقریروں اور نوشتوں سے مستفاد ہے.

[2] الایقاظ من الھجعہ، ص۲۶۹.

[3] کشی، رجال، ص۴۰۲؛الخلاصہ ،ص۹۸؛قہپائی، رجال ،ج۲،ص ۲۸۹؛الایقاظ، ص۲۸۴؛بحا رالانوار، ج۵۴، ص۴؛معجم رجال الحدیث ،ج۶ ،ص۲۵۹.

[4] داؤد کے ثقہ ہونے کے سلسلے میں علماء رجال نے شرح و بسط سے گفتگو کی ہے بعض نے اس روایت کو ضعیف اور بعض نے اسے موثق جانا ہے ،دوسری روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:''داؤد کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو مقداد کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تھا.(تنقیح المقال، ج۲،ص۴۱۴)

[5] الایقاظ ،ص۲۶۴.

ان افواج کی نشاندہی کرتا ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے گوشہ سے شریک ہوں گے شاید اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو جسے ہم نہیں جانتے اور وہ حضرت کے ظہور کے وقت روشن ہو۔۱۔ مخصوص افواجطبیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار کی بات چلنے لگی تو آپ نے کہا: ''ان کی تعداد ۳۱۳ ہے ان میں سے ہر ایک خودکو ۳۰۰ میں سمجھتا ہے[1]''.

دو احتمال پائے جاتے ہیں :۱۔ ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰ سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی ۴۰ مرد کے برابر ہوگی،

۲۔ہر ایک ۳۰۰ سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو ۳۰۰ کی تعداد کے درمیان دیکھتے ہیں جو ان کے ماتحت ہیں اس احتما ل کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰ پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے ،اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو ۳۰۰ میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے ۔امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جو لوگ حضرت کی مدد کے لئے اپنے بستر سے غائب ہوجائیں گے ان کی تعداد ۳۱۳ کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے ۔

اور اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں [2] گے امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا :امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سر زمین تھامہ سے ظہور کریں گے،اس میں سونے اور،چاندی کے علاوہ خزانہ ہے،وہ لوگ اصحاب بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں، وہ ۳۱۳ میں جو دنیا سے ان کے ارد گرد آئیں گے مہر کردہ کتاب حضرت کے ساتھ ہے، جس پر ساتھیوں کی تعدا د نام اور شہر ،قبیلہ،کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے ،وہ سب کے سب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی اطاعت کے لئے کوشش کریں گے[3]''.رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں ''لوگ پرندوں کی مانند ان

---

[1] دلائل الامامہ ،ص۳۲۰؛المحجہ، ص۴۶.
[2] کمال الدین، ج۲، ص۶۵۴؛عیاشی، تفسیر ،ج۲،ص۵۶؛نور الثقلین، ج۱،ص۱۳۹و ج ۴، ص۹۴؛بحا رالانوار، ج ۵۲ ، ص۳۲۳.
[3] عیون اخبار رضا، ج۱، ص۵۹؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۰.

کے گرد جمع ہوجائیں گے، تاکہ ۳۱۴ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے، اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے، اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے، اور عدالت سے فیضیاب ہوتے[1]''، امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے ۳۱۳ ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں ۔کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کئے بغیر ظاہر ہوجائیں گے؛ جب کہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراکندہ ہیں وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے رازو نیاز کرنے والے ہیں[2]۔

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''عنقریب ۳۱۳ آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے، مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ واجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں، (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی، اور تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمے (مشکل) حل ہوں گے[3]بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایت پر اکتفاء کر رہا ہوں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں: تم اور ۴۴ آدمی اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔ شاید ۴۴ کی تعداد سے مراد امام جعفر صادق کے اصحاب ہوں[4]۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو ۲۷ آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور ۲۵ آدمی موسیٰ کی قوم سے، جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے، زندہ ہوں گے اور ۷ آدمی اصحاب کہف سے، یوشع وصی موسیٰ، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر دنیا میں لوٹائے جائیں گے[5]، اور

---

[1] مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۵.
[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۴؛الفتاوی الحدیثیہ، ج۳۱.
[3] کمال الدین، ج۲، ص۶۷۱؛بصائر الدرجات، ص۳۱۱؛بحا رالانوار، ج۵۲، ص۲۸۶.
[4] دلائل الامامہ، ص۲۴۸؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۷۳.
[5] روضۃ الواعظین، ص۲۶۶؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵.

بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے، روایات کے مطابق فرشتے نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ)میں منتقل کریں گے[1]۔اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کئے جا چکے ہیں، اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی، ایک دوسری روایت کے مطابق، شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو، تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے،اس لئے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف منتقل ہو چکے ہیں، شایان ذکر یہ ہے کہ یہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی اور فوجی سابقہ رکھتے ہیں، خصوصا! ،سلمان فارسی،ابو دجانہ ،مالک اشتر ، مقداد جنھوں نے صدرا سلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے، اور اپنی ہدایت و راہنمائی کا اظہار کیا ہے، بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں ۔

۲۔حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج ابو بصیر کہتے ہیں : ایک کوفے کے رہنے والے نے امام جعفرصادق (علیہ السلام) سے پوچھا : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعداد کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳، آدمی، امام (علیہ السلام) نے کہا : ''حضرت مہدی توانااور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے،اوریہ قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی[2]''.

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب خداوند عالم حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو قیام کی اجازت دے گا تو ۳۱۳، افراد ان کی بیعت کریں گے، آنحضرت مکہ میں اس وقت تک توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار نہ ہو جائے، پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے[3]۔حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کم سے کم بارہ ہزاراور زیادہ سے زیادہ ۱۵، ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے، آپ کی فوجی طاقت کارعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا، کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا، مگر شکست کھا جائے گا ،آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہ خدا میں کسی کی

---

[1] دررالاخبار، ج۱،ص۲۵۸.
[2] کما ل الدین ،ج۲،ص۶۵۴؛عیاشی ،تفسیر، ج۱،ص۱۳۴؛نور الثقلین ،ج۴،ص۹۸؛ج۱، ص۳۴۰؛العدد القویہ، ص۶۵؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۴۸.
[3] المتجاد، ص۵۱۱.

ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا (مار ڈالو مار ڈالو[1]) امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی ''راوی نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی ہے؟ حضرت نے کہا: (دس ۱۰ہزار[2]) شیخ حر عاملیؒ کہتے ہیں: روایت میں کل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے[3]۔

۳۔ حفاظتی گارڈ کعب کہتے ہیں: ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا، اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲ ہزار ہے، اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶ ہزار ہے، اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲ ہزار فوج لگی ہوگی[4]۔ البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے، اعوان و انصار کے معنی میں بھی ہے، اگر چہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں۔

د) سپاہیوں کا اجتماع جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے. حضرت کے سپاہی کس طرح قیام اور مکہ میں کیسے جمع ہو جائیں گے مختلف روایتیں ہیں ؛بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے، اور امام کے حضور حاضر ہوں گے ؛بعض طی الارض (کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا) کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے، اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :جب حضرت مہدی کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے، اس وقت ان کے اصحاب، جن کی تعداد ۳۱۳ ہے اور بادلوں کے مانند پراکندہ ہیں ۲۳۶ آمادہ ہو جائیں گے، یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں، بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے، اور صبح کو خود کو مکہ میں پائیں گے، اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے یہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے''. مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا:

---

[1] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۵.
[2] نعمانی، غیبۃ، ص۳۰۷ ؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۵۴۵.
[3] اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۷۸؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۷،۳۶۷؛بشار ۃ الاسلام، ص۱۹۰.
[4] ابن حماد، فتن ،ص۱۰۶؛عقد الدرر ،ص۱۴۳.

میں آپ پر فدا ہوجاؤں؛ کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟آپ نے فرمایا: جو ابر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں، جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے: (اَیْنَ مَا تَکُوْنُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰہ جمیعاً[1])؛ ''تم لوگ جہاں بھی ہوگے خدا وند عالم یکجا کر دے گا.''رسول خدا ءفرماتے ہیں: تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا،کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی، اور دنیا ان کا استقبال کرے گی، فارس کے مرد و عورت ان کی خدمت کریں گے، زمین پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی ایک آن میں سیر کرلے گا، وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں،اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے[2]''.امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں:'' حضرت مہدی (عجل اللّٰہ تعالی فرجہ) کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے، اور آپ کی بیعت کریں گے[3]''.

عجلان کے بیٹے عبد اللّٰہ کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں حضرت مہدی(عجل اللّٰہ تعالی فرجہ) کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا: حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے؟ آپ نے کہا: صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاؤ گے جس میں تحریر ہوگا کہ حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے[4]''.

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ،شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کر دے گا[5]، نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب ہمارے شیعہ ،چھتوں پر سوئے ہوں گے تو اچانک ایک شب بغیر کسی وعدہ کے، حضرت کے پاس لائے جائیں گے، اس وقت سبھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے[6]۔

---

[1] کمال الدین ،ج۲،ص۶۷۲؛عیاشی ،تفسیر ،ج۱،ص۶۷؛نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۵؛بحا رالانوار، ج۲، ص۳۶۸؛ کافی، ج۸، ص۳۱۳؛المحجۃ، ص۱۹.
[2] فردوس الاخبار، ج۲،ص۴۴۹.
[3] روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۶۳؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۴۵عقدد الدرر،ص۶۵.
[4] بحارالانوار، ج۵۲،ص۳۲۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۸۲؛ترجمۂ جلد ۱۳؛بحار الانوار، ص۹۱۶.
[5] مجمع البیان ،ج۱،ص۲۳۱؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۲۴؛نور الثقلین ،ج۱،ص۱۴۰؛بحا رالانوار ،ج۵۲، ص۲۹۱.
[6] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۶؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۹۸؛بشارۃ الاسلام، ص۱۹۸.

ھ)سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے انصار ۲۳۶ جن کی تعداد ۳۱۳ ہے ۲۳۶ ان (حضرت) کی سمت جائیں گے ،اور اپنی گمشدہ چیز پالیں گے، اور سوال کریں گے :کیا تمہیں مہدی موعود ہو ؟تو آپ فرمائیں گے : ہاں،میرے ساتھیو!اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے ،جب حضرت کے انصار کو خبر ہوگی، راہی مدینہ ہو جائیں گے اور جب وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے ،تو امام پوشیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے، انصار حضرت سے ملنے کے لئے مکہ جائیں گے، پھر دوبارہ حضرت مدینہ آجائیں گے، اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کرلیں گے اسی طرح تین بار تکرار ہوگی۔

امام (علیہ السلام) اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے، تاکہ ان کی پیروی و اطاعت کا معیار معلوم ہوجائے، اس کے بعد صفاو مروہ کے درمیان،کعبہ میں ظاہر ہوں گے، اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو، اور اس پر پابند نہ رہو، اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو میں بھی آٹھ چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں تو سارے اصحاب جواب دیں گے: ہم مکمل تسلیم ہیں ،اور آپ کی پیروی کریں گے،جو شرائط رکھنا چاہیں رکھ دیں بتایئے وہ شرائط کیا ہیں؟حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے وہاں ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے: ''تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد وپیمان کرتا ہوں:۱۔میدان جنگ سے فرار نہیں کروگے۔

۲۔چوری نہیں کروگے۔

۳۔ناجائز کام نہیں کروگے۔

۴۔حرام کام نہیں کروگے۔

۵۔منکر و بُرے کام انجام نہیں دوگے۔

۶۔ کسی کو ناحق نہیں مارو گے۔

۷۔ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کرو گے۔

۸۔ جَو، گیہوں ذخیرہ نہیں کرو گے۔

۹۔ کسی مسجد کو خراب نہیں کرو گے۔

۱۰۔ ناحق گواہی نہیں دو گے۔

۱۱۔ کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کرو گے۔

۱۲۔ سود نہیں کھاؤ گے۔

۱۳۔ سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہو گے۔

۱۴۔ خدا پرست و یکتا پرست انسان پر لعنت نہیں کرو گے۔

۱۵۔ شراب نہیں پیؤ گے۔

۱۶۔ سونے سے بنا لباس نہیں پہنو گے۔

۱۷۔ حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنو گے۔

۱۸۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کرو گے۔

۱۹۔ خون حرام نہیں بہاؤ گے۔

۲۰۔ کافر ومنافق سے اتحاد نہیں کروگے۔

۲۱۔ خز کا لباس نہیں پہنو گے۔

۲۲۔ مٹی کو اپنی تکیہ نہیں بناؤ گے (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن و خاکسار رہو گے)

۲۳۔ نا پسندیدہ کاموں سے پرہیز کروگے۔

۲۴۔ نیکی کا حکم دوگے اور بُرائی سے روکو گے۔

اگر ان شرائط کے پابند ہو، اور ایسی رفتار رکھو گے، تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بناؤں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنو گے، اور جو تم کھاؤ گے وہی کھاؤں گا، اور جو سواری تم استعمال کروگے وہی میں استعمال کروں گا، جہاں تم رہو گے وہیں میں بھی رہوں گا، جہاں تم جاؤ گے وہاں میں جاؤں گا، اور کم فوج پر راضی و خوشحال رہوں گا، نیز زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا، جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی، اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے، جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا، تم بھی اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنا۔

اصحاب کہیں گے جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے ہیں، اس وقت امام (علیہ السلام) ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے[1]۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام (علیہ السلام) نے یہ شرایط و امتحان اپنی خاص فوج کے لئے رکھی ہیں، اس لئے کہ امام (علیہ السلام) کی حکومت کے کار گزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت بر قرار کرنے کے لئے ایک موثر اقدام کریں گے۔ لیکن اس روایت کی سند قابل تأمل ہے

[1] الشیعه والرجعه، ج۱،ص۱۵۷؛عقدالدرر ،ص۹۶.

اس لئے کہ یہ ''خطبۃ البیان'' سے ماخوذ ہے جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے، اگر چہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کر کے قوی بنانے کی کوشش کی ہے[1]۔

و) سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے اصحاب و انصار کی بہت زیادہ ہی خصوصیت بیان کی گئی ہے، مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں:

۱۔ عبادت و پرہیزگاری

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں وہ لوگ شب زندہ دار انسان ہیں ۔ جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔ اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) مأموریت انجام

۱۔ قاضی سعید قمی در شرح حدیث غمامہ م ۱۱۰۳ھ.ق؛

۲۔ محقق قمی در جامع الشتات، ص ۷۷۲.

۳۔ ایک نسخہ کتاب خانہ امام رضا علیہ السلام تاریخ ۷۹۲ھ.ق؛

۴۔ ایک نسخہ خط علی بن کمال الدین تاریخ ۹۲۳ھ.ق؛

۵۔ خلاصہ الترجمان.

---

[1] والد مرحوم نے الشیعہ والرجعہ کی پہلی جلد کے حاشیہ پر،خطبۂ بیان کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے : ہم نے یہ خطبہ شیخ محمد یزدی کی کتاب دوحۃ الانوار سے نقل کیا ہے؛لیکن اسی کتاب میں منحصر نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی درج ہے جیسا کہ آقا بزرگ تہرانی الذریعہ کی ساتویں جلد میں چند کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں:

٦۔ معالم التنزیل.

اس خطبے میں ایسی عبارتیں ہیں جو توحید سے ہم آہنگ نہیں ہیں لیکن تمام نسخوں میں یہ عبارتیں نہیں ہیں ،بلا تردید یہ غالیوں کی گڑھی باتیں ہیں. ''انا مورق الاشجار و مثمر الثمار ''اس طرح کی روایت کثرت سے ہے. ''بنا أثمرت الاشجار و اینعت الثمار ''اور زیارت مطلقہ میں اس طرح آیا ہے ''وبکم تنبت الارض اشجار ھا و بکم تخرج الاشجار و اثمارھا...''اور زیارت رجبیہ میں ''أنا سائکم و املکم فیما الیکم التفویض و علیکم التعویض، فبکم یجبر المھیض و یشفی المریض و...''اس لحاظ سے جو بات بھی قرآن کے خلاف ہو اور اس کی صحیح تاویل بھی نہو تو بھی معصومین علیہم السلام اس سے بَری ہیں لیکن اس خطبہ کی عبارت کا جعلی ہونا تمام خطبہ کی صحت کو مخدوش نہیں کر سکتا . دینے جاتے ہیں، وہ لوگ رات کے عبادت گزار، پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوف الٰہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں، خدا وندعالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا[1] ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''گویا قائم آل محمد (علیہم السلام) اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں ،یوں کہئے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں، اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے، راہ توشہ تمام ہو چکا ہے، اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں، ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں،ان کے دل آ ہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں، ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہو گا،اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے، خدا وند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے: (اِنَ ذٰلِکَ لَاٰیاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِیْن[2]) ''اس میں ہوشمند افراد کے لئے نشانی اور عبرت ہے''[3] ۔

[1] بحا ر الانوار، ج٥٢، ص٣٠٨.
[2] سورۂ حجر، آیت٧٥.
[3] بحا رلانوار ،ج٥٢،ص٣٨٦

۲۔امام سے عشق اور آپ کی اطاعت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''صاحب امر کے لئے بعض دڑوں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا،اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں؟کہیں گے: چالیس آدمی تو وہ کہے گا: تمہارا کیا حال ہوگا ،جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے،جواب دیں گے: اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے،اور اُسی طرح زندگی گذاریں گے''[1]امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لئے کھینچیں گے،اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے،اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے،اور آپ جو اُن سے چاہیں گے وہ کریں گے[2]۔

نیز آنحضرت حضرت مهدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار و مدد گاروں کی توصیف میں فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں ...وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا و آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گ[3]ے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''خدا وند عالم حضرت مهدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دنیا کے گوشہ و کنار سے اہل بدر کی تعداد میں لوگوں کو ان کے ارد گرد جمع کر دے گا،وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے[4]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصر ومدد گار نجف (کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے[5]۔ یعنیچنگجو، منظم ،اور تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں،گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے،اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑجائیں گے۔

[1] عیاشی ،تفسیر ،ج۲،ص۵۶؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱.
[2] بحا رالانوار، ج۵۲، ص۳۰۸.
[3] اسی جگہ .
[4] وہی،ص۲۱۰.
[5] اثبات الہداۃ، ج۳ ،ص۵۸۵.

۳۔ سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر سارے کے سارے جوان ہیں، کوئی ان میں ضعیف و سن رسیدہ نہیں ہے، جز تھوڑے افراد کے، جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں، لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے[1]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: لوط پیامبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انھوں نے دشمنوں سے کہی ہے: اے کاش تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط و محکم پایۂ کی سمت پناہ لیتا ۔ کوئی طاقت مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی، اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی، ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے، اور جب پہاڑوں سے گذریں گے، تو چٹان لرز اٹھیں گے، اور خدا وند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے[2]۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کردے گا، اور ان کے دلوں کو آہنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوار کردے گا، نیز ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا یہی لوگ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے[3]'' امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے، اور ان میں سے ہر ایک کو ۴۰، مرد کی قوت دی جائے گی[4]۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے؛ لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو ہمارا ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا،

---

[1] طوسی ،غیبۃ ،ص۲۸۴؛نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۵؛ابن طاؤ س، ملاحم، ص۱۴۵؛کنز ل العمال، ج۱۴،ص۵۹۲؛ بحار لانو ار ج۵۲، ص۳۳۴؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۱۷.

[2] کمال الدین ،ج۲،ص۶۷۳؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷و۳۲۷.

[3] کما ل الدین ،ج۲،ص۶۷۳؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷،۳۲۷،۳۷۲؛ینابیع المودۃ ،ص۴۲۴؛احقا ق الحق ، ج۱۳، ص۳۴۶.

[4] مفید ،اختصاص ،ص۲۴ ؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۲.

اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے[1]۔ عبد الملک بن اعین کہتا ہے : ایک روز حضرت امام (علیہ السلام)کی خدمت سے جب ہم اٹھے، تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا :کاش حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا، (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ)تو امام نے کہا : کیا تمہاری خوشی کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو مارڈالیں گے، لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہوگے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰، مرد کی قوت دی جائے گی، اور تمہارے دل آ ہنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہوگے[2]،امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خدا وند عالم ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف مٹادے کر ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا. اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا، ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا[3]۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الٰہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا ،وہ لوگ پتھر سے زیادہ سخت اور محکم ہیں. اگر انھیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جابجا کر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کر دیں گے. اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے تو وہ فوراً ویران کر دیں گے، ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو[4]۔

۴۔پسندیدہ سپاہی امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں ،اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو، زمین کے درندے اور شکاری

---

[1] مفید ،اختصاص، ص ۲۴؛بصائر الدرجات، ج۱،ص۱۲۴؛ینابیع المودۃ،ص۴۴۸،؛۴۸۹؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵۷؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۲،۳۱۸.

[2] کافی ،ج۸، ص۲۸۲؛بحار الانوار ،ج۵۲، ص۳۳۵.

[3] خرائج، ج۲،ص۸۴۰؛بحار الانوار، ج۵۲ ،ص۳۳۶؛ملاحظہ ہو:حلیۃ الاولیاء، ج۳،ص۱۸۴؛کشف الغمہ،ج، ص۳۴۵؛ینابیع المودۃ، ص۴۴۸؛اس طرح کی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے :بصائر الدرجات ،ص۴؛ بحار الانوار، ج۲، ص۱۸۹.

[4] بحار الانوار، ج۲ ۵،ص۳۰۸.

پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے، وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر ومباحات کرے گی، اور وہ جگہ کہے گی کہ آج حضرت مہدی کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے[1]۔

شہادت کے متوالے

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا[2]۔

---

[1] کما ل الدین، ج۲ ،ص۶۷۳؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۴۹۳؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۷.
[2] مستدرک الوسائل، ج۱۱،ص ۱۱۴.

چوتھی فصل

حضرت کی جنگیں

جب حضرت کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم و ستم کو فنا کرنا ہے تو یقیناًاس ھدف کی تکمیل میں انواع و اقسام کی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ فوجی مشق اور ٹریننگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں، اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کر کے شرق و غرب عالم میں تسلط حاصل کریں ،اور عادلانہ خدا ئی حکومت قائم کریں، اس فصل میں اس سلسلے میں روایات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

شہیدوں اور مجاھدوں کی جزا

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی اور خاتمہ ہے، لہٰذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی، کئی گنا جزا کی حامل ہوگی، اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے تو ۲۰،۲۵شہید وں کا اجر پائے گا[1] اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہید وں کے برابر ہوگی، اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے، نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز اور اہمیت کے حامل ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اپنے شیعوں سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں: ''اگر تمہاری رفتار ہمارے فرمان کے مطابق رہی، اور سر کشی دیکھنے میں نہ آئی، اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مرجائے تو شہید ہوگا ،اور اگر حضرت کو درک کر کے درجہ شہادت پر فائز

[1] کافی ،ج۲،ص۲۲۲.

ہو جائے، تو دو شہیدوں کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر بیس ۲۰، شہید وں کا اجر پائے گا ''[1] اس روایت میں، دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے ؛اس لئے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی ،لوگوں کے سکون و آرام اور اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا ؛ اگر چہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے. اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہئے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں .نہ شہادت کی۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمرکاب شہید ہونا دو شہیدوں کا اجر رکھتا ہے[2]''. ''کافی ''میں اس طرح آیا ہے: ''اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کردیں تو ان کا اجر ۲۰، شہید وں کے برابر ہے،اور اگر کوئی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ شہید ہو جائے ،تو پھر ۲۵، شہید وں کا اجر پائے گا[3]''.

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے شہداء کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہو جائیں گے،اور وہاں قیام کریں گے....اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا، جس کا قرضہ امام ادانہ کریں، اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و تنخواہ عنایت کریں گے[4]''. یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

جنگی اسلحے اور ساز وسامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) جنگوں میں استعمال کریں گے، دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے،اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال، شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو؛اس لئے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے،اور دھوؤں میں تبدیل ہوجائیں گی،اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل

---

[1] طوسی ،امالی، ج۱، ص۲۳۶؛بشارۃ المصطفی ،ص۱۱۳؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۲۹؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۱۲۳، ۷ ۳۱.

[2] اثبات الہداۃ ،ج۳ ،ص۴۹۰؛ملاحظہ ہو:طوسی، امالی، ج۱،ص۲۳۶؛برقی ،محاسن، ص۱۷۳؛نور الثقلین، ج۵، ص۳۵۶.

[3] کافی، ج۲،ص۲۲۲.

[4] عیاشی ،تفسیر ،ج۲،ص۲۶۱؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۴.

جائے گا، اس لئے کہ دل ہل جائیں گے ۔ روایت کے مطابق، حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آھنی ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دوٹکڑے ہو جائے گا، شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعمال کرے ،اس لئے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہوگا ،اور یہ وہی لباس ہے جو جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آتش نمرود سے نجات کے لئے لائے تھے، وہی لباس حضرت بقیۃ اللہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے اختیار میں ہے ،اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضروت نہ ہوتی ،ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی، ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا[1]''

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمنوا گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی کے ناصر و یاور آھنی تلواریں رکھتے ہیں، لیکن اس کی جنس لوہے کے علاوہ ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کردے تو پہاڑ دوٹکڑے ہو جائے گا، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ھند،دیلم ، کرد،روم، بربر، فارس،جابلقا اور جابرسا کے درمیان جنگ کے لئے جائیں گے[2] ''،حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا .امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''اگر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصا ران سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں گے تو ایک آن میں انھیں فنا کے گھاٹ اتاردیں گے،اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے[3]''.

[1] نعمانی، غیبۃ، ص۲۴۴؛بحار الانوار، ج۵۲ ،ص۳۶۹؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۴۲.
[2] بصائر الدرجات، ص۱۴۱؛اثبات الہداۃ ،ج۳ ،ص۵۲۳؛تبصرۃالولی ،ص۹۷؛بحار الانوار، ج۲۷، ص۴۱و ج۵۴، ص۳۳۴.
[3] بصائر الدرجات ،ص۱۴۱؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص ۵۲۳؛تبصرۃالولی، ص۹۷؛بحار الانوار، ج۲۷، ص۴۱و ج۵۴، ص۳۳۴.

امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوجی ترتیب اور شہر و ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دوطرح کی روایت پائی جاتی ہے، بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور پر ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کرلیں گے؛ مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں، تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لئے ہے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت ور میں ہواور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں ،یا وہ سرزمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے، یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزؤں کا مرکز ہے؛ اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہوجائیں ،یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی ٹکنک بیکار ہو جائے، تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب، پھر اس کے بعد عراق ،کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لئے کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی ،مذہبی اور فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں حضرت رضا (علیہ السلام) اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''جب ہمیں معراج پر لیجایا گیا ...تو میں نے عرض کیا خدا یا !یہ لوگ (ائمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے آواز آئی :ہاں !اے محمد! یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے، اور تمہارے بعد ،بہترین بندے اور جانشین ہوں گے، میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا، اور کلمۃ اللہ کو ان کے ذریعہ بر تری عطا کروں گا، اور ان میں آخری کے

ذریعہ زمین کو سر کش اور گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا، اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا[1]۔

آیہ شریفہ (اَلَّذِیْنَ اِن مَکَّنّٰاھُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکٰوۃَ[2]) ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوۃ اداکریں گے۔امام محمدباقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : یہ آیت آل محمد اور آخری امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے مربوط ہے، خدا وند عالم مغرب و مشرق کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)اور ان کے انصار کے اختیار میں دیدے گا[3]''.رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزند ہیں، خدا وند عالم ان کے ذریعہ مشرق ومغرب کو فتح کرے گا[4]۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو دین کو اسکی اصلی جگہ لوٹادیں گے،اور درخشاں کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا،اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہوں گے، اور (لاالہ الااللہ)زبان سے جاری کریں گے[5]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق ومغرب کو محیط ہوگی[6]۔

نیز فرماتے ہیں : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا[7]۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے[8]۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی؛...تو بھی خداوند عالم مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مبعوث کرے گا ،اور اس کے ذریعہ، دین کی عظمت کو واپس کرے گا،اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا،اس وقت ہر ایک (لاالہ الا اللہ) زبان سے کہے گا[9]۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں : رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''ذوالقرنین خدا وند عالم کے

---

[1] کمال الدین ،ج۱، ص۳۶۶؛عیون اخبار الرضا، ج۱،ص۲۶۲؛بحار الانوار، ج۱۸، ص۳۴۶.
[2] سورۂحج، آیت۴۱.
[3] تفسیر برہان، ج۲، ص۹۶؛ینابیع المودۃ ،ص۴۲۵؛بحار الانوار، ج۵۱،ص۱.
[4] احقا ق الحق، ج۱۳، ص ۲۵۹ ینابیع المودۃ ،ص۴۸۷؛بحا رالانوار ،ج۵۲، ص۳۷۸؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۱۸ .
[5] عقد الدرر ،ص۲۲۲ ؛فرائد فوائد الفکر، ص۹.
[6] کمال الدین ،ج۱،ص ۳۳۱؛الفصول المہمہ، ص۲۸۴؛اسعاف الراغبین، ص۱۴۰.
[7] ینابیع المودۃ ،ص۴۲۳.
[8] القول المختصر ،ص ۲۳.
[9] عیون اخبار الرضا ،ص۶۵؛احقاق الحق ،ج۱۳، ص ۳۴۶؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۱۸.

ایک شایستہ بندے تھے، جنھیں خدا وند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا، اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کی دعوت دی، اور تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم دیا، لیکن انھوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے؛ اور اتنا کہ انھوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مر چکے ہیں، پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔ تمہارے درمیان ایسا شخص ہے، جو سنت پر سالک ہوگا ،خدا وند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لئے وسیلہ بنا دیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا، خدا وند عالم وہی رفتار و روش امام غائب ۳۶۲جو میرے فرزندوں میں ہیں ۳۶۲جاری رکھے گا اور اسے مشرق و مغرب میں پہنچا دے گا نیز کوئی پانی کی جگہ ،پہاڑ ،اور بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوا لقرنین نے قدم نہ رکھا ہو،اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معادن ظاہر کردے گا اور ان کا خوف دشمنوں کے دل میں ڈال کر ان کی مدد کرے گا،اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا،جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی[1]''

دوسرے گروپ

کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں ، ہم اس سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں: حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے حکم سے لشکر کے حمل ونقل کے اسباب فراہم کئے جائیں گے : اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی، اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی، دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے،اور نیزوں اوراسلحوں سے پہل کریں گے، حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے، اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا،اور ساحل ان کے جسم کی بو سے متعفن ہو جائے گا ۔ اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں

---

[1] کمال الدین ،ج۲،ص۳۹۴؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۳۶،۳۲۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۱۸؛ملاحظہ ہو:ابن حماد، فتن، ص۹۵؛الصراط المستقیم،ج۲،ص۲۶۲،۲۵۰؛مفید، ارشاد ،ص۳۶۲؛ اعلام الوری، ص۴۳۰.

باقی رہ گئے، افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے[1]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھیجیں گے، اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی پر سے گذر جائیں گے[2]''، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا، اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی، اور وہ قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا[3]''حذیفہ فرماتے ہیں: دیلم و طبرستان ہاشمی مرد کے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس[4]۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو قسطنطنیہ، چین[5] اور دیلم کے پہاڑ فتح کرکے سات سال تک فرمانروائی کریں گے[6]''، حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے، اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات، سونے اور چاندی بھرا اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کردیں گے[7]۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوج کے لئے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ کریں گے؛ ایک پرچم قسطنطنیہ[8] پر لہرائیں گے، تو خداوند عالم اس پر فتح و غلبہ عطا کرے گا؛ دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے[9] وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑ کے لئے روانہ کریں گے، تو وہ جگہ بھی آپ کے لشکر کے تصرف میں آجائے گی[10]۔ حذیفہ کہتے

[1] ابن حماد، فتن، ص۱۱۶؛عقد الدرر، ص۱۸۹.
[2] بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۶۵.
[3] فردوس الاخبار، ج۳،ص۸۳؛شافعی، بیان، ص۱۳۷؛احقاق الحق، ج۱۳، ص۲۲۹و ج ۱۹، ص۶۶۰.
[4] ابن ابی شیبہ، مصنف ،ج۱۳،ص۱۸.
[5] صین (چین)مشرقی ایشیا کو کہتے ہیں نیز سابق سوویت یونین ،ہند ،نیپال ،برمہ،ویتنام ،جاپان ،چین اور کرہ کے دریا کو بھی شامل ہوتا ہے۔(المنجد)
[6] بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۹؛حقاق الحق، ج۱۳،ص۳۵۲؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۴۰۰.
[7] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۶۲.
[8] قسطنطنیہ ترکیہ میں ایک شہر ہے جو ساتویں صدی میں عیسوی سے قبل بنایا گیا ہے اور ایک مدت تک روم کے بادشاہ کا پایۂ تخت بھی رہا ہے۔ معجم البلدان، ج۴،ص۳۴۷؛اعلام المنجد ،ص۲۸.
[9] دیلم گیلان کے پہاڑی حصہ میں ایک جگہ کانام ہے جو قزوین کے شمال میں واقع ہے، معجم البلدان ،ج۱،ص۹۹؛ اعلام المنجد ، ص۲۲۷؛برہان قاطع ،ج۱،ص۵۷۰ .
[10] اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۸۵؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۸۸؛ملاحظہ ہو:بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۳۲؛ حدیث نمبر ۴۶،۳۶،۳۵،۳۴،۱۹،۱۸،۱۷،۱۴،۱۱،۶،۱.

ہیں : کہ بلنجر[1] اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں مگر آل محمد ؐ کے جوان کے[2] ذریعہ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہو گئے، اور عکا، صور، غزہ، اور عسقلان[3] ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے، اموال و غنیمت باہر لائیں گے، پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے، اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے[4] ۔ابو حمزۂ ثمالی کہتے ہیں : میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم،[5] چین، دیلم، سند، ترک، ہند، کابل[6] شام، خزر کو فتح کریں گے[8] ۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ: سب سے پہلے پرچم، کوتُرک روانہ کریں گے[9] ۔شاید ثمالی کی روایت میں سیف مخترط سے مراد خاص اسلحے ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے ؛اس لئے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لئے مافوق طاقت کی ضرورت ہے، اور ایسے مناسب اسلحے جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں؛ خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی اور معمولی طریقوں سے انجام دیں گے ۔ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے: جو حکومت بیت المقدس میں ہوگی ہند سپاہی بھیجے گی، اور اس جگہ کو فتح کرے گی، اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا، اور وہاں کے خزانے بیت المقدس کی حکومت کے لئے روانہ کریں گے، اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے. مشرق و مغرب ان کے لئے فتح ہو جائے گا، اور دجال

---

[1] معجم البلدان، ج۱، ص۹۹؛اعلام المنجد ،ص۲۱۴.

[2] عقد الدرر، ص۱۲۳ابن منادی نے ملاحم میں نقل کیا ہے .

[3] فلسطین کے توابع شام میں ایک شہر ہے جو دریا کے کنارے واقع ہے یہ حصہ دو شہر غزہ اور بیت جبرین کے درمیان میں ہے، معجم البلدان، ج۳، ص۶۷۳.

[4] عقدالدرر، ص۲۰۱.

[5] روم اس وقت اٹلی کا مرکز ہے .اس زمانے میں ایسی حکومت کا مر کز تھا کہ قیصر کے نامز د بادشاہ اس پر حکومت کرتے تھے، اور دنیا کے بڑے حصہ پر مسلط تھے، اس طرح سے کہ ان کا نفوذ بحر مدیترانہ ،شمالی افریقہ ،یونان ،ترکیہ،سوریہ،لبنان، اورفلسطین تک کو شامل تھا اور پورے علاقہ کو روم کہتے تھے

[6] ترکستان بر اعظم میں واقع ہے اور چین اورروس کے درمیان تقسیم ہے نیز چین سے سین کیا نغ اور ترکمنستان ، تاشکند ،تاجکستان ،قرنجیر ،اور قزاقستان کو شامل ہے

[7] جزیرہ کے مانند مثلث کی شکل میں ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے اور جمہوری ہند ،پا کستان ،نیپال ،بھوٹان کو بھی شامل ہے،برہان قاطع،ج۱،ص۷۰۳،اعلام المنجد ،ص۵۴۲ .

[8] نعمانی ،غیبۃ، ص۱۰۸ ؛بحا رالانوار ،ج۵۲،ص۳۴۸.

[9] القول المختصر، ص۲۶.

کے خروج تک فوجیں ہند میں رہیں گی[۱]۔ خذیفہ کہتے ہیں : رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی،اور انھیں اسیر کیا،اور بیت المقدس میں آگ لگائی،اور وہاں سے ۷۰۰ا،سو یا ۹۰۰ا، سو کشتی جواہرات اور سونے کی شہر روم میں لایا یقیناً حضرت مہدی اسے باہر نکال کر بیت المقدس واپس لائیں گے[۲]۔اگر چہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام آغاز مکہ سے ہوگا[۳] لیکن ظہور کے بعد سر زمین حجاز کو فتح کریں گے[۴]امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)مکہ میں ظہور کریں گے، لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا ،اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے[۵]۔ حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں : حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے،[۶] پھر اس کے بعد مدینہ واپس آجائیں گے[۷]۔

آنحضرت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھوں آریتہ[۸] کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں : حضرت اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے،اور جب آرمینیہ پہنچ جائیں گے،اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لئے بھجیں گے، راہب امام (علیہ السلام) سے کہے گا : کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے : ہاں میں ہی ہوں؛ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے، اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے، وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے ۔ عیسائی راہب اسلام لے آئے گا،لیکن آرمینیہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے، اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو عیسائی فوج کو نیست ونابود کردیں گے، خداوند عالم اپنی

[۱] عقد الدر ،ص۹۷،۳۱۹؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۸۱؛حنفی ،برہان، ص۸۸.
[۲] عقد الدر ،ص۲۰۱؛شافعی ،بیان، ص۱۱۴؛احقاق الحق، ج۱۳، ص۲۲۹.
[۳] حجاز شمال سے خلیج عقبہ کی سمت مغرب سے بحر الاحمر مشرق سے نجد اور جنوب سے عسیر تک محدود ہوجاتا ہے لیکن حموینی کی نقل کے مطابق یمن میں اعماق صنعا سے شام تک کو حجاز کہتے ہیں اور تبوک و فلسطین بھی اسی کا جزء ہے۔ معجم البلدان.
[۴] ابن حماد، فتن ،ص۹۵؛متقی ہندی ،برہان، ص۱۴۱؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۴؛القول المختصر ،ص۲۳.
[۵] خراسان اس وقت ایران ،افغانستان ،روس کی سر زمین کو کہتے تھے ۔اعلام المنجد، ص۲۶۷ .
[۶] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۵۸.
[۷] ارمینیہ ایشیاء صغیر میں آرارات کے پہاڑوں اور قفقاز ،ایران ،ترکیہ اور دریائے فرات میں محدود تھا.ایک وقت ایسا آیا کہ مستقل حکومت ہوگئی اور بیزانس کی بادشاہی ختم ہو ئی تو یہ سر زمین ایران ،روس اور عثمانیوں کے مابین تقسیم ہوگئی، المنجد ،ص ۲ ۵ .
[۸] وہی، ص۱۶۲.

بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین وآسمان کے مابین معلق کر دے گا اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان وزمین کے درمیان دیکھیں گے، آرمینیۃ کا باد شاہ خوف سے فرار کر جاے گا، اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا : کسی پناہ گاہ میں پناہ لو، اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کر دے گا ،وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لئے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے، اور حضرت کے سپاہی جو ان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے، اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے[1]۔فتح جہان کا دوسرا حصہ حضرت کے لئے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے. اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دکانیں ہیں، حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے،[2] اسے فتح کرنے کے بعد قاطع نامی شہر کا عزم کریں گے، جو جزیرہ کی صورت سمندر کے اوپر واقع ہے[3]۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں : گویا ہم قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہ[4]ے''نیز حضرت فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لئے پوری دنیا میں روانہ کریں گے، ظلم و ظالم کو مٹا دیں گے، اور فتح شدہ شہر حضرت کے لئے ثابت و بر قرار ہو جائے گا، اور خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے، قسطنطنیہ کو فتح کرے گا[5]''

[1] وہی،ص۱۶۴.
[2] وہی،ج۱،ص۱۶۴؛ملاحظہ ہو:عقد الدرر ،ص۲۰۰؛احقاق الحق ،ج۱۳، ص۲۲۹.
[3] مفید ،ارشاد، ص۳۴۱؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۷.
[4] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۴الفتاوی الحدیثیہ، ص۳۱.

[5] ضبہ حجاز میں ایک دیہات ہے جو شام کے راستے میں دریا کے کنارے واقع ہے اس کے کنارے حضرت یعقوب ؑ کا دیہات ''بدا''کے نام سے ہے .بنی ضبہ ایک قبیلہ ہے جس نے جنگ جمل میں دشمنان علی ؑ کی مدد سے قیام کیا، اور اکثر و بیشتر رجز اورا شعار جو انھوں نے پڑھے، قبیلۂ ضبہ اور ازد سے مربوط تھے، وہ لوگ اس جنگ میں عائشہ کے اونٹ کے ارد گرد رہے، اور اس کی حمایت کی سمعانی انساب ،ج۴،ص۱۲ ؛ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج۹، ص۳۲۰وج۱،ص۲۵۳.

شورشوں کی سرکوبی،فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور و مختلف شہروں اور ملکوں کے فتح ہوجانے کے بعد بعض شہر اور قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے، لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے، نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نا فرمانی کریں گے ،اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے، پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے،اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : تیرہ۱۳، شہر و طائفے(قبیلے) ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے، اور حضرت ان سے جنگ کریں گے، وہ تیرہ درج ذیل ہیں ۔مکہ ،مدینہ ،شام،بنی امیہ،بصرہ،دمشیان،کرد،عرب قبیلے،بنی ضبہ،[1]غنی[2] باہلہ[3]، ازد،سر زمین رے کے لوگ[4]۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی باتوں سے بعض لوگوں کی پر خاش کے بارے میں کہتے ہیں : جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے

یا بعض سنت کی بات کریں گے، تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض اور مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گا حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے، حضرت کا لشکر تمارین محلہ میں ان پر قابو پائے گا،اور انھیں اسیر کر کے، حضرت کی خدمت میں لائیں گے، تو حضرت حکم دیں گے کے سب کی گردن مار دو، یہ حضرت کے خلاف آخری شورش و سر پیچی ہوگی[5]۔مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں :میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا، حضرت نے مجھ سے کہا : کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟میں نے کہا :ہاں!لیکن اس معروف و مشہور قرآن سے، امام نے کہا :میری مراد یہی تھی میں نے کہا : اس سوال کا کیا مطلب ؟ تو آپ نے کہا : حضرت موسیٰ (علیہ

---

[1] غنی ایک قبیلہ ہے جو جزیرۃ العرب کی سر زمین ''ہار''جو موصل اور شام کے درمیان واقع ہے رہتا تھا، اور غنی بن یعصر نامی شخص سے منسوب ہیں.سمعانی انساب، ج۴،ص۳۱۵.

[2] باہلہ، باہلہ بن اعصر کی طرف منسوب ایک طائفہ ہے .عرب اس زمانے میں ان سے ارتباط و تعلق سے پر ہیز کرتے تھے اس لئے کہ ان کے درمیان شرافتمند اور محترم انسان کوئی نہیں تھا ،باہلہ طائفہ کے لوگ پست تھے، حضرت علی ؑ نے جنگ صفین میں جانے سے پہلے ان کے بارے میں کہا:''خدا شاہد ہے کہ میں تم سے اور تم ہم سے ناراض ہو،لہٰذا تم لوگ آؤ اور اپنا حق لے لو، اور کوفہ سے دیلم روانہ ہو جاؤ؛سمعانی انساب، ج۱،ص۲۷۵؛وقعۃ صفین، ص۱۱۶:النفی والتغریب ،ص۳۴۹؛ابن ابی الحدید ،شرح نہج البلاغہ ، ج۳،ص۲۷۲؛الغارات ،ج۲،ص۲۱.

[3] نعمانی، غیبۃ، ص۲۹۹؛بصائر الدرجات ،ص۳۳۶؛حلیۃ الابرار، ج۲،ص۶۳۲؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۳ و ج۲۸، ص۸۴.

[4] عیاشی ،تفسیر ،ج۲،ص۶۱؛تفسیر برہان، ج۲،ص۸۳؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۴۵.

[5] سورۂ صف، آیت ۱۴.

السلام) نے اپنی قوم کے لئے کچھ بیان کیا، لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے، اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے، موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا، ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا، اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ان کے روبرو آگئے، اور انھیں نابود کر دیا ،یہ خدا وند عالم کے قول کے معنی ہیں۔ (فآمنت من بنی اسرائیل[1]) بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہوگیا تو ہم نے ایمان لانے والے کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے جسے برداشت نہیں کر پاؤگے، اس اعتبار سے شہر رمیلہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کروگے، تو حضرت بھی تمہارے مقابل آکر تمہیں قتل کریں گے ،یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی[2]''

جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت بر قرار اور نظام الٰہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی، پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج سے نبرد آزمائی کرے. اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مالک کے بازاروں میں نظر آئیں گے، آخر کار اتنے سستے ہوں گے کہ کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جنگیں بھی ختم ہو جائیں گی[3]۔ کعب کہتے ہیں : اس وقت ایّام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بھی بند ہوجائیں[4] ۔ رسول خدا ﷺ نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: کہ اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی[5]۔ ابن مسعود کہتے ہیں :قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے؛ پھر اس کے بعد سستے ہوجائیں گے کہ قیامت تک پھر کبھی ان کی

---

[1] بصائر الدرجات، ص۳۳۶؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۷۵و ج ۴۷، ص۸۴و ج ۱۴، ص۲۷۹.
[2] ابن حماد ،فتن، ص۱۶۲؛المعجم الصغیر ،ص۱۵۰؛احقا ق الحق، ج۱۳،ص۲۰۴.
[3] عقد الدرر، ص۱۶۶ ؛ملاحظہ ہو:عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۴۰۱.
[4] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۵۲.
[5] المعجم الکبیر، ج۹،ص۳۴۲؛ اور اسی سے مربوط مطلب عقد الدرر، ص۳۳۱خارجہ ابن صلت سے نقل ہوا ہے.

قیمت نہیں بڑھے گی[1]۔ شاید ظہور امام زمان (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے گی؛ اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی، لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے، اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہوگئی ہو۔ زمخشری نقل کرتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا[2]۔

اس لئے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی؛ تو نتیجہ کے طور پر وہ آلات و ہتھیار جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں، کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: گائے کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی[3] شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو؛ اس لئے کہ گائے کا استعمال کھیتی میں ہونے لگے گا، اور اس کا گوشت، اور دودھ قابل استفادہ ہوگا؛ لیکن گھوڑوں کا زیادہ تر استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے (اور جنگ ختم ہو چکی ہوگی)

[1] الفائق، ج۱، ص۳۵۴.
[2] الفائق، ج۱، ص۳۵۴.
[3] ابن حماد، فتن، ص۱۵۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص۸۲.

پانچویں فصل

غیبی امداد

اگر چہ ساری روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے بعد اکثر جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے، لیکن ساری کائنات پر ٹکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے؛ مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہو،انجام پذیر ہو۔ کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خدا وند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرتؑ کرامتیں ظاہر کر کے راستے کی مشکلیں دور کریں گے، یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا، یا خدا وند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لئے بھیجے گا، بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لئے آمادہ ہیں، تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں ۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

رعب،خوف اورامام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم کی مدد رعب، دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی[۱]''.(ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگا کہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گے) نیز حضرت فرماتے ہیں : ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تین طرح کے لشکر سے مدد کی جائے گی : فرشتے، مومنین اور رعب و ہیبت دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا[۲]۔

---

[۱] مستدرک الوسائل ،ج۱۲،ص۳۳۵و ج ۱۴،ص۳۵۴.
[۲] بحارالانوار، ج۵۲،ص ۳۵۶.

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : خوف و وحشت امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی قدرت میں شمار ہوں گے اور وہ آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے بھی یک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا[1] ۔اسی طرح حضرت فرماتے ہیں : خوف و رعب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا،اسی طرح داہنے اور بائیں طرف سے بھی [2]۔ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدی کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے ہی خوف و دہشت میں مبتلاء ہو جائے گا،اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھوبیٹھے گا.یہی صورت ہوگی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرأت نہ ہوگی؛ اس لئے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہر طور پر تضاد رکھتی ہے۔

فرشتےاور جنات

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں :خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا[3] ۔ ابان بن تغلب کہتے ہیں:امام جعفر صادق (علیہ السلام)نے فرمایا : گویاابھی میں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں.جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے توآپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے ،دنیا کے شہروں کوفتح کریں گے، دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا،نیز حضرت مہدی انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے،جب کہ وہ رسول خداکا پرچم لہرا رہے ہوں گے ،۳۱۳ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے،جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے ،اور جنگ کے لئے آمادہ ہوجائیں گے،یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح (علیہ السلام)کے ساتھ کشتی میں،ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ آگ میں، عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز

[1] وہی، ص۳۴۳.
[2] نعمانی، غیبۃ، ص۳۰۸؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۶۱.
[3] حصینی،الهدایہ،ص۳۱،ارشاد القلوب،ص۲۸۶.

کرنے میں ساتھ تھے ۔ اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے، وہی فرشتے جو سر زمین کربلا پر امام حسین (علیہ السلام) کے ہمرکاب جنگ کے لئے آئے تھے، لیکن اس کی انھیں اجازت نہیں ملی، اور آسمان کی طرف چلے گئے، اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے، تو امام حسین (علیہ السلام) شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں، اور قیامت تک امام حسین (علیہ السلام)کی ضریح کا طواف اور گریہ کرتے رہیں گے[1] ۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا ابھی میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدی کے داہنے جانب میکائیل بائیں جانب اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے، خدا وند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا[2] ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : جن فرشتوں نے رسول خدا ﷺ کی جنگ بدر میں مدد کی تھی، ابھی تک آسمان پر نہیں گئے، بلکہ حضرت صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے زمین پر موجود ہیں ،اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہ[3] ے ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں، یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ تھے جب خداوند عالم نے انھیں آسمان پر بلایا تھا[4] "۔حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید واقع ہوں گے، وہ لوگ دشمنوں کے چہرے خراب اور کمر توڑ ڈالیں گے[5] ۔ آیہ شریفۂ (اَتیٰ اَمرُ اللہِ فَلاَ تَستَعجِلُوہُ[6])امر الٰہی آپہنچا ہے لہٰذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ امر الٰہی ہمارا امر ہے، یعنی خدا وند عالم نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے

---

[1] کمال الدین ،ج۲،ص۶۷۲؛نعمانی ،غیبۃ، ص۳۰۹؛کامل الزیارات ،ص۱۲۰؛العدد القویہ ،ص۷۴؛مستدرک الوسائل ، ج۱۰،ص۲۴۵.
[2] بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۴۳؛نورا لثقلین ،ج۱،ص۳۸۸؛القول المختصر ،ص۲۱.
[3] اثبا ت الہداۃ، ج۳،ص۵۴۹؛نور الثقلین ،ج۱۲،ص۳۸۸؛مستدرک الوسائل، ج۲،ص۴۴۸.
[4] بحار الانوار، ج۱۴،ص۳۳۹ملاحظہ ہو:نعمانی غیبۃ،ص۳۱۱.
[5] ابن حماد، فتن، ص۱۰۱؛شافعی، بیان، ص۵۱۵؛الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۷۳؛الصواعق المحرقہ، ص۱۶۷؛کنزل العمال ، ج۴،ص۵۸۹؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۳؛احاق الحق ،ج۱۹،ص۶۵۲.
[6] سورۂ نحل، آیت ۱.

لئے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو؛اس لئے کہ خدا وند عالم تین طرح کے لشکر فرشتوں،مومنین اور رعب ودبدبہ کے ذریعہ ان کی پشت پناہی کرے گا ،اور ہم اپنا حق پائیں گے[1]۔ حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے تو خد اوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں،اور ان پر سلام کریں اور اگر کسی مومن کو حضرت سے کوئی کام ہو گا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اٹھا کر میرے پاس لے آؤ،اور جب ضرورت بر طرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے ۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے،اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے،اور بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائیں گے نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے،اس لئے کہ مومن کی خدا وندعالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے،اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا[2]''شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہوا اور س طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں ۔

زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں : امام جعفر صادق(علیہ السلام) سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوا ل کیا ؟ تو حضرت نے جواب دیا :خدا وند عالم کے دو شہر ہیں،ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں،ان دو شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے، اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے،اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلا بہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوا ل کرتے ہیں،اور ہم انھیں سکھاتے ہیں،اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں،اوروہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں ۔ اس شہر میں دروازے ہیں جس کا ہرپلہ سو فرسخ فاصلہ پر ہے، وہ لوگ عبادت ، خدا کی تمجید اور دعاکی بہت کوشش کرتے ہیں، اگر تم

---

[1] تاویل الآیات الظاہرہ، ج۱،ص۲۵۲؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۶۲؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۵۶.
[2] دلائل الامامہ، ص۲۴۱؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۷۳.

لوگ انھیں دیکھوگے تو اپنے کر دار و رفتار کو معمولی شمار کروگے، نیز جب ان میں بعض نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں، ان کی غذا اللہ کی ستائش ،لباس پتے اوران کے رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں، اگر ہم میں سے کسی امام کے روبروہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں، نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں جو طوفان کی صدا سے زیادہ سہانے والی ہوتی ہے، ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھا ہے اور ان کی حالت ایسی ہی تھی، وہ ہمیشہ خدا وند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو ظاہر کر دے۔

ان میں ہر ایک، ہزار سال زندہ رہتا ہے، ان کے رخسار سے خدا وندعالم کی بندگی اورتقرب و عاجزی کے آثار نمایا ں ہیں، اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں، اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت سے ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں، اور کبھی تھکتے نہیں ۔جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں، لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں،اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے،اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں، تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں ،نیز وہ ہمارے لئے خدا وند عالم سے طول عمر کی دعاکرتے ہیں،تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں، وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خدا وندعالم کا احسان سمجھتے ہیں ۔جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے ،اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے، اور خدا وند عالم سے دعاکریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے، ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے، اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے، اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا،نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں،اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں ،مگر یہ کہ خود حضرت انھیں کوئی دوسرا کام سپرد کردیں۔اگر مشرق ومغرب والو

ں سے جنگ کے لئے جائیں گے، تو انھیں مٹوں میں نیست و نابود کر دیں گے، اور ان پر اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا، آھنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں، لیکن آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے، اگر کسی پہاڑ پر تلوار مار دیں تو دوٹکڑے ہو جائے گا،اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے،امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان سپاہیوں کو ، ھند،دیلم،کرد،روم، بربر، فارس،جابرسا،جابلقا اور مشرق ومغرب کے دو شہر کی سمت جنگ کے لئے روانہ کریں گے ۔

کسی بھی ادیان کے ماننے والوں سے تعارض نہیں کریں گے، مگر یہ کہ پہلے انھیں اسلام اوریکتا پرستی،پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں، لہٰذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑدیں گے، اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے، اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن رہ جائیں گے[1] ۔ ان سپاہیوں کا سرسری جایزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا انتظار کر رہے ہیں ۔

تابوت موسیٰ (علیہ السلام)

''غایۃ المرام'' میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح منقول ہے: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کیظہور کے وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے تو انطاکیہ سے کتابیں اکٹھا کریں گے ،خدا وند عالم (ارم ذات العماد[2]) کے رخ سے پردہ اٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھا اسے ظاہر کردیں گے، حضرت، محل میں موجود ہ چیزوں کو جمع کرکے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیں گے، اور وہ تابوت جسے خدا وند عالم نے ''ارمیا''کو حکم دیا تھا کہ طبرستان کے دریا میں ڈال دو اسے نکال لیں گے،جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) وہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے، نیز الواح،موسیٰ (علیہ السلام) عصا، ہارون کی قبا ،نیز دس کیلو وہ غذا جو بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے

[1] بصائر الدرجات ،ص۱۴۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳ ،ص ۵۲۳؛تبصرہ الولی ،ص۹۷؛بحار الانوار، ج۲۷،ص۴۱و ج۵۴ ، ص۳۳۴.

[2] اس آیہ شریفہ (اِرَم ذاتِ العِماد التی لَمْ یُخلَق مثلھا فی البِلاد)اے رسول ؐ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے شہر ارم کے باشندے جو صاحب اقتدار تھے انھیں کیسا مزہ چکھایا ؟جب کہ ویسا شہر مضبوطی و عظمت کے اعتبار سے دنیا میں نہیں تھا)کی طرف اشارہ ہے سورہ فجر آیت ۸.اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا باعظمت و پر رونق شہر دوبارہ حضرت عیسیٰ ؑ کے لئے آشکار ہوگا، اور یہ پوشیدہ شہر ظاہر ہو جائے گا .

آیندہ کے لئے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے، پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے، اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے[1]۔ ''ینابیع المودۃ'' معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے، اور حضرت داؤد (علیہ السلام) کی زبور، طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے، اس کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی یادگار ہے، فرشتے اسے کاندھے پر اٹھائے ہیں، الواح اور موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اسی میں ہے[2]۔

[1] غایۃ المرام، ص۶۹۷؛حلیۃ الابرار، ج۲،ص۶۲۰؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص ۱۳۶؛ملاحظہ ہو:ابن طاؤس ،ملاحم ، ص۱۶۶؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۸۹،۵۴۱.

[2] ینا بیع المودۃ، ص۴۰۱؛ابن حماد، فتن ،ص۱۹۸؛متقی ہندی، برہان ، ص۱۵۷؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۷.

چھٹی فصل

دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار اور رنج و الم بر داشت کرنے کے بعد ظلم و ستم اور تاریکی کے خاتمہ کا وقت آچکا ہے، خورشید سعادت کا پر تو ظاہر ہوگا اور ایک با عظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے، ظلم و ستم کی بنیاد ڈھانے کے لئے ظہور کرے گی. حضرت وسیع پیمانے پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے، اور اسلامی سماج کو ایسے راستے پر گامزن کردیں گے جو خوشنودیٔ الٰہی کا خواہاں ہوگا ۔ اس دوران اگر اشخاص ،و احزاب اور پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑجائے نیز خلل اندازی کرکے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الٰہی کے زبر دست دشمن ہوں گے، ان کی جزا حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے دست زبردست سے فنا ونابودی ہی ہوگی ۔

انقلاب امام میں رخنہ اندازوہ لوگ ہوں گے، جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے، یا لا ابالی و بے پرواہ ہوں گے، جنھوں نے جرائم پیشہ افراد کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی، لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سرپیچی کریں گے،یا وہ کج فکرو نافہم ہوں گے، جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے، فطری ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سر کوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے انسانی سماج ان کے شر سے محفوظ ہو جائے، اس اعتبار سے حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے ۔

اس فصل میں دو بنیادی مطلب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں ۔الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجاز گوئی سے کام نہیں لیں گے،بلکہ ان میں سے

بعض کو جنگ میں نیست ونابود کردیں گے، حتی کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے، بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے، اور بعض گروہ کو جلا وطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

۱۔ جنگ و کشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خدا ﷺ کی تھی؟ امام (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز وہ رسول خدا ﷺ کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے، رسول خداؐ نے نرمی و ملائمت سے رفتار کی تھی، تاکہ ان کا دل جیت لیں، اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی سیاست قتل ہوگی، اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔ نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے، لہذا وائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے[1]'' حسن بن ہارون کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے حضور میں تھا کہ معلی بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت حضرت امیرالمؤمنین (علیہ السلام) کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے، جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟ امام نے کہا: ہاں؛ حضرت علی (علیہ السلام) نے نرمی اور ملایمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے، لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط و غلبہ اور انھیں اسیر کرنا ہے، اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پا سکے گا[2]۔ حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت قتل و غارت گری اور عرق ریزی کے[3] علاوہ کچھ نہیں ہوگا، نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت

---

[1] نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۱؛عقد الدرر، ص۲۲۶؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۳۹؛حلیۃ الابرار، ج۵،ص۳۲۲؛لیکن اسی کے مقابل اور بھی روایات ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ آپ کی روش رسول اکرمؐ کے مانند ہے .نعمانی،ص۲۳۰؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۵۳.

[2] برقی ،محاسن، ص۳۲۰؛کافی، ج۵،ص۳۳؛علل الشرائع، ص۱۵۰؛التہذیب ،ج۶،ص۱۵۵؛وسائل الشیعہ،ج۱۱، ص۵۷؛مستدرک الوسائل، ج۱۱،ص۵۸؛جامع الحادیث الشیعہ ،ج۱۳،ص۱۰۱.

[3] روایت میں''والعرق ''سے مراد، رگ ،اور گردن مارنا ہے

نہیں آئے گی[1]۔ مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام عملی ہو اور حکومت آسانی سے بر قرار ہوگی، آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہو[2]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: علی (علیہ السلام) نے کہا: میرے لئے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مار ڈالنا جائز تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا؛ اس لئے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں، لیکن حضرت قائم کے لئے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں[3]۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے، اس لئے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے، اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلۂ قریش سے ہوگی، پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی، نیز انھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے، پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں، اگر رسول خدا کے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوتے تو رحم کرتے[4]۔
نیز آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) نئے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت کے ساتھ قیام کریں گے، عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا، لہٰذا ان کے لئے شایستہ اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کر دیں[5]۔

۲۔ پھانسی اور جلا وطنی

عبد اللہ مغیرہ کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمد ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔ اور اس کام کی ۶ بار تکرار ہوگی، عبداللہ پوچھتے ہیں: آیا ان کی

---

[1] نعمانی ،غیبۃ، ص۲۸۵؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۴۳.
[2] نعمانی ،غیبۃ، ص۲۸۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۴۳.
[3] نعمانی ،غیبۃ، ص۲۳۱؛ملاحظہ ہو:التہذیب، ج۶ ،ص۱۵۴؛وسائل الشیعہ، ج۱۱،ص۷۵؛بحار الانوار، ج ۵۲ ، ص۳۵۳ ؛ مستدرک الوسائل، ج۱۱،ص۵۴.
[4] نعمانی ،غیبۃ، ص۲۳۱؛عقد الدرر ،ص۲۲۷؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۵۳۹؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۵۴.
[5] بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۴۹.

تعداد اتنی ہو جائے گی ؟حضرت نے کہا : ''ہاں؛وہ خوداور ان کے چاہنے والے[1] ''.امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے،اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کرلیا تو انھیں آزاد کر دیں گے،ورنہ گردن مار دیں گے،یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے،جیسا کہ آج اہل ذِمّہ سے لیتے ہیں،اور انھیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلاوطن کردیں گے[2]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:'' جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے.اور ان کا سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار سے ماردیں گے یعنی انھیں نیست و نابود کر دیں گے[3]''

۳۔ہاتھوں۸ کا قطع کرنا

ہروی کہتا ہے : میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے پوچھا : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے پہلے کون سا کام کریں گے ؟ حضرت نے کہا : ابتدا میں بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے،اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں[4]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں:جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے،اور انھیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آواز دیں گے کہ یہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں[5]۔نیز فرماتے ہیں : سب سے پہلے دو بدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے، ان کے ہاتھوں کو قطع کرکے کعبہ پر لٹکادیں گے، اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خانۂخدا کے چور ہیں[6]۔ شیبہ فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خانۂ کعبہ کی

[1] مفید ،ارشاد، ص۳۶۴؛روضۃ الواعظین ،ج۲،ص۲۶۵؛کشف الغمہ ،ج۳،ص۲۵۵؛صراط المستقیم ،ج۲ ، ص۲۵۳؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۲۷؛بحا رالانوار ،ج۲۵،ص۳۴۹،۳۳۸.
[2] کافی ،ج۸، ص۲۲۷؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۴۵۰؛مرأۃ العقول، ج۲۶،ص۱۶۰؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۵.
[3] احقا ق الحق، ج۱۳،ص۳۵۷؛المحجہ، ص۴۲۹.
[4] عیون اخبارالرضا، ج۱،ص۲۷۳؛علل الشرائع ،ج۱،ص۲۱۹؛بحا رالانوار، ج۵۲،ص۳۱۳.
[5] علل الشرائع ،ج۲، ص۹۶؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷.
[6] نعمانی، غیبۃ، ص۱۶۵؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۱،۳۵۱

کنجی سپرد کر دی،اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانۂ کعبہ کے کلید بردار اور اس کا محافظ رہا ہے[1] مرحوم مامقانی کہتے ہیں : بنی شیبہ خانۂ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کا ہاتھ اس جرم میں قطع ہوگا اور دیوار کعبہ پر لٹکایا جائے گا[2] ۔

مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب قیام کریں گے، تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہوگا.ان میں سے بعض خاص قوم وقبیلہ سے ہوں گے، اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے، اور بعض گروہ اگر چہ ظاہراً مسلمان ہوں گے، لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی، وہ مقدس نما اورکج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے، یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے، حضرت امام (علیہ السلام) ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے، ہم روایات نقل کر کے اسے بیان کریں گے۔

ا۔ قوم عرب

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو ان کے اور عرب و قریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی[3] ''پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا : ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے[4] ۔شاید اس سے مراد اُن کے خود سر اور سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیروہوں۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں:جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے... تو قریش کو نشانہ بنائیں گے انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے[5] ۔شاید اس سے مراد ''کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی''یہ ہوکہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے، اور خلل اندازی

---

[1] اسد الغابہ، ج٣،ص٣٧٢،٧.
[2] تنقیح المقال، ج٢،ص٢٤٦.
[3] نعمانی ،غیبۃ، ص١٢٢؛بحار الانوار، ج٥٢ ،ص٣٥٥.
[4] نعمانی، غیبۃ ،ص١٢٢؛بحار الانوار، ج٥٢ ،ص٣٥٥.
[5] نعمانی، غیبۃ ،ص١٦٥؛بحار الانوار ،ج٥٢، ص٣٥٥.

و مشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ اور بالواسطہ حضرت سے بر سر پیکار ہوں گے، حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

۲۔اہل کتاب

آیہ شریفۂ(وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً[1]) ؛ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی کی تفسیر پوچھی ۔توامام نے فرمایا : یہ آیت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ یہود و نصاریٰ ،صابئیان مادہ پرستوں ،اسلام سے برگشتہ افراد اور کافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے، جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو، زکوۃ دو، اور تمام وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو ،اور جو مسلمان نہیں ہوگا ،اس کی گردن مار دیں گے،تاکہ مشرق ومغرب میں کوئی کافر باقی نہ بچے۔''عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں : روئے زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں، حضرت کیسے سب کو مسلمان کردیں گے یا نہیں تو گردن مار دیں گے؟

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) نے فرمایا :جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے،[2] شہر بن حوشب کہتا ہے : حجاج نے مجھ سے کہا : اے شہر! قرآن میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے، اور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں، میں نے کہا :کون سی آیت؟ اس نے کہا جہاں پر خدا وند عالم فرماتا ہے:(وَإِن مِن أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ[3]) ''کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے'' بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت ان کے لبوں سے میں خیرہ ہوتا ہوں، لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے ۔ شہر بن حوشب کہتا ہے : میں نے ان سے کہا :آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو ،بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ

---

[1] سورۂآل عمران، آیت ۸۴.
[2] عیاشی ،تفسیر ،ج۱،ص۱۸۳؛نورالثقلین ،ج۱،ص۳۶۲؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۴۹؛تفسیر صافی، ج۱،ص۲۶۷ ؛ بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۴۰.
[3] سورۂ نساء، آیت ۱۵۹.

(علیہ السلام) قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے ۔ حجاج نے پوچھا: یہ تفسیر کہاں سے یاد کی؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے؟ میں نے کہا: یہ تفسیر امام محمد باقر (علیہ السلام) نے بتلائی ہے، حجاج نے کہا: پھر تم نے ایک صاف و شفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہودیوں سے جنگ کرو اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرار کریں گے، اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن پتھر فریاد کرے، گا اے مسلمانو! اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔

[۲]رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: یہودی دجال کے ہمراہ ہیں وہ فرار کرکے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے حضرت انھیں قتل کریں گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے [۳]۔ البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکسان نہیں ہے، بلکہ بعض مورد میں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے، اور کچھ گروہ سے بحث و مناظرہ کر کے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے ممکن ہے، کہ یہ کہیں کہ ان سے ابتداء میں بحث و مناظرہ کریں گے، اور جو حق سے چشم پوشی کرے، گا اس سے جنگ کریں گے ۔

ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد سہلہ میں رہیں گے؟ حضرت نے کہا: ''ہاں''، پھر سوال کیا ان کی نظر میں اہل ذمہ کیسے ہوں گے؟ کہا: ان سے صلح آمیز طریقہ رکھیں گے، جس طرح رسول خدا ﷺ نے رفتار رکھی ہے اور ذلت آمیز انداز میں جزیہ ادا کرائیں گے[۴] ۔ ابن اثیر کہتا ہے: اس وقت جزیہ

---

[۱] ابن اثیر کہتاہے: اُس زمانے میں کوئی اہل ذمہ نہیں رہ جائے گا جو جزیہ دے گا، اس سے مراد یہ ہے کہ اہل ذمہ یا مسلمان ہو جائیں گے یا قتل البتہ اس معنی کے بر خلاف روایات بھی ہیں؛

[۲] احمد، مسند، ج۲،ص۳۹۸،۵۲۰.

[۳] احمد، مسند، ج۳،ص۳۶۷؛حاکم ،مستدرک، ج۴،ص۵۰۳؛ملاحظہ ہو:ابن حماد، فتن ،ص۱۵۹؛ابن ماجہ، سنن، ج۲،ص۱۳۵۹.

[۴] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۶.

دینے والا کوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا[1]۔ابن شوذب کہتا ہے : اس لئے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے، اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے، اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے، نیز انھیں میں بعض گروہ حضرت پر ایمان آئیں گ[2]ے۔

۳۔باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : گروہ مرجۂ پر وائے ہو ! کل جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے؟ راوی نے کہا : کہتے ہیں کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے ؟ آپ نے کہا : ان میں سے ہر ایک توبہ کرے توخدا معاف کرے گا، اور اگر اپنے اندر نفاق و دو روئی رکھتا ہو تو خدا وند عالم سوائے اس کے کسی کو جلا وطن نہیں کرے گا،اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کر دے گا، اس کے بعد فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب گوسفند وں کی گردن مارتا ہے، انھیں بھی ہلاک کردے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا ۔

راوی کہتا ہے : جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور حضرت کے نفع میں ہو ں گے اور وہ خون نہیں بہائیں گے ،امام (علیہ السلام) نے کہا : نہیں ؛ خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون نہ بہالیں اور پسینے نہ پونچھ لیں ،پھر اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا[3]۔ حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے خوارج کی شکست کے بعد ان کی لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا : ''تمہیں اس نے قتل کرایا ہے جس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے''۔اس پر سوال کیا گیا :وہ کون ہے؟ امام نے جواب دیا : ''شیطان اور غلیظ طبیعت لوگ''،پھر اصحاب نے کہا : خدا وند عالم نے، قیامت تک کے لئے انھیں ریشہ کن کر دیا ہے۔

---

[1] نہایہ، ج۵،ص۱۹۷.
[2] عقدالدرر، ص۴۰.
[3] نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۳؛بحار الانوار ،ج۵۲، ص۳۵۷.

حضرت نے کہا : نہیں؛ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے، اور پے در پے خروج کریں گے یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سر براہی میں دریائے دجلہ و فرات کے درمیان خروج کریں گے، اس وقت میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے ایک شخص ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا، اور انھیں ہلاک کردے گا، اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا[1]، نیز آنحضرت بشریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں : جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے ،تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے. وہاں دس ہزار کی تعداد جنھیں تبریہ[2] کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لئے ہوئے حضرت کے لئے رکاوٹ بنیں گے، اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ ؛ ہمیں فرزند فاطمہ (س) کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہہ تیغ کردیں گے ،،

۴ ـ مقدس نما لوگ

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے، تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے؛ وہ لوگ قرآن کے قاری اور علماء دین ہوں گے، جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا، اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے، مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے ،وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزند فاطمہ (س) جدھر سے آئے ہو، اُدھر ہی لوٹ جاؤ، اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر نجف کی پشت سے دو شنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے، اور سب کو موت کے گھاٹ اتاردیں گے، اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا[3]۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں : امام محمد باقر (علیہ السلام)

---

[1] زیدیہ فرقہ کا ایک فرقہ تبریہ ہے جو کثیرا لنوی کاباشندہ ہے ان کا عقیدہ سلیمانیہ فرقہ کی طرح ہے جو زیدیہ ہی کی ایک شاخ ہے عثمان کے اسلام و کفر کے بارے میں خاموش و مردد ہیں، اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے ہم خیال ہیں، لیکن فقہی فروعات میں زیادہ تر ابو حنفیہ کے پیرو ہیں، ان کا بعض گروہ امام شافعی کا تابع ہے، یا مذہب شیعہ کا. بھجۃ الآمال، ج۱،ص۹۵؛ملل ونحل ،ج ۱ ، ص ۱ ۶ ۱ .

[2] ارشاد، ص۳۶۴؛کشف الغمہ، ج۳،ص۲۵۵؛صراط المستقیم ،ج۲،ص۳۵۴؛روضۃ الواعظین ،ج۲، ص۲۶۵؛ اعلام الوری، ص۴۳۱؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۸ .

[3] دلائل الامامہ، ص۲۴۱؛طوسی، غیبۃ، ص۲۸۳؛اثبات الہداۃ، ج۳ ،ص۵۱۶؛بحا رالانوار، ج۲،ص۵۹۸.

فرماتے ہیں : حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خدا ﷺ کی مشکلات کے بقدر ہوگا یا اس سے زیادہ[1]''

فضیل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانۂ جاہلیت میں رسول خدا ﷺ کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف و اذیت پہنچے گی۔ میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح؟ آپ نے کہا : رسول خدا ﷺ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے، اور آیات کی آپ کے بر خلاف تاویل کریں گے[2]۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں : حضرت قائم اس درجہ انسانوں کا قتل کریں گے، پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کررہے ہو؛ جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے؟

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا، اور کہے گا: خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں، حضرت کے ہمراہ رسول خدا ﷺ سے کئے عہد وپیمان کا نوشتہ لوگوں کو دیکھائیں گے[3]۔

۵۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت (علیہم السلام) پر اسلام پیش کریں گے، اور اقرار کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کردئے جائیں گے، یا انھیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا، جس طرح آج اہل ذمہ جزیہ دیتے ہیں[4]۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے؛ اگر قبول کر لیا تو آزاد کر دیں گے، ورنہ گردن مار دیں گے، یا ان سے جزیہ لیں گے، جس طرح اہل ذمّہ سے لیا جاتا ہے، اور

---

[1] نعمانی، غیبۃ ،ص۲۹۷؛حلیۃالابرار ،ج۵،ص۳۲۸؛بحارا لانوار ،ج۵۲، ص۳۶۲؛بشارۃ الاسلام، ص۲۲۲.
[2] اسی جگہ.
[3] اثبات الہداۃ، ج۳ ،ص۵۸۵؛بحار الانوار ،ج۵۲، ص۳۸۷.
[4] تفسیر فرات، ص۱۰۰؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۲.

انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلا وطن کر دیں گے[۱]۔ مرحوم مجلسیؒ کہتے ہیں : شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو،اس لئے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے صرف ایمان قبول کرایا جائے گا،اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کر دیئے جائیں گے[۲]۔ ابو بصیر کہتے ہیں:امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے عرض کیا: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا تو آپ نے کہا : اے ابو محمد ! ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے، خدا وند عالم ہمارے لئے ان کا خون حلال کر دے گا، لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے، لہٰذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے ،اور یہ جان لوجس وقت ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت (مہدی) خدا اور سول نیز ہمارے لئے انتقام لیں گے[۳]۔

۶۔ منافقین

آیۂ (لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا[۴]) ''اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے توہم صرف کافروں کو درد ناک عذاب دیتے ''کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خداوند عالم نے منافقین اور کافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں، حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں اور منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں اس کے بعد خدا ان کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا[۵]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انھیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی،اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدودالٰہی کا اجرا کریں گے[۶]۔ ''امام حسین (علیہ السلام) اپنے بیٹے امام سجاد (علیہ السلام) سے فرماتے ہیں : خدا کی قسم میرا خون !اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مبعوث نہیں ہوتے، اور

[۱] مرأة العقول، ج۲۶،ص۱۶۰.
[۲] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۶.
[۳] سورۂ فتح، آیت ۲۵.
[۴] کمال الدین ،ج۲،ص۴۵۱؛المحجہ ،ص۲۰۶؛احقاق الحق ،ج۱۳،ص۳۵۷.
[۵] التہذیب ،ج۶،ص۱۷۲؛وسائل الشیعہ، ج۱۱،ص۳۸۲؛ملاذ الاخیار، ج۹،ص۴۵۵.
[۶] ابن شہر اشوب، مناقب ،ج۴،ص۸۵؛بحار الانوار، ج۴۵،ص۲۹۹.

میرے خون کا فاسق ،کافراور منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰ ہزار کو قتل نہیں کرتے[1] ۔امام محمد باقر (علیہ السلام)فرماتے ہیں : جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے، اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے، نیز ان کے محلوں کو ویران، اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے، اور انھیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خدا وند عالم راضی اور خوشنود ہوجائے گا[2] ۔

۷ ۔شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں : حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے سوال کیا : جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا : (فَاِنَّکَ مِن الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ) : ہاں (شیطان)روز معین اور وقت معلوم تک کے لئے مہلت دی گئی ہے یہ وقت معلوم کس زمانہ میں آئے گا ؟آپ نے کہا : تمہیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟خدا وندعالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے، جب خدا انھیں مبعوث کر کے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اس وقت شیطان اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا وہاں آئے گا، اور کہے گا :مجھ پر آج کے دن وائے ہو!حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے،لہٰذا یہی وقت وقتِ معلوم ہوگا ،جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہوجائے گا[3] ۔

خلاصہ حضرت کی جنگ خوارج ،نوصب،بنی امیہ،بنی عباس،کعبہ کے لٹیروں ،مرجۂ گروہ،ظالموں ،سفیانی ،دجال،یہود وغیرہ سے ہے مختصر آپ لوگوں سے جنگ کریں گے جو محاذ آرائی اور مخالفت کریں گے نیز جو لوگ حکومت الٰہی کی تشکیل میں رکاوٹ بنیں گے لیکن جو عام کا خیال ہے کہ آنحضرت ...بے حدو حساب خونریزی کریں گے نعوذ باللہ سفاکی کا مظاہرہ کریں گے یہ صرف دشمنوں کے

---

[1] اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۲۸؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۸.
[2] سورۂ حجر، آیت ۳۸.
[3] عیاشی، تفسیر ،ج۲،ص۲۴۳؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۵۱؛تفسیر صافی، ج۱،ص۹۰۶؛تفسیر برہان، ج۲، ص۳۴۳ ۳ ؛ بحار الانوار، ج۶۰،ص۲۵۴ .میں نے(مؤلف)حضرت استاد آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی صاحب سے بھی سنا ہے.علامہ محمد حسین طباطبائی ؒ نے اسی مضمون کی دوسری روایت تفسیر قمی سے نقل کی ہے، اور اس کے ذیل میں کہتے ہیں :اکثر آیات ،قیامت کی تفسیر میں اہل بیت ؑ سے مروی روایات کبھی آیات کو حضرت مہدی(عج) کے ظہور اور کبھی رجعت تو کبھی قیامت سے تفسیر کرتی ہیں ،شاید اس عتبار سے ہو یہ تین دن حقائق کے ظاہر ہونے کے اعتبار سے مشترک ہوں، اگر چہ شدت و ضعف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں ۔ المیزان فی تفسیر القرآن ،ج۱۲ص۱۸۴؛الرجعۃ فی احادیث الفرقین.

...پروپیگنڈے میں کیسے یقین کر لیا جائے کہ ایسا کریں گے جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :وہ تمام انسانوں میں سب سے مجھ سے مشابہ ہیں۔

ساتویں فصل

سنت محمدی کا احیاء (زندہ کرنا)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی قضاوت،جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے،اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں؛ ایسے احکام جو موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات و سنت کے موافق نہیں ہیں بھائی کی میراث کا قانون عالم ذر میں شرابخور، بے نمازی کا قتل،جھوٹے کی پھانسی ، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں، مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ مساجد کی چھتوں کو توڑدینا انھیں میں سے ہے، جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اس طرح ہے۔ روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے جدید فیصلے ،نئی سنت ،نئی دعائیں ،نئی کتاب کے اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کانام دیتے ہیں ؛لیکن دگر گونی و اختلاف کچھ اتنا ہوگا کہ دیکھنے والے لوگ دین جدید سے تعبیر کریں گے۔ جب ایسی روایتوں کا معصومین (علیہم السلام)سے صادر ہونا ثابت ہو جائے،تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم و ضروری ہوگی: ۱۔بعض احکام الٰہی اگر چہ ان کا سر چشمہ خدا وند عالم ہی ہے لیکن اعلان و اجراء کے شرائط حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور کے زمانے میں فراہم ہوں گے اور ہی ہیں جو ان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے[1]۔

۲۔مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الٰہی میں دگر گونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کردیں گے ۔

[1] کتاب الخمس ،موسوعۃ الفقہیہ،ایۃ الخوئی،ج۵،ص۲۰.

کتاب القول المختصر میں ہے کہ کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں[1]۔

۳۔اس لئے بھی کہ جو فقہاء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و اصول سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوتا،اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لئے حجت شرعی ہے؛ لیکن امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

۴۔بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس[2]''مذکور بالا موارد سے متعلق چند روایت بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: تم مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم دین و احکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خداؐ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہو گے، مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خدا وند عالم نے اس امت کے لئے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے احکام میں تحریف کر دی گئی ہے.خدا تم پر رحمت

---

[1] قیل ''لایترک بدعۃ الا ازالھا ولا سنۃ الاا حیاھا''القول المختصر، ص۲۰.
[2] تاویل الآیات الظاہرہ، ج۲،ص۵۴۰؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۶۴.

نازل کرے جس چیز کی تمھیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تاکہ مجدد دین آجائے[1]''امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :''جب حضرت قائم ظہور کریں گے، تو لوگوں کو نئے سرئے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے،جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے[2]۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے بلکہ چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جس طرح رسول خدا ﷺ نے اس کی دعوت دی ہے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے برید سے کہا :''اے برید خدا کی قسم کوئی حریم الٰہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیا میں کتاب خداوندی و سنت رسول خدا ﷺ پر کبھی عمل نہیں ہوا اور جس دن امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے درمیان حدود الٰہی کا اجراء نہیں ہوا''.اس وقت فرمایا :''قسم خدا کی روزو شب ختم نہیں ہوں گے مگر یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ ،زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو جو اپنے اور رسول خدا ﷺ کے لئے پسند کیا ہے باقی رکھے گا ۔ تمھیں مبارک ہو مبارک، کہ حق صرف اور صرف تمھارے ہاتھ میں ہے[3]''.یہ روایت بتاتی ہے کہ دگر گونی و تغیر زیادہ تر شیعوں کے علاوہ ان کے مخالفین کے لئے ہے لیکن بعض موارد میں شیعوں کے لئے بھی۔اس فصل میں تغیرات ،اصلاحات ،کا امام زمانہ کے زمانے میں تین حصہ میں : احکام جدید، اصلاحات اور عمارتوں کی تجدید اور نئے فیصلوں کا بیان کریں گے۔

احکام جدید

١۔زنا کار اور زکوۃ نہ دینے والوں کو پھانسی ابان بن تغلب کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا :''اسلام میں

---

[1] کشی ،رجال، ص١٣٨؛اثبات الہداۃ، ج٣،ص٥٦٠؛بحار الانوار، ج٥٢، ص٢٤٦؛العوالم، ج٣،ص٥٥٨ .
[2] مفید ،ارشاد ،ص٣٦٤؛روضۃالواعظین، ج٢،ص٢٦٤؛اعلام الوری، ص٤٣١؛بحار الانوار ج،٥١، ص٣٠.
[3] التہذیب، ج٤،ص٩٦؛ملاذ الاخیار، ج٦، ص٢٥٨.

حکم خدا وندی کے مطابق دو خون حلال ہے، نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خدا وند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے ۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن دار مرد،اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے [1]

امام جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم (علیہما السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو تین ایسا حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا ۔

آنحضرت بوڑھے زنا کار مرد کو پھانسی دیں گے اور زکوۃ نہ دینے والوں کو قتل کردیں گے ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے [2])''. علامہ حلّی زکوۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں: مسلمان ہر زمانہ میں زکوۃ کے وجوب پر متفق اور زکوۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں۔ لہٰذا جو اس کے وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشو ونما پائی ہو، تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دیدیں گے اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد، توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دیدیں گے۔

یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا [3]''، مجلسی اول، اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے [4]۔

۲۔قانون ارث:امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا وند عالم نے، جسم سے دس ہزار سال قبل ارواح کو خلق فرمایا۔

---

[1] کافی، ج۳،ص۵۰۳؛الفقیہ، ج۲،ص۱۱؛کمال الدین، ج۲،ص۶۷۱؛وسائل الشیعہ، ج۶، ص۱۹؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۵.
[2] صدوق ،خصال، باب ۳،ص۱۳۳ ؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۴۹۵.
[3] تذکرۃ الفقہاء، ج۵،ص۷.کتا ب زکات ؛ملاحظہ ہو:مرأ ۃ العقول ،ج۱۶،ص۱۴.
[4] روضۃ المتقین، ج۳،ص۱۸.

ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے، زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں : (فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّورِ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَلَا یَتَسَاءَلُوْنَ[1]) جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے[2]۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''خدا وند عالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل ،ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہٰذا جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے[3]''

۳۔جھوٹوں کا قتل:امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے[4]۔'' احتمال ہے کہ شاید اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں ۔

۴۔حکم جزیہ کا خاتمہ:حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''خدا وند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا، جب تک حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑدیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال و دولت لینے کے لئے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے

[1] سورۂ مومنون آیت ۱۰۱.
[2] دلائل الامامہ، ص۲۶۰؛تفسیر برہان ،ج۳،ص۱۲۰؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۴۰۲.
[3] الفقیہ، ج۴،ص۲۵۴؛صدوق ،عقاید، ص۷۶؛حصینی، ہدایہ، ص۸۷،۶۴؛مختصر البصائر، ص۱۵۹؛روضہ المتقین، ج۱۱،ص۴۱۵؛بحار الانوار، ج۶،ص۲۴۹وج۱۰۱،ص۳۶۷.
[4] کشی، رجال، ص۲۹۹؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۶۱.

تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے[1]''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلیبوں کے توڑنے اور سوروں کے قتل کرنے کے بارے میں (کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے) فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے صلیبوں کو توڑ اور سوروں کو قتل کر ڈالیں گے نیز اپنے کارگذاروں کو حکم دیں گے،مال ودولت لئے شہروں کا چکر لگائیں تاکہ نیاز مند اسے لے لیں؛ لیکن کوئی نیاز منداور محتاج نہیں ملے گا[2]''.شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

۵۔ امام حسین (علیہ السلام) کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام:ہروی کہتے ہیں : میں نے حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : یابن رسول اللہ!امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں : ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے اباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے ''کیا ہے؟حضرت امام رضا (علیہ السلام) نے کہا : '' یہ بات ٹھیک ہے۔پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت(وَلاَ تَزِرُ وَاْزِرَۃَ وِزْرَ اُخْرَیٰ[3]) ''کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ''کے کیا معنی ہیں ؟توآپ نے کہا : جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جوکوئی کسی چیز سے خوش ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔ اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے؛ اس لئے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں''

---

[1] اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۴۹۶.
[2] عقدالدرر، ص۱۶۶؛القول المختصر ،ص۱۴.
[3] سورۂ کہف آیت ۹.

میں نے کہا : آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے ؟ آپ نے کہا : ''بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ مکہ معظمہ میں خانۂ خدا کے چور ہیں[1]''.

٦۔ رہن و وثیقہ کا حکم: علی کہتے ہیں کہ میرے والد ،سالم نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث ''جو کوئی رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں ''کے بارے میں میں نے سوال کیا ۔ توامام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا : ''یہ مطلب قائم اہل بیت (علیہم السلام) کے زمانے میں ہے[2]''

۷۔ تجارت کا فائدہ :سالم کہتا ہے : میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا : ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومن کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور رباہے؟حضرت نے کہا : ''یہ مطلب ہمارے اہل بیت (علیہم السلام) قائم کے ظہور کے وقت ہوگا ؛ لیکن آج جایز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے[3]۔ مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں : اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے ربا کہتی ہیں ،مبالغہ نہیں ہے ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں حرام ہو جائے[4] لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں : شاید ان دو مورد میں حرمت ،حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو[5]۔

۸ ۔ برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا :اسحاق کہتے ہیں : میں امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑ دی۔

---

[1] علل الشرائع، ج۱،ص۲۱۹؛عیون اخبار الرضا، ج۱،ص۲۷۳؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۳؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۵.

[2] من لایحضرہ الفقیہ، ج۳،ص۲۰۰؛التہذیب، ج۷، ص۱۷۹؛وسائل الشیعہ، ج۱۳،ص۱۲۳؛اثبات الہداۃ،ج ۳ ، ص۴۵۵؛ملاذ الاخیار، ج۱۱، ص۳۱۵.

[3] من لایحضرہ الفقیہ، ج۳،ص۲۰۰؛التہذیب ،ج۷، ص۱۷۹؛وسائل الشیعہ، ج۱۳،ص۱۲۳؛اثبات الہداۃ ، ج ۳ ، ص۴۵۵؛ملاذ الاخیار، ج۱۱ ،ص۳۱۵.

[4] روضہ المتقین، ج۷، ص۳۷۵.

[5] ملاذ الاخیار ،ج۱۱، ص۳۱۵.

اوراس وقت کہا ''جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں[1]''

۹۔قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا):امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''قطایع حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے ؛اس طرح سے کہ پھر کوئی قطایع کا وجود نہیں ہوگا[2]''،قطایع ۔یعنی بہت بڑا سرمایہ ،جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے باد شاہوں اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کرا لیا ہے ساری کی ساری امام زمانے(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

۱۰۔دولتوں کا حکم :معاذ بن کثیر کہتا ہے کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام)نے فرمایا : ''ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہ خیر میں خرچ کردیں، لیکن جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت میں لائے تاکہ اس کے ذریعہ دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں یہی خدا وند عالم فرماتا ہے کہ (وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلاٰ یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ[3]) ''جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دیدو[4]۔''

اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید:

۱۔مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا :اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین (علیہ السلام) کوفہ میں داخل ہوتے وقت جب کہ اس وقت ٹھیکریوں اور مٹی سے بنا ہوا تھا فرمایا : ''اس شخص پر وای ہو جس نے تجھے ویران و کھنڈر کر دیا اس شخص

[1] صدوق، مصدقہ لاخوان، ص۲۰؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۹۵.
[2] قرب الاسناد، ص۵۴؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۹؛و ج۹۷،ص۵۸؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۲۳، ۵۸۴ . بشارۃ الاسلام، ص۲۳۴.
[3] سورۂ توبہ آیت ۳۶.
[4] کافی،ج۴،ص۶۱؛التہذیب،ج۴،ص۱۴۳؛عیاشی ،تفسیر ، ج۲،ص۸۷؛المحجہ، ص۸۹؛تفسیر صافی، ج۲، ص۴۱ ۳ ؛ تفسیر برہان، ج۲،ص۱۲۱؛نورالثقلین ،ج۲،ص۲۱۳؛بحار الانوار ، ج ۳ ۷ ، ص۱۴۳؛مرأ ۃ العقول، ج۱۶،ص۱۹۳.

پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے، اس پر وای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح (علیہ السلام) کے قبلہ کا رخ موڑ دیا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں، وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے[1]''اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: ''بے شک جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو مسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے[2]''

۲۔ راستے میں واقع مساجد کی تخریب: ابو بصیر کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو کوفے میں چار مسجد کو ویران کر دیں گے نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی و کنگورہ کو گرادیں گے اور بغیر بلندی سادہ حالت میں چھوڑدیں گے نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی، اُسے گرادیں گے[3]'' شاید اس سے مراد، وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین (علیہ السلام) کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں ''مساجد ملعونہ'' کے نام سے مشہور ہوئیں اگر چہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت (علیہم السلام) کی دشمنی میں دوبارہ بناڈالے[4]۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کوفہ میں قتل حسین (علیہ السلام) پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئی یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبث بن ربعی[5]''

۳۔ مناروں کی ویرانی: ابو ہاشم جعفری کہتا ہے: امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا تو آپ نے فرمایا: جب قائم

---

[1] طوسی ،غیبۃ، ص۲۸۳؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۱۶؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۲.
[2] نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۷؛بحار الانوار، ج ۵۲،ص۳۶۴؛مستدرک الوسائل ،ج۳،ص۳۶۹وج ۱۲،ص۲۹۴.
[3] من لایحضرہ الفقیہ ،ج۱،ص۵۳بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۳۳؛اثبات الہداۃ،ج۳،ص۵۵۶،۵۱۷؛الشیعہ والرجعہ ،ج۲،ص۴۰۰؛ملاحظہ ہو:من لایحضرہ الفقیہ، ج۱،ص۲۳۲؛ارشاد ، ص۳۶۵؛ روضہ الواعظین، ج۲،ص۲۶۴.
[4] مہدی موعود، ص۹۴۱؛الغارات ،ج۲،ص۳۲۴.
[5] بحار الانوار ،ج۴۵،ص۱۸۹.

(عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے ،تومنارے اور محراب[1]کو مساجد سے ویران کریں گے میں نے خود سے کہا : حضرت ایسا کیوں کریں گے؟امام حسن عسکری (علیہ السلام) نے میری طرف رخ کر کے کہا : ''اس لئے کہ یہ ایسی بدعت ، نئی تبدیلی ہے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے''[2]ایک روایت کے مطابق مرحوم صدوق کہتے ہیں : کہ حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے ایک ایسی مسجد کے پاس سے جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا : اسے ویران کردو[3]۔ مجلسی اول کہتے ہیں : کہ ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے؛ اس لئے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے، لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہ[4]ے (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے)معودی و طبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں گے[5]۔

۴۔مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب:امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے ۔ اور عریش موسیٰ[6] کی طرح اس پر سائبان بنائیں گے[7] (جس سے گرمی و سردی میں بچاؤ ہو سکے.''

۵۔مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا :امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کردیں گے، نیز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی

---

[1] مسجد میں خلیفہ یا امام جماعت کے لئے ایک جگہ بنائی تاکہ نماز کی حالت میں وہاں کھڑے ہوں اور دشمن کی دسترس سے محفوظ رہیں

[2] طوسی، غیبۃ، ص۱۲۳؛ابن شہر آشوب، مناقب ،ج۴،ص۴۳۷؛اعلام الوری، ص۳۵۵؛کشف الغمہ، ج ۳، ص۸ ۲۰ ؛ اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۱۲؛بحار الانوار،ج۵۰، ص۲۱۵وج ۵۲، ص۲ ۲۳؛مستدرک الوسائل، ج۳،ص ۹ ۳ ۷ ، ۴ ۸ ۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ، ج۲،ص۱۵۵.

[4] روضہ المتقین ،ج۲،ص۱۰۹.

[5] اثبات الوصیہ ،ص۲۱۵؛اعلام الوری، ص۳۵۵.

[6] عریش ایک سائبان ہے جسے اپنے سردی و گرمی اور دھوپ سے سے حفاظت کے لئے بناتے ہیں اور طریحی کی نقل کے مطابق اسے کھجور کی پتیوں یا چھال سے بناتے ہیں اور فصل کھجور کے آخر تک اس میں زندگی گذارتے ہیں اس کا خراب کرنا شاید اس دلیل سے ہے کہ ظہور امام (عج) سے پہلے مساجد سادہ حالت میں ہوجائیں گی اور آرایش کھو بیٹھیں گی منابر کی ویرانی اس دلیل سے ہے کہ یہ لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے ذمہ دار نہیں رہ جائیں گے بلکہ خائن و ظالم حکام کی تقویت اور مملکت اسلامیہ میں دشمنوں کے نفوذ کی توجیہ بیان ہوگی

[7] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱ ،ص ۱۵۳؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۲۵؛وسائل الشیعہ، ج۳،ص۴۸۸؛روضۃ المتقین، ج۲،ص۱۰۱.
اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے؛ اس لئے کہ آسمان و نماز گذار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونانماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے"[1]اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں : جب حضرت قائم قیام کریں گے تو خانہ کعبہ کو اسکی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے[2]نیز مسجد رسول خدا ﷺ اور مسجد کو فہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

ج) قضاوت (فیصلہ):امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :خدا وند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہیں جو داؤد و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے"[3]امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے ایسے احکام اور فیصلے صادر ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے وہ حضرت آدم (علیہ السلام) کی قضاوت ہے لہذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن ماردیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤد کا انداز تھا ؛ پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام)کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انھیں پھانسی دیدیں گے اس کے بعد حضرت رسول خدا ﷺ کی روش سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا"[4]بڑی بڑی نامور کمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشر کا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کہ بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔ حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا انجام دنیا ،کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں

---

[1] ارشاد ،ص۳۶۴؛طوسی، غیبۃ، ص۲۹۷؛نعمانی ،غیبۃ، ص۱۷۱.اعلام الوری، ص۴۳۱؛کشف الغمہ، ج۳، ص۵۵ ۲ . اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۱۶؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۲.

[2] اس کی حدود کو صدوق و مجلسی بیان کرتے ہیں ؛ملاحظہ ہو:روضۃالمتقین، ج۲، ص۹۴؛من لایحضرہ الفقیہ ،ج۱، ص۹ ۱۴.

[3] کافی، ج۱، ص۳۹۷؛کمال الدین، ج۲،ص۶۷۱؛مرأۃ العقول، ج۴،ص۳۰۰؛اس حدیث کو مجلسی موثق جانتے ہیں ؛بحار الانوار،ج۵۲، ص۳۳۹،۳۳۶،۳۳۰،۳۲۰.

[4] اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۸۵؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۸۹.

دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گااور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں دوسری حکومتوں سے نا امید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورے کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت ہے۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی کوئی خاندان ،پارٹی ،گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروی کار آکر وہ بھی اس لئے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ و ڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے یہی خدا وند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا: (وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ[1]) ''انجام متقین کے لئے ہے[2]''

د)حکومت عدل :عدالت ،ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا ومتعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں، عدالت کا صرف نام و نشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے ارد گرد جمع کرتے تو ہیں، لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں ،اور اپنی حکومت کے دوام کے لئے طاقت اور نا انصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں ۔

مرحوم طبرسی کی نظر

مرحوم طبرسیؒ کے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے: اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا، لیکن تم شیعہ

---

[1] سورۂ اعراف آیت ۱۲۷.

[2] ارشاد ،ص۳۴۴؛روضۃ الواعظین، ص۲٦۵؛بحار الانوار ،ج۵۲، ص۳۳۲.

لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے، تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو ،اور احکام دین کو نہ جانتا ہوگا اسے قتل کر دیں گے،اور مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کرادیں گے اور داؤد کے طریقہ پر (کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے)حکم کریں گے اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگر چہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو ۔تمہارا جواب کیا ہے؟ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے ۔

یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقویٰ و دستور خداوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں۔

تو یقیناًیہ مشروع و جایز کام ہوگا نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا کام کیا ہے ۔ یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داؤد (علیہ السلام)کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے اس لئے کہ اگر امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے ۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے،اگر یہ درست ہو تو بھی، دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے اس لئے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہوا ور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک کو دوسرے کا ناسخ نہیں کہہ سکتے اگر چہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن

فلاں وقت گھر میں سر کاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے ؛ اس لئے کہ دلیل رافع ،دلیل موجب کے ہمراہ ہے ۔چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتا یا ہے کہ قائم ہمارے فرزندں میں سے ہیں اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہٰذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا ۔اگر چہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہوگا دین اسلام کے حکام کو منسوخ نہیں جانتے ؛ اس لئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہوثابت نہیں ہوتا ۔[1]

[1] بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۸۳؛اہل سنت سے اسی مضمون کی روایات نقل ہوئی ہیں.

تیسرا حصہ

حکومت

پہلی فصل

حکومت حق

دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے جو صرف الٰہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کارگذار، الٰہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتقاد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے ۔ (ممکن ہے)امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) دنیا کا ادارہ کرنے کے لئے ایسے ایسے وزراء بھیجیں جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پایداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کریں گے ۔ صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھرکم شخصیت کے ساتھ صوبوں کی اداری ذمہ داری قبول کرے گا جو صرف اسلامی حکومت اور خوشنودی خداوندی کا خواہش مند ہوگا ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں نیز گذشتہ حکومتوں کی تباہی، کامیابی میں تبدیل ہوجائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے ۔ توجہ رکھنا چاہئے کہ حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت امور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سر سامانی اور لاکھوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذھنی بیماریوں سے بھری ہوگی دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن نا امنی و بے چینی عالم پر محیط ہوگی شہر، جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب اور روزی میں کمی ہوگی ۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں اور ہیں، کہ اگر حکومت مجھے مل جائے، تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں اور چین و سکون ،راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے لیکن ہر ایک عملی طورپر ایک

دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ و فساد ، قتل و غارت گری ، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے ۔ کمیونسٹ نے تلاش کی ۔مالئیزم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا ۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا ۔ آخر میں ایک ایسا دن آئے گا کہ عدل و عدالت ایک قوی خدا رسیدہ الٰہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم و جور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی وہ اس شعار کے اجرا کرنے میں ((یَمْلَأ الْأرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً)) ''زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے ''، مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے ۔ احضرت، حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا حد یہ کہ حیوانات بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں گے گوسفند ،بھڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے ۔

ام سلمیٰ کہتی ہیں :رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''مھدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے ،کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضیاب ہوتے.''[1]امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ (وَاعْلَمُوْا اَنَ اللّٰہَ یُحْیِ الْأرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا [2]) '' جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا '' کی تفسیر فرماتے ہیں : خدا وند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے جب کہ ظلم و جور سے مردہ ہو چکی ہوگی ،[3]نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مھدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہوگی جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے[4]''.ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود، عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء قائم ہوگی ۔امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ (اَلَّذِیْنَ اِن مَّکَّنّٰھُمْ فِیْ الْأرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ ...[5]) ''اگر زمین میں ان لوگوں کو

---

[1] مجمع الزوائد، ج٧، ص٣١٥؛الاذاعہ، ص١١٩؛حقاق الحق ،ج١٣،ص٢٩۴.
[2] سورۂ بقرہ آیت ٢٥١.
[3] کما ل الدین، ص۶۶٨؛المحجہ، ص۴١٩؛نور الثقلین ،ج٥،ص٢۴٢؛ینابیع المودة، ص۴٢٩؛بحار الانوار ،ج٥١، ص٥۴ .
[4] نعمانی ،غیبۃ، ص١٥٩؛اثبات الہداة ،ج٣،ص٥۴۴؛بحار الانوار،ج ٥٢، ص٣۶٢.
[5] سورۂ حج آیت ۴١.

حاکم بنادیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ ...'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں :یہ آیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔خدا وند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا ''[1]۔امام رضا (علیہ السلام) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں : ''جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)ظہور کریں گے تو معاشرہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا[2] ۔ نیز حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام)فرماتے ہیں: ''حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے[3]''

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیاکہ یہ پانچ سو درہم بابت زکات ہیں اسے لے لیجئے ! امام نے کہا : ''اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں ،بیماروں ،ضرورت مند مسلمانوں کو دیدو'' پھر فرمایا : جب ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے جو ان کی پیروی کرے گا،گویا اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے ،خدا کا نافرمان شمار ہوگا اسی وجہ سے حضرت کا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور ومسائل سے آگاہ ہوتے ہیں[4] ۔

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں،ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو، مقدم رکھا جائے گا ۔مثال کے طور پر حضرت قائم کے زمانے میں اسلام اور الٰہی حکومت کا پوری دنیا میں بول بالا ہوگا،تو فطری ہے کہ الٰہی نعروں کی ناقابل وصف شان و شوکت ظاہر ہو،حج ابراہیمی شعار الٰہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع و رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے نتیجہ

[1] تفسیر صافی، ج۲،ص۸۷؛المحجہ، ص۱۴۳؛احقا ق الحق، ج۱۳،ص۳۴۱.

[2] کمال الدین، ص۳۷۲؛کفایۃ الاثر، ص۲۷۰؛ اعلام الوری، ص۴۰۸؛کشف الغمہ، ج۳،ص۳۱۴؛فرائد السمطین ، ج۲،ص۳۳۶؛ینابیع المودۃ ،ص۴۴۸؛بحار الانوار،ج۵۲، ص۳۲۱؛احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۶۴.

[3] اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۹۶.

[4] عقدالدرر، ص۳۹ ؛احقاق الحق ،ج۱۳،ص۱۸۶.

یہ ہوگا کہ کعبہ کے اردگرد ایک بھیڑ اژدہام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لئے کافی نہ ہوگا پھر امام(علیہ السلام) حکم دیں گے اولویت ان کو ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں امام صادق (علیہ السلام) کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحبی حج،مناسک اور حجر اسود کو چومنے اور مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کردیں[1]''

دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سرو سامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و نا امیدی کو ختم کرے اوران دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقیناً لوگ اس کی حمایت کریں گے نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسایش کی راہ ہموار کردے حتی کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقیناً لوگوں کے دلوں پر حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں اس لحاظ سے روایات میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہیں[2] نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں گے[3]'' صباح کہتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے[4]'' شاید اس لئے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لئے کریں گے کہ وہ مکلف ہونا چاہتے ہوں گے تاکہ حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی الٰہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش

---

[1] کافی، ج۴،ص۴۲۷؛من لایحضره الفقیہ، ج۲،ص۵۲۵؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۷۴.
[2] ینابیع المودة ،ص۴۳۱؛اثبات الہداة، ج۳،ص۵۲۴.
[3] فردوس الاخبار ،ج۴،ص۴۹۶؛اسعاف الراغبین، ص۱۲۴؛احقاق الحق ،ج۱۹،ص۶۶۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص ۶ ۱ ۲ .
[4] ابن حماد ،فتن ،ص۹۹؛الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۷۸؛القول المختصر ،ص۲۱؛متقی ہندی، برہان، ص۸۶؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰.

کر سکیں اور اخروی جزا کے مالک ہوں۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے ۔ حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ وہی تمام سہولتیں و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی خوشخبری دیں گے ''[1]

کامل الزیارات میں[2] ''الفرحۃ ''خوشی و شادمانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ یت کا روایت میں استعمال قابل غور ہے ،اس لئے کہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے ،اگر اس روایت کو اُن روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں: ''کافروں کی روح بد ترین حالت اور زنجیر و قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی ''تو اس روایت کے معنی روشن ہو جاتے ہیں ،اس لئے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی ممکن ہے کہ صباح سے مراد ابن عبد الرحمان مرسی ہوں یا محارب تمیمی کوفی یا ان دونوں ...کے علاوہ ...سیر اعلام النبلاء،ج۱۴،ص۱۲۱.کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشایش و رحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی ایک مدت کے لئے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الٰہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں، منافقوں کی روح سے شکنجۂ عذاب ختم ہو جائے گا ۔

حکومت کا مرکز (پایۂ تخت)

ابو بصیر کہتے ہیں :امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : ''اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں وارد ہوئے ہیں '' میں نے کہا: کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے ؟امام نے کہا: ''ہاں؛وہی جگہ جو حضرت ادریس کا ٹھکانا تھی کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا ،جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی.جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خیمہ میں ہو ۔کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو ہر روز و شب فرشتہ الٰہی اس مسجد میں پناہ لیتے

---

[1] کمال الدین ،ج۲،ص۶۵۳؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۲۸؛وافی، ج۲، ص۱۱۲.
[2] کامل الزیارات ،ص۳۰.

ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اے ابو محمد !اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا ۔ اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے ،اورخدا وند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا[۱]،امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا : ''وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی) (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کا گھر ہے ،جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے[۲]''امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں[۳] گے''.نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے، تو ہر مومن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حد اقل اس شہر میں آئے گا[۴]''.

حضرت امیر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ)حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کا مصَلیٰ قرار پائے گی[۵] ''.ابو بکر حضرمی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (علیہما السلام) سے میں نے کہا : کونسی زمین اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ تو آپ نے کہا : ''اے ابو بکر ! سر زمین کوفہ پاکیزہ جگہ اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الٰہی جلوہ گر ہوگی نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے صالح جانشینوں کی جگہ ہے[۶]''محمد بن فضیل کہتا ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہوجائیں[۷] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''حضرت

---

[۱] کافی،ج۳،ص۴۹۵؛کامل الزیارات، ص۳۰ ؛راوندی، قصص الانبیاء، ص۸۰؛التہذیب، ج۶، ص۳۱؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۸۳؛وسائل الشیعہ، ج۳،ص۵۲۴؛بحارا لانوار،ج ۵۲، ص۳۷۶،۳۱۷؛مستدرک الوسائل ،ج۳،ص۴۱۴ .
[۲] کافی، ج۳،ص۴۹۵؛ارشاد، ص۳۶۲؛التہذیب، ج۳،ص۲۵۲؛طوسی، غیبۃ، ص۲۸۲؛وسائل الشیعہ،ج۳، ص۳۲ ۵؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۱ملاذ الاخیار، ج۵،ص۴۷۵.
[۳] راوندی، قصص الانبیاء ،ص۸۰ ؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۲۲۵.
[۴] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۸۵؛طوسی ،غیبۃ، ص۲۷۵تھوڑے سے فرق کے ساتھ.
[۵] روضۃ الواعظین ،ج۲،ص۳۳۷؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۴۵۲.
[۶] کامل الزیارات ،ص۳۰ ؛مستدرک الوسائل ،ج۳،ص۴۱۶.
[۷] طوسی ،غیبۃ، ص۲۷۳؛بحارا لانوار، ج۵۲، ص۳۳۰.

مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۹، ۱۰ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں[۱]''

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا ۔

حکومت مہدیؑ کے کارگذار

فطری ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھ میں ہوگی، اس کے عہدیدار و کارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے اس لحاظ سے، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت، پیغمبروں، ان کے جانشینوں، صاحبان تقوا، زمانہ کے نیک افراد، گذشتہ امتوں اور بزرگ اصحاب پیغمبر کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہیں جن میں بعض کا نام درج ذیل ہے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ۔ اصحاب کہف کے سات آدمی یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام)، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی و قبیلۂ ہمدان۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر، حکومت کے مسؤل و ذمہ دار وغیرہ[۲]۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر، راز دار، جانشین ہیں[۳]۔ ...اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت کرنے کے مسؤل ہوں گے نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے[۴]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کریں گے تو ۲۷ افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ، ۱۷ افراد یہ ہیں، پانچ قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے، ۷، آدمی اصحاب کہف سے یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام) ۔ مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مالک اشتر

---

[۱] فصل الکوفہ، ص۲۵ ؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۶۰۹ ؛حلیۃ الابرار ،ج۲ ،ص۷۱۹؛اعیان الشیعہ، ج۲،ص۵۱.

[۲] ابن طاؤس، ملاحم، ص۸۳ ؛ابن حماد، فتن، ص۱۶۰.

[۳] غایۃ المرام، ص۶۹۷؛حلیۃ الابرار ،ج۲،ص۶۲۰.

[۴] غایۃ المرام، ص۶۹۷؛حلیۃ الابرار، ج۲،ص۶۲۰.

نخعی[1]۔ بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے نیز قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے چودہ کی تعداد مذکور ہے[2] اور ایک دوسری روایت میں مقداد کا بھی نام مذکور ہے[3]۔ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں ''سپاہی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کےرسول خدا ﷺ ان کے بارے میں فرماتے ہیں :(کہ خدا وند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں چار شخص کو دوست رکھوں : علی، مقدادؓ، ابوذرؓاور سلمان فارسی ''دوسری روایت میں ہے کہ بہشت مقداد کی مشتاق ہے۔ (معجم رجال الحدیث، ج۸، ص۳۱۴) .اس نے دوبارہ ہجرت کی اور مختلف جنگوں میں شرکت کی جنگ بدر میں رسول خدا ﷺ سے عرض کیا :کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح حضرت موسیٰ سے گفتگو نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے پہلو او ہمرکاب دشمن سے لڑیں گے، مقداد حضرت امیر کے شرطۃ الخمیس کا ایک جز تھے۔

مقداد نتیجۃً ۷۰سال کی عمر میں ۳۳ھ کو ''جرف''نامی سر زمین جو ۳۰میل مدینہ سے دور ہے سرای جاودانی کی سمت کوچ کر گئے، لوگوں نے بقیع تک آپ کے جنازہ کی تشییع کی اور وہیں سپرد لحد کر دیا ۔

آگے آگے ہوں گے اور قبیلۂ ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے[1]۔پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''خدا ترس لوگ حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے، ایسے لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے[2]''

---

[1] عیاشی ،تفسیر ،ج۲،ص۳۲؛دلائل الامامہ ،ص۲۷۴؛مجمع البیان ،ج۲،ص۴۸۹؛ارشاد، ص۳۶۵.کشف الغمہ، ج۳ ،ص۲۵۶؛روضۃ الواعظین ،ج۲،ص۲۶۶؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۵۰؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۴۶.

[2] اثبا ت الہداۃ، ج۳،ص۵۷۳.

[3] مقداد،رسول خدا ﷺ اور حضرت علیؑ کے اصحاب میں ہیں ان کی عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ ایک روایت کے مطابق ،خدا وندعالم نے سات آدمیوں کی وجہ سے کہ ان میں ایک مقداد بھی ہیں .ہمیں روزی دیتا ہے اور تمہاری مدد کرتااور بارش نازل کرتا ہے اس نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خلافت و امامت کے موضوع سے بہت ہاتھ پیر مارا اور انتھک کوشش کی ہے ۔

[4] ہمدان یمن میں ایک بڑاقبیلہ ہے انھوں نے جنگ تبوک کے بعد حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ایک نمایندہ بھیجا اور حضرت نے ۹ ؁ھ میں حضرت امیر المؤمنین کو یمن روانہ کیا تاکہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں رسول خدا ﷺ کا پیغام پڑھے جانے کے بعد سارے کے سارے مسلمان ہوگئے حضرت علیؑ نے ایک خط میں رسول خدا ﷺ کو ہمدانی طائفہ کے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس خط میں ہمدان پر تین بار دورد بھیجا .رسول خدا ﷺ خط پرھنے کے اس خبر کے شکرانہ کے طور پر سجدۂ شکر بجالائے حضرت علیؑ نے ان کی مدح میں اس طرح بیان کیا ہے :''ہمدان والے دیندار اور نیک اخلاق ہیں، ان کا دین ،ان کی شجاعت اور دشمن کے مقابل ان کے غلبہ نے انھیں زینت بخشی ہے اگر میں جنت کا دربان ہواتو ہمدانیوں سے کہوں گا سلامتی کے سے اس میں داخل ہو جا ؤ .آنحضرت نے معاویہ کی دھمکیوں کے جواب میں ،قبلیۂ ہمدان کی توانائی و قوت کو اس پر ظاہر کیا اور کہا:''جب ہم نے موت کو سرخ موت پایا ،تو ہمدان طائفہ کو آمادہ کیا، ایک شخص نے حضرت پر اعتراض کیا بہت ممکن تھا کہ لشکر اکٹھا کرنے میں خلل واقع ہو جائے حاضرین

ابن عباس کہتے ہیں : اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر ومدد گار ہیں[3]۔ حلبی کہتے ہیں : تمام اصحاب کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر ہیں[4]۔مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سر زمین کی مدیریت ہر کس وناکس کو نہیں دی جا سکتی،بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے کے جو بارہا کہ آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمایشوں میں ثابت کر چکے ہیں۔

اسی لئے ،دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے وزراء میں حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) سر فہرست ہیں اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی ہوں گے یہ لوگ رسول خداؐ اور حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں نیز قبیلۂ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی (علیہ السلام) کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہٰذا اس حکومت کے وہ لوگ بھی منصب دار ہوں گے۔

واقعہ نے اسے لات گھونسا مارکر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور حضرت نے اس کا دیہ دیا ہمدان کا طائفہ ان تین طائفہ میں ایک تھا جو حضرت کے لشکر کی بھاری اکثریت کو تشکیل دیتا تھا صفین کی ایک جنگ میں داہنا بازو بن کر اپنی بے مثال ثبات قدمی اور پایداری کا مظاہرہ کیا خاص کر ۸۰۰،سو ہمدانی جوانوں نے آخر دم تک استقلال و پایداری دیکھائی اس میں ۱۸۰، افراد شہید اور زخمی ہوئے اور گیارہ کمانڈر شہید ،اگر پرچم ان میں سے کسی کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتا تھا تو دوسرا ہاتھ میں اٹھا لیتا تھا اور اپنے رقیب ''ازد ''اور ''بجیلہ ''سے جنگ کرنے میں ان کے تین ہزار کو مار ڈالا۔
جنگ صفین کی کسی ایک شب کے موقع پر معاویہ نے چار ہزار افراد کے ساتھ حضرت علیؑ کے لشکر پر شب خون کا ارادہ کیا تو ہمدان کا قبیلہ اس ناپاک ارادہ سے آگاہ ہواتو صبح تک پوری آمادگی کے ساتھ نگہبانی کرتا رہا ،ایک دن معاویہ نے اپنے لشکر سمیت اس قبیلہ سے جنگ شروع کر دی ،لیکن ان سے قابل دید شکست کے ساتھ میدان جنگ سے فرار کر گیا.معاویہ نے ''عک''نامی قبیلہ کو ان سے جنگ کے لئے روانہ کیا ہمدانیوں نے ان پر اس طرح حملہ کیا کہ معاویہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا ۔
حضرت علیؑ نے ان سے فرمائش کی کہ سر زمین حمص کے سپاہیوں کو سرکوب کریں ہمدانی لوگ ان پر بھی حملہ ور ہوئے اور دلیرانہ جنگ کے بعد انھیں شکست دیدی اور معاویہ کے خیمے سے پیچھے ہٹا دیا، ہمدان کا گروہ ہمیشہ حضرت کا مطیع و فرمانبردار تھا اور جب نیزہ پر قرآن بلند کرنے سے حضرت علیؑ کے لشکر کے درمیان اختلاف ہواتو اس قبیلہ کے رئیس نے حضرت سے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جو حکم دیں گے ہم اجراکریں گے ۔

[1] عقد الدرر، ص۹۷.
[2] نور الابصار، ص۱۸۷؛وافی، ج۲،ص۱۱۴؛نقل از ''فتوحات مکیہ
[3] الدر المنثور، ج۴،ص۲۱۵؛متقی ہندی، برہان، ص۱۵۰؛العطر الوردی، ص۷۰ .
[4] السیرة الحلبیہ، ج۱،ص۳۳؛منتخب الاثر، ص۴۸۵.

حکومت کی مدت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں۔ بعض روایات ۷،سال معین کرتی ہیں تو بعض ۹،۱۰، اور ۲۰، سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں، لیکن جو مسلّم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت ۷، سال سے کم نہیں ہے نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں۔شاید یہ کہا جا سکے کہ مدت حکومت ۷، سال ہے؛ لیکن اس کے سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت مہدی کی حکومت ۷، سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہٰذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰، سال تک ہوگی"[1]. حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا[2]''

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: کہ'' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے[3]''نیز فرماتے ہیں: ''آنحضرت اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے[4]۔'' اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت سات سال تک ہے، اگر کم ہو ورنہ ۹،۱۰، سال تک ہوگی[5]''،نیز مذکور ہے: '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۹، سال اس دنیا میں حکومت کریں گے[6]'' جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا: '' امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کتنے سال زندگی کریں گے؟حضرت نے کہا: قیام کے دن سے

---

[1] مفید، ارشاد،ص۳۶۳؛طوسی، غیبۃ، ص۲۸۳؛روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۶۴؛الصراط المستقیم، ج۲،ص۲۴۱؛ الفصول المهمہ، ص۳۰۲؛الا یقاظ، ص۲۴۹؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۹۱؛نور الثقلین ، ج۴،ص۱۰۱ .
[2] عقدالدرر، ص۲۲۴،۳۲۸؛اثبا ت الہداة، ج۳،ص۶۲۴.
[3] الفصول المهمہ، ص۳۰۲؛ابن بطریق ،عمده،، ص۴۳۵؛دلائل الامامہ ،ص۲۵۸؛حنفی ،برہان، ص۹۹؛مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۴؛فرائد السمطین، ج۲،ص۳۳۰؛عقد الدرر، ص۲۰، ۲۳۶؛شافعی ،بیان، ص۵۰؛حاکم ،مستدرک، ج۴، ص۷ ۵ ۵؛کنزل العمال، ج۱۴، ص۲۶۴؛کشف الغمہ، ج۳،ص۲۶۲؛ینابیع المودة، ص۴۳۱؛غایۃ المرام، ص۶۹۸؛بحار الانوار ، ج ۱ ۵ ، ص ۲ ۸.
[4] عقد الدرر، ص۲۰ ؛بحار الانوار،ج۵۱،ص۸۲.
[5] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۴۰؛کشف الا ستار، ج۴،ص۱۱۲؛مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۴.
[6] ابن طاؤ س، طرائف ،ص۱۷۷.

وفات تک ۱۹ سال طولانی ہوگی''[1]رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۲۰ سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے بر آمد کریں گے، نیز سر زمین شرک کو فتح کریں گے''[2]نیز حضرت فرماتے ہیں: مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میرے فرزندوں میں ہیں اور ۲۰ سال حکومت کریں گے''[3]اسی طرح روایت میں ہے آنحضرت ۱۰ سال حکومت کریں گے[4]۔ حضرت علی (علیہ السلام) اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کتنے سال حکومت کریں گے؟آپ نے فرمایا: '' ۳۰ یا ۴۰ سال حکومت کریں گے[5]''امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزندوں میں ہیں اور ان کی حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰ سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے[6]نیز آنحضرت نے فرمایا: '' ۱۹ سال و کچھ مہینے حکومت کریں گے''[7]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ۳۰۹ سال حکومت کریں گے؛ جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں ''؛[8]مرحوم مجلسی فرماتے ہیں: جو روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی تعین کرتی ہیں ان کی درج ذیل توجیہ کی جا سکتی ہے :بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت کرتی ہیں بعض حکومت کے ثبات و بر قراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں جن سے ہم آشنا ہیں ۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور

---

[1] عیاشی ،تفسیر ،ج۲،ص۳۲۶؛نعمانی، غیبۃ، ص۳۳۱؛اختصاص، ص۲۵۷؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۲۹۸.

[2] فردوس الاخبار، ج۴،ص۲۲۱؛العلل المتنابیہ، ج۲،ص۸۵۸؛دلائل الامامہ، ص۲۳۳؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۹۳؛بحار الانوار،ج ۵۱، ص۹۱؛ملاحظہ ہو:طبرانی، معجم، ج۸، ص۱۲۰؛اسد الغابہ ،ج۴،ص۳۵۳؛فرائد السمطین، ج۲، ص۳۱۴؛ مجمع الزوائد ،ج۷، ص۳۱۸؛لسان المیزان، ج۴،ص۳۸۳.

[3] کشف الغمہ، ج۳،ص۲۷۱؛ابن بطریق ،عمدہ، ،ص۴۳۹؛بحارا لانوار، ج۵۱، ص۱؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۲ ۵ ۱ ؛ فردوس الاخبار، ج۴،ص۶؛دلائل الامامہ، ص۲۳۳؛عقدالدرر، ص۲۳۹؛ینابیع المودۃ، ص۴۳۲.

[4] نورا لابصار، ص۱۷۰؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۲۵؛ملاحظہ ہو:فضل الکوفہ، ص۲۵؛اعیان الشیعہ، ج۲،ص۱ ۵ ؛ ینابیع المودۃ، ص۴۹۲.

[5] ابن حماد ،فتن ،ص۱۰۴؛کنزل العمال، ج۱۴،ص۵۹۱.

[6] اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۷۴.

[7] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۳۱؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۸وج ۵۳، ص۳.

[8] طوسی ،غیبۃ ،ص۲۸۳؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص ۳۹۰؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۸۴.

خدا وند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے[۱]۔ مرحوم آیۃ اللہ طبسیؒ (میرے والد بزرگ)ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ۷؍ سال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں؛ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا[۲]۔

[۱] بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۸۰.
[۲] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۲۵.

دوسری فصل

علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جیسا ہو جن پر علم و دانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حدتک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے، قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیائے علم و دانش میں خیرہ کر دینے والے تبدیلی واقع ہوگی۔ علم و دانش کاادراک و شعورامام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی اس ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتی عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گذرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خدا وندی ومذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی کہ آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکال لیں گی۔ نیز صنعت وٹکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اگر چہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیاہے۔

ان تمام روایات سے جو اس سلسلے میں بیا ن ہوئی ہیں حیرت انگیز دگر گونی و تغیر کا پتہ چلتا ہے ،جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا ،حضرت تقریر کے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے، حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے، تعلیمی لکڑی(چھڑی) اور جوتے کے بند و فیتے انسان سے گفتگو کریں گے. گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر دیں گی،اور بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پرواز کرے گابہت سارے نمونے ہیں اگرچہ بعض کا اشارہ اعجاز کی طرف ہو لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے،ان دگر گونی کو دریافت کیا جا سکتا ہے ۔ روایات امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور ،علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی جس

طرح آج کی صنعت اور ٹکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی معاشرہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراوٹ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرتا جا رہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جارہا ہے اور تباہی و بربادی،فتنہ و فساد کی طرف مائل ہے لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بالکل بر عکس شرائط ہوں گے باوجودیکہ انسان علم اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جارہا ہے لیکن اخلاقی گراوٹ،کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی و انسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کئے جائیں گے جو سابق میں زندگی گذار چکے ہیں۔وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی و گرواٹ کی علامت بن جائے گا۔

اگر کل تک ان کے دلوں میں بغض و حسد،کینہ و کدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں دل ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں گے گویا دو قالب ایک جان ہو جائیں گے جن لوگوں کے دل سست اور کمزور تھے اتنے محکم و مضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت و قوی ہوجائیں گے ۔ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال و اخلاقی بلندی،رشد و آگہی کا سبب ہوگی وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے الٰہی نظام میں انسان عقل و خرد ،اخلاق و کردار ، فکرونظر،آرزو وتمنا کے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں پورا ہوگا جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ھدیہ نہیں پیش کیا ۔

علم و صنعت کی بہار

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''علم و دانش کے ۲۷ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس ۔ لوگ آج دو حرف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو باقی ۲۵ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رایج و نشر کریں گے نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کر کے مجموعاً ۲۷ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے[1] خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق ''جزأ ''صرفا کا بدل ہے (صِرفاً کی جگہ پر ہے۔) اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: علم و دانش کتاب خدا وندی و سنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے ،تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت و نبوت، علم و دانش کے خزانہ، جانشین رسالت ۔[2] نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''یہ امر، (ہمہ گیر اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن و سال کے اعتبار سے ہم سب سے کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی.خدا وند عالم علم و دانش انھیں عطا کرے گا ،اور کبھی انھیں خود پر موکول نہیں کرے گا[3] ۔آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ''جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے[4] ''.یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتا تی ہیں اس لئے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائے[5]: ایسا قانون الٰہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت و راہنمائی

---

[1] خرائج، ج۲، ص۸۴۱؛مختصر بصائر الدرجات، ص۱۱۷؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۲۶.

[2] کما ل الدین ،ج۲،ص۶۵۳؛العدد القویہ ،ص۶۵؛اثبات الہداة ،ج۳،ص۴۹۱؛حلیة الابرار، ج۳، ص۶۳۹؛ بحار الانوار،ج ۵۱، ص۳۶وج۵۲، ص۳۱۷.

[3] عقدالدرر، ص۴۲.

[4] مثالب النواصب ،ج۱،ص۲۲۲.

[5] بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۹۱؛حق الیقین، ج۱،ص۲۲۹؛بشارة الاسلام، ص۳۴۱.

کرے (۲) ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے (۳) اور قدرت و اسلحے جو بشریت کے کمال و ترقی کے لئے سد راہ و رکاوٹ میں راستے سے ہٹادے اور حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی وٹکنالوجی کی ترقی کے علاوہ، اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔ یہاں پر ہم بعض ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں: ''حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا''.

یہ روایت تصویری ٹیلفون کی اختراع و ایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم وادراک ہے واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہوگی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سیٹم(System) اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالا تر کوئی دوسرا مطلب ہوگا۔نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو خدا وند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت وبصارت میں اضافہ کردے گا ؛اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا اوروہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور حضرت کو دیکھیں گے ؛جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے[1]''. مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سر زمین پر حضرت ظہور کریں گے ؟حضرت نے فرمایا: ''کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو،ظہور کے وقت دیکھے، لیکن دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے)اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو[2]''.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گویا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو رسول خدا ﷺ کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ

---

[1] کافی ،ج۸ ،ص۲۴۰؛خرائج ،ج۲،ص۸۴۰؛مختصر البصائر، ص۱۱۷؛الصراط المستقیم ،ج۲،ص۲۶۲؛منتخب الانوار المضیۂ، ص۲۰۰؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۳۶.

[2] بحار الانوار، ج۵۳،ص۶.

رہا ہوں ...ہر جگہ کا رہنے والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں[1] ''.ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں گے اس لئے کہ روایت میں ہے کہ لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر میں موجود ہیں اس سلسلے میں دو احتمال ہے ا۔سہ جانبہ تصویر کے نشر کا سیٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا ۔ترقی یافتہ سیٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام (علیہ السلام) کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا[2] ''.

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پراکتفاء کرتے ہیں ۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)،جوتے، عصا (لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا[3] ''.امام محمد باقر (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اخبار و اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں: ''حضرت کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ پوشیدہ امور کو جان لیں گے توپھر انھیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم و گناہ گار کو قتل کرتے ہیں ۔ حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دیدے[4] ''.یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں متحیر و چکا

[1] کامل الزیارات، ص۱۱۹؛نعمانی،غیبۃ، ص۳۰۹؛کما ل الدین، ج۲،ص۶۷۱؛بحار الانوار، ج۵۲ ،ص۳۲۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۹۳؛نور الثقلین،ج۱،ص۳۸۷؛مستدرک الوسائل، ج۱۰،ص۲۴۵؛جامع احادیث الشیعہ ،ج۱۲، ص۳۰۷.
[2] فردوس الاخبار ،ج۲،ص۴۴۹؛احقاق الحق ،ج۱۳،ص۳۵۱.
[3] احمد، مسند ،ج۳،ص۸۹؛فردوس الاخبار، ج۵،ص۹۸؛جامع الاصول، ج۱۱،ص۸۱.
[4] نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۹؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۶۵.

چونکہ کردینے والی اطلاعات کی جانب اشارہ ہو البتہ عالمی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سیٹم بھی ہوں ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دیدیں ۔ ب)اسلامی تہذیب کارواج حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں لوگ بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے،نیزاضطراب،گھٹن ، دینداروں کے کچلنے اور مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے دور ختم ہو چکا ہوگاہر جگہ اسلام کا راگ بج رہا ہو گااور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر ،خیمے،و محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لئے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے ہر چند اس سے بچاؤ کیا جائے پھر بھی نفوذ کرکے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر ،دیہات،دشت و صحرا بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کر کے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا ۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچپسی ،بے سابقہ ہوگی لوگوں کا قرآنی تعلیمات ،نماز جماعت اور نماز جمعہ میں شریک ہونا قابل دید ہوگا نیز موجود ہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی، لوگوں کی ضرورتیں بر طرف نہیں کر پائیں گی جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ ۱۲، دفعہ نماز جماعت ہوگی یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حد درجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے، یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل و کشتار سے کم ہو جائے گی ۔

ان حالات میں ادارے ،وزارتخانوں جن کی ذمہ داری دینی اورمذہبی ہے کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتی بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے ۔یہاں پر قرآن کی تعلیم ،معارف دینی ، مساجد ،رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بیان کریں گے ۔ ا۔اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : گ ''ویا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ (چادریں

بچھا کر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں[1] ''.امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :'' گویا میں علی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں [2] ''.اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں : میں نے حضرت علی (علیہ السلام) کو کہتے ہوئے سنا : ''گویا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے[3] ہیں ''.یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی ہے کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، و لغت دان، حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس و ایرانی ہیں ۔امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت و فہم و فراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتاب خدا و سنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی[4] ''.

۲۔تعمیر مساجد حبہ عرنی کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین (علیہ السلام) سر زمین ''حیرہ ''[5] کی طرف روانہ ہوئے تو کہا : ''یقیناً حیرہ شہر میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ ۱۲، عادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے میں نے کہا :یا امیر المؤمنین!(علیہ السلام) جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی گنجائش ہوگی؟توآپ نے کہا : وہاں چار مسجد بنائی جائے گی کہ موجودہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو در والی ہے)اور دو ایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا[6] '' نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)اپنی تحریک جاری رکھیں گے تاکہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک

---

[1] نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۹؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۶۵.
[2] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۸؛بحارالانوار،ج ۵۲، ص۳۶۴.
[3] نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۸؛بحارالانوار،ج ۵۲، ص۳۶۴.
[4] الارشاد، ص۳۶۵؛کشف الغمہ، ج۳،ص۲۶۵؛نور الثقلین ،ج۵،ص۲۷؛روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۶۵.
[5] مجمع البحرین ،ج۶، ص۱۱۱.
[6] بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۵۲.

مسجدیں بنادی جائیں[۱] ''۔مفضل کہتے ہیں کہ امام جعفرصادق (علیہ السلام)نے فرمایا: '' حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزار در کی مسجد بنائیں گے[۲] ''۔شاید (ظہرالکوفہ)سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو، چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔جناب طوسیؒ کی صریح یا ظاہر روایت جو امام محمد باقرؑ سے منقول ہے ایسا ہی ہے[۳]۔

۳۔اخلاق و معنویت میں رشد اور ترقی امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے[۴] ''۔

امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' کوفہ کے گھر کربلا و حیرہ سے متصل ہوجائیں گے اس طرح سے کہ ایک نمازگذار نماز جمعہ میں شرکت کے لئے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا، لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا[۵] ''۔شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو جو نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نمازگذار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہوگی شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو، اس لئے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

فیض کاشانی نے ابن عربی کی بات نقل کی ہے جس کے بارے میں احتمال ہے کہ شاید کسی معصوم سے ہو: '' حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی، بزدلی کنجوسی میں گذارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل، شجاع، جوادانسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی[٦] ''۔حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' حضرت قائم کے قیام

---

[۱] حیرہ کوفہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر تھا ساسانیوں کے زمانے میں ملوک لخمی وہاں حکومت کرتا تھا وہ لوگ ایران کی سر پرستی میں تھے لیکن خسرو پرویز نے ۶۰۲ ہجری م میں اس سلسلے کو توڑ ڈالا اور وہاں حاکم معین کیا اور حیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کے بعد بنای کوفہ کی علت سے زوال پذیر ہوا اور دسیوں صدی م سے اور چوتھی صدی ہجری سے قبل کلی طورپر نابود ہو گیا. معین، ج۵،ص۴۷۰.

[۲] التہذیب، ج۳،ص۲۵۳؛کافی، ج۴،ص۴۲۷؛من لایحضرہ الفقیہ، ج۲،ص۵۲۵؛وسائل الشیعہ، ج۹، ص۴۱۲ ؛ مرأة العقول ،ج۱۸، ص۵۸؛ملاذ الاخیار، ج۵، ص۴۷۸؛بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۵.

[۳] غیبت طوسی،ص۴۶۹.اثبات الهداة؛۳،ص۵۱۵؛بحا رالانوار؛ج۵۲،ص۳۳۰.

[۴] احقاق الحق، ج۱۳،ص۳۱۲؛

[۵] الارشاد، ص۳۶۲؛طوسی، غیبۃ، ص۲۹۵؛اثبات الہداة ،ج۳،ص۵۳۷؛وافی ،ج۲،ص۱۱۲؛بحار الانوار،ج۵۲، ص۳۳۷،۳۳۰.

[٦] عقدالدرر، ص۱۵۹.

کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے[1]"نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی[2]"شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فسادو انحراف کے بارے میں فرماتے ہیں "خداوندعالم آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی اصلاح ہو جائے[3]".(۱) حضرت کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص و طمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائیں گی اور بے نیازی پیدا ہو جائے گی ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا ،اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہئے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا[4]".اس روایت میں ,قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ "عباد "کا استعمال ہوا ہے؛ یعنی روحی دگر گونی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے,بلکہ یہ اندرونی تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں : "تم کو مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے، جب کہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔ خدا وند عالم امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل بے نیازی سے بھر دے گا اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تاکہ اس کی ضرورت بر طرف ہو)لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا اس وقت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کہیں گے : "خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دیدو "خزانہ دار کہے گا :دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کروو ہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا ؛ لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ پشیمان ہوگا اور خود سے کہے گا کیا ہوا کہ میں محمد کی امت

---

[1] طوسی ،غیبۃ، ص۲۹۵؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۳۷؛وافی، ج۲،ص۱۱۲؛بحار الانوار،ج ۵۲، ص۳۳۷،۳۳۰.
[2] وافی، ج۲،ص۱۱۳بہ نقل از: فتوحات مکیہ
[3] خصال ،ج۲،ص۲۵۴،ح۱۰۵۱.
[4] عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۴۰۲؛ابن حماد، فتن ،ص۱۶۲؛ابن طاؤ س، ملاحم، ص۱۵۲.

کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا ؛کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے پھر اس وقت واپس آکر تمام مال لوٹا دے گا ؛ لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دیدیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے[1]۔ روایت میں (یملاء قلوب امۃ محمد) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لئے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملأ قلوب امۃ محمد) کے جملے کا استعمال یہ بتا تا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اخلاقی کمال ،قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' جب قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک مرکز پر لگا دیں گے)ان کے اخلاق کو کامل کریں گے[2]'' بحار الانوار میں (احلامھم)کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزؤں کو پورا کریں گے[3]۔ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکری میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا ﷺ کا ہدف کہ آپ کہتے تھے : '' میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں ''، محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)رسول خدا ﷺ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے فرماتے ہیں : ''خدا وند عالم ان دونوں (حسن وحسین علیہما السلام) کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل،کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا[4]۔ ''امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے فرمایا : ''ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگان خدا کے سر پر رکھے گا اس وقت

[1] منن الرحمن ،ج۲،ص۴۲؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۲۴.نقل از :امیر المؤ منین علیہ السلام
[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۱؛احقاق الحق ،ج۱۳،ص۱۸۶؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۷.
[3] احمد ،مسند ،ج۳،ص۳۷،۵۲؛جامع احادیث الشیعہ، ج۲،ص۳۴؛احقا ق الحق ،ج۱۳، ص۱۴۶.
[4] کافی ،ج۱،ص۱۵؛خرائج، ج۲،ص۸۴۰؛کمال الدین ،ج۲،ص۶۷۵.

ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا[1]. حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے ،اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لئے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے چور کہے گا اس کے لئے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا[2]''.زید زراء کہتے ہیں میں نے امام صادق (علیہ السلام) سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں آپ نے کہا : ''کیوں؟''.میں نے کہا : چونکہ میں اپنے درمیان، کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینا ر پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار ہمارے نزدیک اُن برادر دینی وا یمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤ منین (علیہ السلام) کی ولایت و دوستی کا دم بھرتے ہیں ۔

حضرت نے کہا : ''نہیں، تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو؛ لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا اس وقت خدا وند عالم تمہیں برد باری ،وصبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے[3]''.

[1] بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۳۶.
[2] عقد الدرر ،ص۱۵۲؛حقاق الحق ،ج۱۳،ص۱۱۶؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۴۹۵،۴۴۸.
[3] کما ل الدین ،ج۲،ص۶۵۳؛دلائل الامامہ، ص۲۴۳؛کامل الزیارات، ص۱۱۹.

تیسری فصل

امنیت

جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے نا امنیت و غیر سالمیت کا ماحول پوری دنیا پر محیط ہوگا تو حضرت کا سب سے بنیادی کام معاشرہ میں امن و سکون پیدا کرنا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں دقیق پروگرام جو بنائےء جائیں گے کوتاہ مدت میں امنیت ، سماج میں قائم ہو جائے گی اور لوگ پر سکون انداز سے دنیا میں زندگی بسر کریں گے ایسی امنیت قائم ہوگی کہ انسان نے کسی زمانے میں نہیں دیکھا ہوگا ۔

راستے اس طرح پر امن ہو جائیں گے کہ جوان عورتیں بغیر کسی محرم کو ہمراہ لئے ہوئے سفر کریں گی اور ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ او رسؤ استفادہ سے محفوظ رہیں گی ۔ لوگ بھرپور قضاوت کے ساتھ امنیت میں زندگی بسر کریں گے اس طرح سے کہ کسی کا معمولی حق کبھی پایمال نہیں ہوگا قوانین و پروگرام اس طرح اجراء ہوں گے کہ لوگ مالی و جانی اعتبار سے مکمل امنیت میں ہوں گے چوری سماج سے ختم ہو جائے گی اور اس درجہ کے اگر کوئی جیب میں ہاتھ ڈالے گا تو چوری کا تصور نہیں ہوگا بلکہ اس کی توجیہ ہو جائے گی۔

ایسی امنیت و سالمیت ہوگی کہ اس کے دائرے میں حیوانات و جاندار سبھی آجائیں گے اور گوسفند و بھیڑئے ایک جگہ زندگی گذاریں گے نیز بچے بچھو اور ڈسنے والے جانوروں سے کھلیں گے اور انھیں کوئی گزند بھی نہیں پہنچے گا ۔الف) عمومی امنیت رسول خداء اس سلسلے میں فرماتے ہیں : '' جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام)آسمان سے زمین پر آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے ... ، چرواہے اپنی گوسفندوں سے کہیں گے چرنے کے لئے فلاں جگہ جاؤ اور اس وقت لوٹ آؤ ،گوسفند کے گلے دو کھیتوں کے درمیان ہوں گے مگر اس کے ایک خوشے سے تجاوز نہیں کریں گے نیز اس کی ایک شاخ بھی اپنے پیروں سے نہیں روندیں گے

[1]۔ رسول خدا فرماتے ہیں : ''زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا تاکہ لوگ اپنی فطرت کی جانب باز گشت کریں نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ ہی کسی سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا[2]''.ابن عباس حضرت مھدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں امنیت کے محیط ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ حتی اس زمانے میں بھیڑیا گو سفند پر حملہ نہیں کرے گا نیز شیر ،گائے کو نہیں کھائے گا سانپ انسان کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا ،چوہا ذخیرہ نہیں کھائے گا نہ ہی اسے بر باد کرے گا[3]۔امیر المؤمنین(علیہ السلام)فرماتے ہیں : ''جب قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)ہمارے قیام کریں گے تو آسمان سے پانی برسے گا، درندے و چوپائے ایک در سے صلح و آشتی کے ساتھ داخل ہو ں گے نیز انسانوں سے انھیں کوئی سرو کار نہ ہوگا اور اتنا امن و سکون ہوگا کہ ایک عورت عراق سے شام چلی جائے گی نہ کوئی درندہ اسے پریشان کرے گا اور نہ ہی وہ کسی درندہ سے خوفزدہ ہوگی[4]''.

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''حضرت مھدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کا لشکر (کانے دجال کی فوج) کو نیست ونابود کرے گا زمین اس کے منحوس وجود سے پاک ہو جائے گی پھر حضرت شرق و غرب عالم کی فرمانروائی کریں گے اور جابلقا سے جابرسا تک کو فتح کریں گے بلکہ تمام شہروں پر محیط حکومت ہوگی اور آپ کی حکومت کو استقرار و دوام ملے گا[5]''.آنحضرت لوگوں کے ساتھ عادلانہ رفتار رکھیں گے حدیہ ہو گی کہ گوسفند بھیڑئے کے نزدیک چرنے میں مشغول ہوگی اور بچے بچھو سے کھیلیں گے بغیر اس کے کہ انھیں کوئی گزند پہنچے برائیاں ختم اور نیکیاں باقی رہیں گی ایک روایت میں آیا ہے کہ '' حضرت عیسیٰ(علیہ السلام)کی آمد سے پہلے قیامت برپا نہیں ہوگی (گرگ) بھیڑیا گوسفند کے گلہ میں گلہ کے کتے کے مانند ہوگا شیر اونٹ کے گلے میں اونٹ کے بچے یا اس کے جوڑے کے مانند ہوگا[6]''.حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا : ''حضرت قائم کے ظہور کے وقت پرندے

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۹۷.
[2] ابن حماد، فتن، ص۹۹؛متقی ہندی،برہان، ص۷۸؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰؛ملاحظہ ہو:عقدالدرر، ص۱۵۶ . القول المختصر ،ص۱۹؛سفارینی ،لوائح، ج۲،ص۱۲؛طوسی ،غیبۃ، ص۲۷۴؛خرائج ،ج۳،ص۱۴۹؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۱۴ ؛ بحار الانوار،ج ۵۲،ص۲۹۰.
[3] بحار الانوار، ج۱،ص۶۱؛بیہقی ،سنن ،ج۹،ص۱۸۰.
[4] صدوق ،خصال ،باب ۴۰۰،ص۲۵۵؛الامامۃ والتبصرہ،ص۱۳۱؛اثبات الہداۃ،ج۳،ص۴۹۴؛بحار الانوار ، ج۵۲ ، ص۳۱۶.
[5] ینابیع المودۃ، ص۴۲۲؛المحجہ، ص۴۲۵؛احقاق الحق، ج۱۳،ص۳۶۱.
[6] عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۴۰۱؛ملاحظہ ہو:احمد،مسند ،ج۲ ،ص۴۳۸،۴۳۷؛ابن حماد، فتن، ص۱۶۲.

اپنے آشیانے و مچھلیاں دریا میں تخم گذاری کریں گی[1]''. شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ امنیت کا احساس کریں گی اور بغیر دغدغہ اپنے آشیانہ و ٹھکانہ پر تخم گذاری کریں گی۔ ابو امامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں کہا اُس زمانے میں لوگوں کا پیشوا ایک نیک و صالح انسان ہے ...اس زمانے میں بھیڑ، گائے پر ظلم نہیں ہو گا، دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے جانوروں کے منہ سے لگام ہٹالی جائے گی (اور حیوانات دوسرے کے حقوق سے تجاوز نہیں کریں گے چہ جائیکہ انسان ایک دوسرے کے حقوق سے تجاوز کریں) بچہ درندہ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا لیکن حیوان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا، حیوا ن کا بچہ شیر اور درندوں کے سامنے ڈال دیا جائے گا لیکن اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گا شیر اونٹ کی قطار میں اور بھیڑیا،گوسفند کے گلہ میں حفاظتی کتے کی طرح ہو گا[2]''.

شاید یہ روایت بھر پور امنیت اور اطمینان بخش فضا کی حکایت کر رہی ہو ۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''جب حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام)آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے تو سانپ، بچھو ظاہر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے[3]'' اس حدیث سے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں جانی ومالی حفاظت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے؛ اس لئے کہ چرواہا جو اپنے چوپایوں کو جنگل میں بھیجے گا تو انسانوں اور درندوں کی تعدی سے آسودہ خاطر و مطمئن ہوگا جو انسان سفر کر رہا ہو یا موذی جانوروں کے درمیان زندگی گذارتا ہو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا ،اس طرح سے کہ گویا احترام کا قانون دوسرے کے حق میں حتی کہ حیوانات کے درمیان میں مورد قبول ہوگا سب ہی اس کے سامنے سراپا تسلیم و مطیع ہوں گے شاید کچھ امنیت اس وجہ سے ہو کہ اس زمانہ میں نعمت الٰہی وافر ہو گی اور جب تمام جاندار اس سے فیضیاب ہوں گے تو امنیت کا احساس کرتے ہوئے کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچائے گا ۔ حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانے میں امنیت کا دور دورہ اس طرح سے ہوگا کہ اگر کوئی سوئے گا تو اس اطمینان سے کہ کوئی اس کی نیند میں خلل انداز نہیں ہوگا اور کوئی اسے بیدار نہیں کرے گا ۔

---

[1] اختصاص ،ص۲۰۸؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۰۴.
[2] طیالسی ،مسند ،ج۱۰،ص۳۳۵؛ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۵۲.
[3] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۹۷.

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امت آنحضرت سے پناہ حاصل کرے گی، جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی شہزادی کے پاس پناہ لیتی ہیں. آنحضرت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے؛ جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وجور سے پُر ہوگی؛ اس حد تک کہ لوگ اپنی اصلی فطرت کی جانب لوٹ آئیں گے سوئے ہوئے انسان کو کوئی بیدار نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہے گا[1]''.

ب)راستے کی امنیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستوں کی سالمیت و امنیت سے متعلق بہت ساری روایتیں ہیں مگر یہاں ہم چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانہ میں عورت ظلم و ستم ناانصافی سے بے خوف و خطر ہو کر شب کو سفر کرے گی[2]''.نیز آنحضرت فرماتے ہیں : '' یقیناً خدا وند عالم اس امر (اپنے دین) کو تمام کر کے رہے گا اس طرح سے کہ شخص رات کو صنعا سے حضر موت تک مسافرت کرے گا تو اسے خدا کے علاوہ ،کسی کا خوف نہیں ہوگا[3]''.ان دو جگہوں کا نام شاید اس لئے لیا گیا ہے کہ یہ خوفناک بیابان ہیں کہ کبھی انھیں مفازہ سے تعبیر کیا جاتا تھا اس لئے کہ کامیابی اور سلامتی سے تفال کیا جاتا تھا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' خدا کی قسم، مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر اس حد تک جنگ کریں گے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک قرار نہ دیں حتی کہ بوڑھی سن رسیدہ عورت اس سمت سے اس سمت جائے اور کوئی معترض نہ ہو[4]''.ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا : ہم کیوں حضرت قائم کے ظہور کی تمنا کریں ؟ کیا ہم غیبت کے زمانہ میں بلند مرتبہ ہوں گے ؟ حضرت نے کہا : سبحان اللہ! کیا تم نہیں چاہتے کہ امام اپنی عدالت پوری دنیا میں عام کردیں اور راستوں کو پر امن بنادیں اور اپنے منصفانہ فیصلے سے ستم دیدہ کی نصرت فرمائیں

---

[1] الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۷۷؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۷۰؛او رصفحہ ۶۳ پر تھوڑے سے فرق کے ساتھ ؛احقا ق الحق، ج۱۳،ص۱۵۴ .
[2] المعجم الکبیر ،ج۸،ص۱۷۹.
[3] المعجم الکبیر ،ج۴،ص۷۲؛جامع الاصول ،ج۷، ص۲۸۶؛بیہقی، سنن، ج۹،ص۱۸۰.
[4] عیاشی، تفسیر، ج۲،ص۶۲؛نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۳؛تفسیر برہان، ج۱،ص۳۶۹؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۴۵؛ ینابیع المودۃ، ص۴۲۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۳۸۰.

[1] امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے ایک ناصر کہتے ہیں کہ ایک دن ابو حنیفہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئے حضرت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا : ''یہ آیت کہتی ہے (سِیرُوا فِیهَا لَیَالِیَ وَأَیَّامًا آمِنِینَ[2]) ''زمین میں شب و روز امن و سلامتی کے ساتھ حرکت کرو یہ کس زمین کے متعلق ہے؟'' ابو حنیفہ نے کہا : میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہو۔ حضرت اپنے چاہنے والوں کی طرف رخ کرکے کہنے لگے : ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ لوگ اس راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا کریں گے اور ان کے اموال لوٹ لئے جائیں گے اور امنیت نہیں ہوگی اور مارڈالے جائیں گے۔ اصحاب نے کہا : ہاں ایسا ہی ہے اور ابو حنیفہ خاموش رہے۔

حضرت نے دوبارہ اس سے پوچھا : یہ آیت جس میں خدا وند عالم فرماتا ہے : (وَمَن دَخَلَهُ کَانَ آمِنًا[3]) ''جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا ''، کس زمین کے بارے میں ہے، ابو حنیفہ نے کہا : کعبہ۔ امام (علیہ السلام) نے کہا : ''کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج بن یوسف ثقفی ابن زبیر کی سرکوبی کے لئے کعبہ پر منجنیق سے حملہ کیا اور اسے مار ڈالا، کیا وہ محفوظ جگہ پر تھا؟! ابو حنیفہ خاموش ہو گیا پھر کچھ نہیں بولا۔ جب وہ وہاں سے چلا گیا ؛ تو ابو بکر حضرمی نے آپ سے عرض کیا : میں آپ پر فدا ہو جاؤں! ان دو سوالوں کا جواب کیا ہے؟ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا : ''اے ابو بکر! پہلی آیت سے مراد ہمارے قائم کی ہمراہی ہے نیز خدا وند عالم کے قول کا مطلب کہ اس نے کہا : ''جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا ''، یعنی جو بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے اور حضرت کی بیعت کرلے تو حضرت کے ناصر و یاور میں قرار پائے گا اور امان میں ہوگا.'' علی بن عقبہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، توعدالت بر قرار کریں گے نیز آپ کے دوران حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کے وجود ذی جود سے راستے، سڑکیں پُر امن ہو جائیں گی[4]۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے اچھے انسان ہیں...آپ کے زمانے میں زمین اتنی پُرامن ہوگی کہ ایک عورت دیگر پانچ عورتوں کے ہمراہ بغیر کسی مرد کے حج پر جائے گی

---

[1] مفید ،اختصاص، ص۲۰؛عیاشی ،تفسیر ،ج۱،ص۶۴؛نعمانی، غیبۃ، ص۱۴۹؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۱۴۴؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۵۷؛بحار الانوار، میں ینصر المظلوم کے بجائے ینف المظلوم (آیا ہے)ملاحظہ ہو:الفائق ، ج۴،ص۱۰۰.
[2] سورۂ سباء آیت ۱۸.
[3] سورۂ آل عمران آیت ۹۷.
[4] علل الشرائع ،ج۱،ص ۸۳نورالثقلین ،ج۳،ص۳۳۲؛تفسیر برہان ،ج۳،ص۲۱۲؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۱۴.

اور ذرہ برابر خوفزدہ نہیں ہوگی[1] ۔ عدی بن حاتم کہتے ہیں : یقیناً ایک زمانہ آئے گا کہ ضعیف وناتواں عورت؛ تنِ تنہا حیرہ (نجف سے نزدیک) سے خانہ خدا کی زیارت کو جائے گی اور خدا کے علاوہ کسی سے خائف نہیں ہوگی[2] ۔

ج)فیصلوں پر اعتماد امام کے ظہور کے بعد ایک کام یہ ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بے چینی و اضطراب پیدا کیا ہے اور لاکھوں افراد کو زخمی ،معلول ،اور قتل کر کے مادی و معنوی بے سرو سامانی ایجاد کی ہے. انھیں سزا دی جائے گی کیونکہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد ہیں جنھوں نے دنیا کو ہلاکت و تباہی کے دہانے پر لگا دیاہے ۔ حضرت کے ظہور کے بعد ان کا تعاقب ،گرفتاری،محاکمہ ایک ضروری امر ہے ؛ اس لئے کہ حدود الٰہی کا اجراء کرنا واجب ہے؛ خصوصا امام معصوم (علیہ السلام) اور حضرت بقیۃ اللہ کی موجودگی میں کتاب خدا وندی کے مطابق ہر طرح کی ہوا و ہوس سے، بری ہو کر حدود الٰہی کا اجراء ہو گا ۔

اس زمانہ میں اس اہم وظیفہ کی ادائیگی کے لئے ان افراد کو جو فقہی و اسلامی مبانی پر مسلط ہونے کے علاوہ گذشتہ میں ان پر معمولی اشکال و اعتراض بھی نہ ہوا ہو ۔ روایات میں ان کے قضائی تسلط اور گذشتہ خوبیوں کا تذکرہ ہے ہم اس سلسلے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کریں گے، تو پشت کعبہ سے ۲۷ افراد کو باہر نکالیں گے. ۵، جناب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے جو حق فیصلہ کرتے ہیں اصحاب کہف کے سات یوشع و صی موسیٰ (علیہ السلام) ،مومن آل فرعون ،سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری ،مالک اشتر نخعی[3] ۔

ابو بصیر امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کرتے ہیں : کیا اس گروہ (۳۱۳ افراد) کے علاوہ دوسرے لوگ پشت کعبہ پر نہیں ہیں ؟امام نے کہا : ''کیوں نہیں، دوسرے مومن بھی ہیں ؛ لیکن وہ فقہاء ،چیدہ چیدہ افراد ،حکام و قضاۃ ہوں گے جن کے سینے اور پشت پر حضرت ہاتھ پھیریں گے اس کے بعد ان کے لئے کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوگا[4] ''.بحار الانوار میں ہے کہ وہ لوگ حضرت

---

[1] ابن حماد، فتن ،ص۹۸؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۹؛عقدالدرر ،ص۱۵۱؛القول المختصر ،ص۲۱.
[2] فردو س الاخبار، ج۳،ص۴۹۱.
[3] اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵؛نقل از:عیاشی روضۃ الواعظین ص۲۶۶؛امام ۲۷, آدمیوں کو پست کعبہ سے باہر لائیں گے .
[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص۲۰۲؛دلائل الامامہ، ص۳۰۷،تھوڑے سے فرق کے ساتھ.

کے ناصر و یاور اور زمین کے حاکم ہوں گے [1]۔ صادق اہل بیت (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہر محاذ اور باڈر پر ایک حاکم معین کریں گے، اور ان سے کہیں گے: ''تمہارے کاموں کا پروگرام تمہارے ہی ہاتھ میں ہے اور اگر کبھی وظیفہ کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرنا اور جو اس پر تحریر ہو اس کے مطابق عمل کرنا [2]''۔ ہتھیلیوں سے مشکلات کا سمجھنا ممکن ہے کنایہ ہو مرکزی حکومت سے فوری ارتباط اور رفع مشکل کے وظیفہ کی تعیین ہو یا اشارہ ہو کہ ذمہ دار و عہد دار اپنے کاموں میں انتہائی حیرت انگیز مہارت کے مالک ہوں گے کہ ایک آن میں اپنی فکر و نظر کا اظہار کر دیں یا معجزہ کے ذریعہ مشکل حل ہو جائے جس سے عقل انسان عاجز ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کسی کا کوئی حق کسی کے ذمہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ حضرت اسے واپس لے کر صاحب حق کو واپس کر دیں گے [3]''. امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو داؤد پیغمبر کے فیصلوں اور حکم پر عمل کریں گے انھیں شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں ہوگی خدا وند عالم احکام الٰہی ان پر الہام کرے گا وہ بھی اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کریں گے [4]''. سیار شامی کے فرزند جعفر کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں پایال حقوق کی واپسی اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی حق کسی کے دانتوں کے نیچے ہوگا تو بھی اسے واپس لے کر صاحب حق کو لوٹا دیں گے [5] البتہ یہ رفتار حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ہی مناسب ہے اس کے قاضی: سلمان فارسی، مالک اشتر، جناب موسیٰ کی قوم کے سر برآوردہ افراد ہوں گے لیکن اس کی قیادت و رہبری خود آنحضرت کے ہاتھ میں ہوگی فطری ہے کہ پھر حقوق کی پامالی کا سوال نہیں ہوگا جیسا کہ (دانتوں کے نیچے والا)

---

[1] دلائل الامامہ، ص۲۴۹؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۶۵

[2] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۹؛دلائل الامامہ، ص۲۴۹؛اثبات الہداۃ،ج۳، ص۵۷۳؛بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۶۵و ج۵۳، ص۹۱.

[3] عیاشی، تفسیر ،ج۱،ص۶۴؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۲۲۴.

[4] روضۃ الواعظین، ص۲۶۶؛بصائر الدرجات ،ج۵، ص۲۵۹.

[5] ابن حماد، فتن، ص۹۸؛عقد الدرر، ص۳۶؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۸؛القول المختصر ،ص۵۲.

چوتھی فصل

اقتصاد

اگر حکومت؛ خدا وند عالم کی تائید سے الٰہی احکام و قوانین کا معاشرہ (سماج) میں اجراء کرے تو لوگ بھی اس کی برکت سے تبدیل ہو کر تقویٰ و پر ہیز گاری کی راہ پر لگ جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا وند عالم کی نعمتیں ہر طرف سے بندوں پر برسنے لگیں گی۔ قرآن کریم میں ہم پڑھتے ہیں: (وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْقُریٰ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ)[1] ''اگر اس بستی کے لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم زمین و آسمان کی برکتیں ان کے اختیار میں دیدیں۔

''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں لوگ خدا کی طرف مائل اور حجت خدا کے حکم کے سامنے تسلیم ہوں گے پھر کوئی زمین و آسمان کی برکتوں کے درمیان حائل نہیں ہوگا اس لحاظ سے موسم کے اعتبار سے بارش ہونے لگے گی دریا سے پانی لبریز ہوگا زمینیں زرخیز ہو جائیں گی اور کھیتی لہلہا اٹھے گی باغات سر سبزا ور میوؤں سے بھر جائیں گے مکہ و مدینہ جیسے صحرا جہاں کبھی ہریالی کا نام و نشان نہیں تھا یکبارگی نخلستان میں تبدیل ہو جائیں گے اور منڈی وسیع ہو جائے گی۔ معاشرہ کا اقتصاد بہتر ہوگا فقر و تنگدستی ختم ،ہر طرف آبادی نظر آئے گی۔ تجارت میں خاطر خواہ رونق آجائے گی خصوصا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں اقتصاد بہتر ہوگا اس سلسلے میں روایات بہت ہیں ہر مورد میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے ۔

اقتصاد اور اجتماعی رفاہ میں رونق

اس سلسلے میں جو روایات سے استفادہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اقتصادی حالت کی بہتری کی وجہ سے سماج فقر و فاقہ میں پھر مبتلا نہیں

[1] علل الشرائع، ص١٦١؛نعمانی ،غیبۃ، ص٢٣٧؛عقد الدرر ،ص٣٩؛بحار الانوار، ج٥٢،ص٣٩٠؛اثبات الہداۃ، ج٣،ص٤٩٧.

ہوگا اورایک ضرورت مند انسان کو اتنی دولت و ثروت دی جائے گی کہ وہ لیجانے سے معذور ہوگا عمومی اقصادی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی کہ زکات نکالنے والے مستحق و ضرورت مند کی تلاش میں پریشان رہیں گے ۔[1]۔مال و دولت کی تقسیم امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم اہل بیت (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو بیت المال کو لوگوں کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کر دیں گے ،زمین کے اوپر کی دولتیں (جیسے خمس و زکوۃ) اور زمین کے اندر چھپی ہوئی (جیسے خزانے و معادن و)حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گی ،پھر اس وقت حضرت لوگوں سے خطاب کریں گے: ''آؤ جس کے لئے تم لوگوں نے اپنی رشتہ داریاں منقطع کر دی تھیں اور خون ریزی و گناہ پر آمادہ ہوگئے تھے لیجاؤ ،آپ اس طرح سے مال تقسیم کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں تقسیم کیا ہوگا[1]''.رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بے شمار مال عطا کرے گا[2]''.

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''نا امیدی اور فتنوں کے زمانہ میں مہدی نامی شخص ظہور کرے گا کہ اس کی دادو دہش لوگوں پر خوشگوار ہوگی[3]''.

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بخشش مہربان باپ کے عنوان سے اور بغیر احسان کے ہوگی اس لحاظ سے دوسروں کی بخشش کے مقابل جو لوگوں کو غلام بناتے ہیں ،دین فروشی اور آبرو ریزی پر موقوف ہو لوگوں کے لئے پسندیدہ و خوشگوار ہوگی ۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''ایک شخص قریش سے ظاہر ہو گا جو لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرے گا اور پیغمبروں کی سیرت پر عمل پیرا ہوگا[4]''.ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''مھدی زمین کے خزانوں کو باہر نکالیں گے اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے اور اسلام کی گئی شان وشوکت دوبارہ لوٹ آئے گی[5]''.اسی طرح فرماتے ہیں: ''میری امت کے آخری دور میں

---

[1] ابن حماد، فتن، ص۹۸؛ابن ابی شیبہ، مصنف، ج۱۵،ص۱۹۶؛احمد ،مسند ،ج۳،ص۵ابن بطریق ،عمدہ، ص۴۲۴.
[2] شافعی ،بیان ،ص۱۲۴؛احقاق الحق ،ج۱۳،ص۲۴۸؛الشیعۃ والرجعہ،ج۱،ص۲۰۷.
[3] شافعی، بیان، ص۱۲۴.احقا ق الحق، ج۱۳،ص۲۴۸؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۰۷.
[4] ابی داؤد، سنن، ج۴،ص۱۰۸.
[5] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۹.

ایک خلیفہ ہوگا جو اموال لوگوں کو مٹھی مٹھی بے شار مال و دولت عطا کرے گا[1]''.عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا : میرے پاس ٹیکس کی کچھ زمین ہے جس پر میں نے کھیتی کر دی ہے. حضرت کچھ دیر خاموش رہے ؛پھر کہا : اگر ہمارے قائم قیام کریں تو تمہارا حصہ اس سر زمین سے زیادہ ہوگا[2]''.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : '' جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو لوگوں کے درمیان مساوات و برابری سے اموال تقسیم کر کے عادلانہ رفتار بر قرار کریں گے[3]''.رسول خداء فرماتے ہیں: ''آخری امام ہمارا ہمنام ہے وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا مال کا انبار لگا ہوگا جب کوئی مال و دولت کی درخواست کرے گا تو اس سے کہیں گے : تم خود ہی اپنی مر ضی سے جتنا چاہو لے لو[4]''.

۲۔ سماج سے فقر وتنگد ستی کا خاتمہ :رسول خداء فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت لوگ اموال و زکوۃ گلی کوچے میں ڈال دیں گے ؛ لیکن اس کا دریافت کرنے والا نہیں ملے گا[5]''.نیز آنحضرت فرماتے ہیں : '' مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میری امت میں ہوں گے ان کی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا[6]''.یہ حدیث معاشرہ کی ضرورت بر طرف ہو جائے گی سے کنایہ ہے چونکہ مال و دولت مصرف سے زیادہ ہوگا دوسری لفظوں میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بجٹ میں کمی نہیں کریں گے بلکہ بجٹ سے اضافی در آمد ہوگی۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت قائم کے قیام کے وقت زمین اپنے دفینہ اُگل دے گی اس طرح کہ لوگ! اپنی آنکھوں سے زمین پر پڑا دیکھیں گے صاحبان زکوٰۃ مستحق کی تلاش کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور لوگ خدا وند عالم کے فضل وکرم سے بے نیاز ہو جائیں گے''.علی بن عقبہ کہتے ہیں : اس زمانے

---

[1] عبد الرزاق ،مصنف ،ج۱۱،ص۳۷۲؛ابن بطریق ،عمدہ،ص۴۲۴؛الصواعق المحرقہ، ص۱۶۴؛بغوی ،مصابیح السنہ، ج۲،ص۱۳۹؛شافعی، بیان، ص۱۲۲؛ابن طاؤس ،ملاحم، ص۶۹.
[2] کافی ،ج۵،ص۲۸۵؛التہذیب، ج۷، ص۱۴۹.
[3] نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۷؛بحار الانوار،ج۵۱،ص۲۹.
[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰؛بحار الانوار، ص۳۷۹؛ملاحظہ ہو:احمد، مسند،ج۳،ص۲۱؛احقا ق الحق، ج۱۳، ص ۵ ۵ .
[5] عقد الدرر، ص۱۶۶؛المستجاد، ص۵۸،روایت میں اسی طرح آیا ہے،مال کو محلے کے گھروں میں گھوماتے رہے، ایک دوسرے سے متصل گھروں اور محلہ کو ''حواء ''کہتے ہیں .
[6] حاکم ،مستدرک، ج۴،ص۵۵۸؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۲۱۴.

میں صدقے دینے اور راہ خدا میں پیسہ خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی ؛چونکہ سبھی مؤمنین بے نیاز ہوں گے''[1].امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''لوگ ٹیکس اپنے کاندھوں پر رکھے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی طرف جائیں گے خدا وند عالم نے ہمارے شیعوں کو عیش و عشرت کی زندگی عطا کی ہے وہ لوگ بے نیازی سے زندگی بسر کریں گے اور اگر خدا وندعالم کا لطف ان کے شامل حال نہ ہو تو پھر وہ لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی و طغیانی پر آمادہ ہو جائیں گے[2]''.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت سال میں دوبار لوگوں کو عطا کریں گے آنحضرت ہر ماہ دوبار تنخواہ و حقوق دیں گے نیز لوگوں کے درمیان یکساں رفتار اس طرح رکھیں گے کہ پھر معاشرہ میں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملے گا زکوۃ نکالنے والے فقراء کا حصہ ان کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے مجبوراً پیسوں کی مخصوص تھیلی میں اسے رکھ کر شیعوں کے محلوں میں پہنچا دیں گے لیکن وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے[3]''.

مذکورہ بالا روایت سے دو نکتہ نکلتا ہے : پہلا یہ کہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت میں ایسی رأی و نظر کے مالک ہوں گے کہ بغیر کسی دباؤ کے اپنے وظیفہ پر تمام جوانب سے عمل کریں گے ۔انھیں وظائف میں، ایک اسلامی حکومت کو آمدنی کا ٹیکس دینا بھی ہے ۔ اگر تمام مسلمان اپنی اپنی آمدنی کا خمس اور اموال کی زکوۃ دیدیں تو ایک بہت بڑی رقم ہوگی اور حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات اور رفاہی خدمت پر قادر ہوجائیگی ۔دوسرے یہ کہ ہر چند حضرت کی دادودہش اس زمانے میں بے حساب ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے در آمد کریں گے لیکن جو چیز زیادہ قابل توجہ و جاذب نظر ہے طبیعت کی بلندی اور روح کی بے نیازی ہے،اس لئے کہ بہت سارے دولت مند افراد پائے جاتے ہیں لیکن طبیعت میں سیری نہیں روح میں حرص وہوس کے جذبے بعض لوگ

---

[1] مفید، ارشاد، ص۳۴۴؛المستجاد، ص۵۰۹؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۳۹؛ملاحظہ ہو:احمد، مسند ،ج۲،ص۵۲، ۲۷۲، ۳۱۳وج۳،ص۵؛مجمع الزوائد ،ج۷، ص۳۱۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۴۹۶.

[2] بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۴۵.

[3] نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۸؛حلیۃ الابرار، ج۲،ص۶۴۲؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۹۰؛ملاحظہ ہو:بحار الانوار،ج۵۲، ص۵۲ ۳؛ابن ابی شیبہ، مصنف ،ج۳،ص۱۱۱؛احمد، مسند، ج۴، ص ۶ ۰ ۳ ؛ بخاری ،صحیح ،ج۲،ص۱۳۵؛مسلم ،صحیح، ج۲،ص۷۰.

ایسے بھی ہیں جو فقر و فاقہ میں بسر کرنے کے باوجود ان کے دل غنی،روح بے نیاز ہوتی ہے ۔لوگ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں روحی بے نیازی کے مالک ہوں گے یہی اس زمانہ کی معنوی دگر گونی ہے ۔

۳۔محرومین و مستضعفین کی رسیدگی: رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : ''اس زمانے میں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور وہ اِس شخص (حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کی نسل سے ہوں گے۔خدا وندعالم ان کے ذریعہ جھوٹ کا خاتمہ ،بُرے ایام ،اورغلامی کی زنجیروں سے تمہیں نجات دے گا[۱] ''.حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے،توکوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کر دیں گے نیز کوئی قرضدار باقی نہیں بچے گا کیونکہ حضرت اس کے قرض کو ادا کردیں گے[۲] ''.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو سب سے پہلے مدینہ جائیں گے اور وہاں ہاشمی قیدیوں کو آزاد کریں گے[۳] ،پھر ابن ارطاۃ کہتا ہے :وہ کوفہ جائیں گے اور وہاں جاکر بنی ہاشم کے قیدیوں کو آزاد کریں گے ۔طاؤوس یمانی کہتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے حکام و کارگذاروں کی بہ نسبت سخت اور بخشش اموال میں ہاتھ کھلے،اور بے چارہ ،بے نوا و مسکین افراد کی بنسبت مہربان و کریم ہیں[۴].ابو رومیہ کہتا ہے : حضرت بینواؤں کو اپنے ہاتھوں سے عطا کریں گے[۵]۔احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت محرومین و بے چارہ افراد پر بخشش کرنے میں خصوصی توجہ رکھیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ مال عطا کریں گے،جو بیت المال میں ہر مسلمان کا حق ہے اس کے علاوہ بھی صلاح کے مطابق عطا کریں گے ۔

---

[۱] طوسی، غیبۃ، ص۱۱۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳،ص۵۰۲؛بحار الانوار،ج ۵۱،ص۷۵.
[۲] عیاشی، تفسیر ،ج۱،ص۶۴؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۲۲۴.
[۳] ابن حماد، فتن، ص۸۳؛الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۶۷؛متقی ہندی، برہان، ص۱۱۸ .
[۴] عقد الدرر، ص۱۶۷.
[۵] ابن طاؤ س، ملاحم، ص۶۸؛عقدالدرر، ص۲۲۷.

آبادی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے کی آبادی کی اہمیت و عظمت سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ظہور سے قبل ویرانی و تباہی نظر میں ہو.یقیناً جب دنیا تباہ کن جنگوں، متعدد افراد کی ہوا و ہوس کا لقمہ بنی ہو اور مدتوں آتش جنگ میں جلی اور کشتوں پہ کشتے دیا ہو تو اسے آبادی کی زیادہ ضرورت ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)اسے آباد کرنے کے لئے آئیں گے اور پوری دنیا میں آبادی کو قابل دید بنا دیں گے ۔ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''اپنے دوستوں کو مختلف سر زمینوں کی جانب روانہ کریں گے.جو حضرت کی بیعت کر چکے ہوں گے انھیں شہروں کی طرف بھیج کر عدل و احسان کا حکم دیں گے ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سر زمین کا حاکم ہوگا پھر اس کے بعد دنیا کے تمام شہر عدل و احسان کے ساتھ آباد ہو جائیں گے[1]''.

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت میں غیر آباد و ویران جگہیں نہیں ہوں گی[2]''.نیز آنحضرت فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کوفہ میں وارد ہونے کے بعد ایک گروہ کو حکم دیں گے کہ امام حسین (علیہ السلام) کے روضہ مبارک کی پشت سے (شہر کربلا کے باہر)غریین کی طرف نہر کھودیں تاکہ شہر نجف تک پانی پہنچے اور اس نہر پر پُل بنائیں گے[3]''. امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:کہ جب ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو کوفہ کے مکانات کربلا اور حیرہ کی نہر سے متصل ہو جائیں گے[4]''. یہ روایت شہر کوفہ کی آبادی میں وسعت کی خبر دیتی ہے ایک طرف حیرہ ،جو فی الحال کوفہ سے ۶۰، کیلو میٹر دور ہے اور دوسری سمت سے کربلا سے متصل ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہی ہے۔ حبہ عرنی کہتے ہیں : ''حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) حیرہ شہر کی جانب روانہ ہوئے تو وہاں پر شہر کوفہ کی طرف

---

[1] الشیعہ والرجعہ ،ج۱،ص۱۶۸.

[2] کما ل الدین ،ج۱،ص۳۳۱؛الفصول المھمہ، ص۲۸۴؛اسعاف الراغبین، ص۱۵۲؛وافی، ج۲،ص۱۱۲؛ نورالثقلین ، ج۲،ص۱۲۱؛احقا ق الحق ،ج۱۳،ص۳۴۲.

[3] مفید ،ارشاد، ص۳۶۲؛طوسی، غیبۃ، ص۲۸۰؛روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۶۳؛الصراط المستقیم ،ج۲،ص۲۶۲؛ اعلام الوری، ص۴۳۰؛المستجاد، ص۵۰۹؛کشف الغمہ، ج۳،ص۲۵۳؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۳۱؛وج۹۷،ص۳۸۵.

[4] طوسی، غیبۃ، ص۲۹۵؛بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۳۷، ۳۳۰وج۹۷،ص۳۸۵ارشاد، مفید، میں اسی طرح آیا ہے ''اتصلت بیوت الکوفہ بنھری کربلا ''ملاحظہ ہو:روضۃا لواعظین، ج۲،ص۲۶۴؛اعلام الوری ،ص۴۳۴؛خرائج ، ج۳،ص۱۱۷۶؛صراط المستقیم ،ج۲،ص۲۵۱؛المحجہ، ص۱۸۴.

اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہا: قطعی طور پر شہر کوفہ حیرہ شہر سے متصل ہو جائے گا اور اتنا قیمتی و گراں شہر ہوگا کہ یہاں کی ایک میٹر زمین، مہنگی و گران قیمت پر خرید و فروش ہوگی[۲]''.شاید کوفہ کی وسعت اور اس کی زمینوں کی گرانی اس وجہ سے ہوگی کہ وہاں اسلامی حکومت کا مرکز (پایہ تخت) بنے گا روایات کے مطابق مومنین وہاں چلے جائیں گے ۔

اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستے کشادہ ہو جائیں گے اور خاص قوانین اس سلسلے میں وضع کئے جائیں گے ،امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں'' : جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے، تو شہر کوفہ جائیں گے ...اس وقت کوئی مسجد مینار،اور کنگرہ والی نہیں ہوگی سب کو حضرت ویران و خراب کر ڈالیں گے اور اسے اس طرح بنائیں گے کہ بلندی نہ ہو نیز راستے کشادہ کر دیں گے[۳]''.

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت آگاہ افراد سواری لے کر پہنچیں گے تاکہ راستے اور جادوں کے درمیان راستہ چلیں جس طرح لوگوں کو حکم دیں گے کہ سڑکوں کی دونوں طرف پیادہ چلیں اس کے سڑک کے کنارہ چلنے سے اگر کسی کو کوئی نقصان ہوگا تو اسے دیہ اور خون بہا دینے پر مجبور کریں گے اسی طرح کوئی سڑکوں کے درمیان پیادہ چل رہا ہو اور اسے کوئی نقصان ہو جائے تو دیۃ لینے کا حق نہیں ہوگا[۴]''.

ہم اس روایت سے یہی سمجھتے ہیں کہ شہروں میں کشادگی اور عبور و مرور کے وسائل میں فراوانی ہوگی صرف نقل و انتقال کے ذرائع کے لئے قانون گذاری نہیں ہوگی بلکہ پیدل چلنے والوں کے لئے بھی قانون وضع ہوں گے یقیناً جو حکومت علم و دانش اور صنعت و ٹکنالوجی سے استفادہ کرے گی اورراستوں کو کشادہ ،اور سڑکوں کو چوڑا کرے گی قطعاً وہ ڈرائیوری اور جانوں کی ضمانت کا بھی قانون بنائےگی۔

---

[۱] ہر ذراع ۵۰،اور ۷۰، سینٹی میٹر کے درمیان ہے.
[۲] التہذیب ،ج۳،ص۲۵۳؛ملاذالاخیار ،ج۵،ص۴۷۸؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۷۴.
[۳] مفید ،ارشاد، ص۳۴۵؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۹.
[۴] التہذیب ،ج۱۰،ص۳۱۴.؛وسائل الشیعہ، ج۱۹،ص۱۸۱؛ملاذ الاخیار، ج۱۶،ص۶۸۵؛اثبا ت الہداۃ، ج۳، ص۴۵۵.

زراعت

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے دوران حکومت جو چیز شایان ذکر و قابل توجہ ہے وہ کھیتی اور جانوروں کی تجارت ہے اس کے بعد جن لوگوں نے بارش کی کمی، پے در پے قحط و خشکسالی، اشیاء خورد و نوش کی قلت کھیتوں کی بربادی ،سے کبھی ایک لقمہ روٹی کے لئے گراں قیمت چیزوں کو فدیہ بنایا ہو یعنی ناموس و آبرو ،وہی افراد حیرت انگیز ، خیرہ کن کسانی اور جانوروں کی تجارت میں تبدیلی محسوس کریں گے معاشرہ میں اشیاء خورد و نوش کی فراوانی ہو جائے گی ۔

اگر امام کے ظہور سے پہلے کبھی بارش ہوئی، بھی تو زمین نے اسے قبول نہیں کیا اور کبھی قبول کیا تو بارش نہیں ہوئی کسانی کی محصولات (نتیجہ) برباد ہوئیں تو کبھی نا وقت بارش نے کھیتیوں اور حاصل کو برباد کر ڈالا حضرت کے دور میں بارش کی حالت بدل جائے گی پہلی ہی جیسی بارش ہوگی اور اس درجہ کہ لوگوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ہوگی اس کے بعد رحمت الٰہی کا انسان پر نزول ہوگا نتیجہ کے طور پر انسانوں پر رحمت الٰہی کی فراوانی ہوگی اس طرح سے کہ دسیوں سال کا حاصل ایک سال میں جمع کر لیں گے اور روایات میں آیا ہے کہ ایک من (تین کیلوگرام) گیہوں سے سو من نتیجہ حاصل ہو جائے گا ۔

روایات چوبیس بارش کی خبر دیتی ہیں کہ ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گی اسی کے پیچھے بہت ساری برکتیں لوگوں کے شامل حال ہوں گی ، پہاڑ ،جنگل، بیابان سر سبز ہو جائیں گے بے آب و گیاہ ،خشک و بنجر بیابان ہرے بھرے ہو جائیں گے اور نعمت الٰہی اسقدر فراوان ہو جائے گی کہ لوگ اپنے مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کریں گے ۔

۱۔بارش کی زیادتی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : ''ان پر آسمان سے موسلادھار بارش ہوگی[۱] ''.دوسری روایت میں فرماتے ہیں : خدا وند عالم ان کے لئے (مہدی) آسمان سے برکت نازل کرے گا[۲] ''.نیز فرماتے ہیں: ''زمین عدل وانصاف سے پُر ہوگی اور

---

[۱] مجمع الزوائد ،ج۷،ص۳۱۷؛حقاق الحق ،ج۱۳،ص۱۳۹.

[۲] عقدالدرر، ص۱۶۹؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۱و ۱۴۱.

آسمان برسے گا نتیجہ کے طور پر زمین اپنا حاصل ظاہر کردے گی اور میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں اس درجہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہوگی[1]''.حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ خداوند عظیم واکبر نے ہمارے وجود سے خلقت کی ابتداء کی اور ہم ہی پر ختم کرے گا جو چاہے گا میرے ذریعہ نیست و نابود کرے گا اور جو چاہے گا میرے ذریعہ ثابت و باقی رکھے گا میرے وجود سے بُرے دن ختم ہوں گے اور بارش نازل کرے گا لہٰذا تمہیں دھوکہ دینے والا راہ خدا سے دھوکہ دے کر نہ ہٹا سکے گا جس دن سے خداوند عالم نے آسمان کے دروازے بند کئے ہیں اس دن سے ایک قطرہ نہیں برسا اور جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آسمان سے رحمت الٰہی کی بارش ہوگی[2]۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا زمانہ آئے گا تو جمادی الثانیہ اور رجب میں دس روز ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی ہوگی[3]''.سعید بن جبیر کہتے ہیں: جس سال حضرت قیام کریں گے ۲۴ دن بارش ہوگی جس کے آثار و برکتیں آشکار ہوں گی[4]۔

حضرت قائم ((عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بارش کی کثرت کے بارے میں رسول گرامیؐ فرماتے ہیں: ''ان (مہدی) کی حکومت میں پانی کی زیادتی ہوگی نہریں چھلک اٹھیں گی[5]''.دوسری روایت میں فرماتے ہیں ''...نہریں پانی سے بھری ہوئی ہوں گی چشمے جوش کھائیں گے اور زمین کئی گنا حاصل دے گی[6]۔

۲۔ کاشتکاری کے نتیجوں میں برکت: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''وہ زندگی مبارک ہو جس کے بعد حضرت مسیح (علیہ السلام) دجال کو قتل کریں گے ؛اس لئے کہ آسمان کو بارش اور زمین کو اگانے کی اجازت دی جائے گی اگر کوئی دانہ صاف چٹیل پہاڑ پر ڈال دیا

---

[1] المطالب العالیہ ،ج۴،ص۲۴۲؛ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۹؛اثبات الہداۃ،ج۳،ص۵۲۴؛احقا ق الحق، ج۱۹، ص۶۵۵؛ملاحظہ ہو:احمد، مسند، ج۲،ص۲۶۲ ؛بحا رالانوار، ج۵۲، ص۳۴۵؛احقاق الحق ،ج۱۹،ص۶۶۳،۱۶۹

[2] منن الرحمن ،ج۲،ص۴۲.

[3] بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۷؛وافی، ج۲،ص۱۱۳.

[4] احقا ق الحق ،ج۱۳،ص۱۶۹.

[5] عقدالدرر ،ص۸۴.

[6] مفید، اختصاص ،ص۲۰۸؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۰۴.

جائے گا تو یقیناً اُگے گا اس زمانے میں کینے ،حسد ختم ہو جائیں گے اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص شیر کے پاس سے گذرے گا تو وہ اسے گزند نہیں پہنچائے گا اور اگر سانپ پر پیر پڑ جائے گا تو اسے نہیں ڈسے گا[1]''نیز فرماتے ہیں : ''میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ ویسی کبھی نہیں ہوئی ہوگی آج تک کوئی مومن یا کافر ایسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوا ہے آسمان سے مسلسل بارش اور زمین سے اپج[2] ہوگی ''.رسول خدا ﷺ عصر مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میں زمین کی آمادگی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''زمین چاندی کے مانند جو جوش کھانے کے بعد درست ہوئی ہے کھیتی کے لئے آمادہ ہوگی پودے اگائے گی جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) کے زمانہ میں تھا[3] ۔

نیز آنحضرت پیداوار کی برکت اور بہتر حاصل کے بارے میں فرماتے ہیں... :ایک دانہ انار کئی لوگوں کو سیر کرے گا[4] نیز ایک انگور کا خوشہ کئی افراد کھائیں گے اور سیر بھی ہو جائیں گے[5]''.حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مشرق و مغرب کو اپنے زیر اثر قرار دیں گے برائیوں اور اذیتوں کو بر طرف کردیں گے خیر اور نیکی اس کی جاگزیں ہو جائیگی ؛اس طرح سے کہ ایک کسان ایک من (۳کیلو گرام) گیہوں سے سو۱۰۰، من حاصل کرے گا جیسا کہ خدا وند عالم نے فرمایا ہے[6] : ہر خوشہ میں سو دانے نکلیں گے نیز خدا وند عالم نیک ارادہ رکھنے والوں کے لئے اضافہ کر دے گا'''.

نیز فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے کار گزاروں کو شہروں میں لوگوں کے درمیان عادلانہ رفتار و رویہ کا حکم دیں گے اس زمانہ میں کسان ایک مد[8] (یعنی تین سیر) لگائے تو سات مد در آمد کرے گا جیسا کہ خدا وند عالم فرماتا ہے :اسی طرح

---

[1] فردوس الاخبار، ج۳،ص۲۴.

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۱؛ملاحظہ ہو:طوسی، غیبۃ، ص۱۱۵؛اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۰۴.

[3] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۱۵۲؛ابن ماجہ، سنن، ج۲،ص۳۵۹؛ابن حماد، فتن، ص۱۶۲؛عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱، ص۳۹۹،فرق کے ساتھ.

[4] ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۵۲؛الدرالمنثور، ج۴،ص۲۵۵؛فرق کے ساتھ ؛عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۴۰۱.

[5] ابن طاؤس، ملاحم ،ص۱۵۲؛الدرالمنثور، ج۴،ص۲۵۵؛فرق کے ساتھ ؛عبد الرزاق، مصنف ،ج۱۱،ص۴۰۱.

[6] سورۂ بقرہ آیت ۲۶۱.

[7] الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۶۷.

[8] مد ایک پیمانہ ہے جو عراق میں ۱۸ ،لیٹر کے برابر ہے فرہنگ فارسی عمید، ص۹۵۳.

خدا وند عالم اس مقدار سے زیادہ کردے گا[1]''.درختوں کے ثمر دینے کے بارے میں فرماتے ہیں : '' حضرت مہدی کے زمانے میں درخت بارآور و پھلدار ہو جائیں گے نیز برکت فراوان ہو جائے گی[2]''۔امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آسمان برسے گا اور زمین گھاس اگائے گی اس درجہ کہ ایک عورت شام سے عراق پیدل جائے گی تو پورے راستہ میں سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا اور اسی پر چلے گی[3]''.شاید حضرت اس علاقہ کو مثال کے طور پر بیان کر رہے ہوں غور کرنا چاہئے کہ اس کی جغرافیائی حالت اس طرح ہے کہ اس راستے میں جنگلی کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا ،شاید اس علاقہ کا عصر حضرت مہدی میں اس لئے نام لیا گیا ہے کہ تمام بنجر زمین کاشتکاری میں بدل جائے گی ۔

اسی سلسلے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے امت کے درمیان ظاہر ہوں گے ؛زمین حاصل، میوہ ،پھل اگائے گی او رآسان برسے گا[4]''. امام جعفر صادق (علیہ السلام)آیہ شریفہ (مدھامتان)دو سبز پتے کی تفسیر فرماتے ہیں: ''مکہ و مدینہ خرمے کے درختوں سے متصل ہو جائیگا[5]'' نیز آنحضرت فرماتے ہیں : ''خدا کی قسم دجال کے خروج کے بعد کاشتکاری ہوگی اور درخت لگائے جائیں گے[6]''کتاب تہذیب میں شیخ طوسیؒ کی نقل کے مطابق ((ہم کھیتی کریں گے اور درخت اگائیں گے ''.

۳۔حیوانوں کے پالنے کا رواج:رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں : '' میری امت کی زندگی کے آخری دور میں ، حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اورجانوروں کی کثرت ہوجائے گی[8] ۔نیز فرماتے ہیں : '' اس زمانے میں جانوروں کے گلے موجود ہوں

---

[1] عقد الدرر، ص۱۵۹؛ابن طاؤس ،ملاحم ،ص۱۹۷؛القول المختصر ،ص۲۰.
[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۲۵؛الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۶۱؛متقی ہندی، برہان، ص۱۱۷.
[3] تحف العقول، ص۱۱۵؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۴۵.
[4] المناقب والمثالب، ص۴۴؛احقا ق الحق ،ج۱۹،ص۶۷۷؛ملاحظہ ہو:ابن ماجہ، سنن ،ج۲ ،ص۱۳۵۶؛حاکم، مستدرک، ج۴،ص۴۹۲؛ الدرالمنثور، ج۲،ص۲۴۴ .
[5] تفسیر ،قمی ،ج۲،ص۳۴۶؛بحار الانوار،ج۵۱،ص۴۹؛سورۂ رحمن کی آیت ۶۴ ہے.
[6] کافی ،ج۵،ص۲۶۰؛من لایحضرہ الفقیہ، ج۳،ص۱۵۸؛وسائل الشیعہ، ج۱۳،ص۱۹۳؛التہذیب ،ج۶، ص۳۸۴ .
[7] التہذیب ،ج۶،ص۳۸۴.
[8] حاکم، مستدرک، ج۴،ص۵۵۸؛عقد الدرر ،ص۱۴۴؛متقی ہندی، برہان، ص۱۸۴؛کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۰ ؛ احقاق الحق، ج۱۳،ص۲۱۵؛بحار الانوار،ج۵۱،ص۸۱؛الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۴.

گے اور اپنی زندگی کو جاری رکھیں گے[1]"رسول خدا ﷺ کے قول میں نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ گویا ظہور سے پہلے پانی اور چارہ کی کمی اور بیماریوں کے عام رواج سے جانور زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "دجال کے قتل کے بعد گلوں میں اس درجہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا بچہ (جو حاملہ ہونے کے قابل ہوگا) لوگوں کے ایک گروہ کو سیر کر دے گا اور ایک گوسالہ (گائے کا بچہ) ایک قبیلہ کی غذا فراہم کرے گا نیز ایک بکری کا بچہ ایک گروہ کو سیر کرنے کے لئے کافی ہوگا[2]"۔

۴۔ تجارت: ملک و سماج میں تجارت میں اضافہ و زیادتی ہوگی جو اقتصاد کے بہتر ہونے اور سماج کے ثروتمند ہونے کی علامت ہوگی جس طرح بازاروں کی بندی اور بازار کا مندا ہونا سماج کے فقیر و نادار ہونے کی علامت ہے حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے عصر میں لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور تجارت میں رونق اور بازاریں بروی کار آجائیں گی۔ رسول خدا ﷺ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "قیامت کی علامت (حضرت مہدی (عج) کے ظہور کی) یہ ہے کہ مال و دولت لوگوں کے درمیان باڑھ کی طرح رواں ہوں گے علم و دانش ظاہر ہوں گے تجارت کو عام رواج ملے گا اور بازار کی رونق بڑھ جائے گی[3]"۔ عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں: کہ لوگ دجّال کے خروج کرنے کے بعد چالیس سال زندگی گذاریں گے، کھجوریں بار آور ہوں گی اور بازار قائم ہوگا[4]۔

---

[1] جامع احادیث الشیعہ، ج۸،ص۷۷؛احقا ق الحق، ج۱۳،ص۲۱۵وج۱۹،ص۶۸۱.
[2] ابن حماد، فتن، ص۱۴۸.
[3] ابن قتیبہ، عیون الاخبار، ج۱،ص۱۲.
[4] ابن ابی شیبہ ،مصنف ،ج۱۵،ص۱۲۴؛الدر المنثور، ج۵،ص۳۵۴؛متقی ہندی، برہان، ص۱۹۳.

پانچویں فصل

صحت اور علاج

امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل معاشرہ کی ایک مشکل تندرستی و علاج کا فقدان ہے جس کے نتیجے میں بیماریوں کا عام رواج اور مرگ ناگہانی (اچانک) کی پوری دنیا میں زیادتی و کثرت ہوگی عام بیماریاں جیسے: جذام (کوڑھ) طاعون، لقوہ ،اندھا پن ،سکتہ(ہارٹ اٹیک)اس کے علاوہ سیکڑوں خطرناک بیماریاں اس درجہ لوگوں کی حیات کو چیلنج کریں گی کہ گویا ہر شخص اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور ہرگز حیات کا امید وار نہیں ہے رات کو بستر پر جانے کے بعد صبح بیدار ہونے تک حیات کی امید باقی نہیں رہ جائے گی نیز گھر سے باہر جانے کے بعد صحیح و سالم واپس آنے کی امید نہیں رہ جائے گی ۔

یہ دلخراش اور خطرناک حالت فضائے زندگی کی آلودگی کی وجہ سے ہوگی اور ایسا ایٹمی و کیمیائی (زہریلے) اسلحے کے استعمال سے ہوگا یا مقتولین کی کثرت اور لاش کے بے دفن پڑے رہ جانے سے بدبو کی وجہ سے ہوئی ہوگی ان بیماریوں کا سبب ہو سکتا ہے یا ذہنی اور روحی بیماریوں کی وجہ سے جو ناامنی و عدم سلامتی و عزیزوں کی موت سے پیدا ہوگی شاید یہ ان تمام چیزوں کی معلول ہے جس کو ہم اور آپ نہیں جانتے ۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ان حالات میں ستم رسیدہ انسانوں کے دل میں امید کی کرن پھوٹے گی اور ناگفتہ بہ حالت کے خاتمہ اور انسانی سماج کو تندرستی کی نوید ہوگی ٹھیک یہ وہی چیز ہے جس کو امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت انجام دے گی ۔یہاں پر تندرستی و علاج سے متعلق ظہور سے قبل چند روایت ذکر کرتے ہیں پھر ان روایات کو بیان کریں گے جو

حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تندرستی و علاج کے بارے میں کوشش و تلاش کی خبر دیتی ہیں۔ الف) بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی موتوں کی کثرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد بغیر کسی درد و بیماری کے مر جائے گا[1]''. دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے (ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی علامت صاعقہ (آسمانی بجلی) رعد (بجلی کی کڑک) جو جلنے کا باعث ہوگا) پے در پے آئے گی اس طرح سے کہ جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا کسی گروہ کے پاس جا کر سوال کرے گا کہ کل کس کس پر بجلی گری اور جل کر خاکستر ہوا؟ تو اسے جواب ملے گا کہ فلاں فلاں[2]...'' صاعقہ۔ خوفناک آواز سے بے ہوش اور اس کے اثر سے عقل زائل ہونے کے معنی میں ہے نیز آگ لگنے اور جلنے کے معنی میں بھی ہے اس لحاظ سے جو لوگ صاعقہ کا شکار ہوں یا ان کی عقل زائل ہو جائے یا صاعقہ کی وجہ سے جل کر خاکستر ہو جائیں[3]۔

لیکن یہ ممکن ہے کہ صاعقہ ترقی یافتہ اسلحوں کے منفجر ہوجانے سے ہو کہ دردناک آواز، جلادینے والی آگ؛ اس طرح سے کہ جو بھی اس سے نزدیک ہوگا خاکستر ہو جائے گا اور جو آثار انسانوں پر مرتب ہوتے ہیں وہ بیماریاں ہیں اور بس یہ تینوں بیماریاں تباہ کن اسلحوں کی وجہ سے ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے کی علامت موت کی زیادتی اور ان سالوں میں پےدر پے زلزلہ کا آنا ہے[4]''

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت کثرت سے ہوگی سرخ موت (قتل) سفید موت یعنی طاعون[5]'' امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''قیامت و روز

---

[1] فردوس الاخبار، ج۴،ص۲۹۸.
[2] احمد ،مسند ،ج۳،ص۶۴؛فردوس الاخبار ،ج۵،ص۴۳۴.
[3] فرہنگ عمید، ج۲،ص۶۸۸.
[4] المعجم الکبیر ،ج۷،ص۵۹.
[5] مفید، ارشاد، ص۳۵۹؛نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۷؛طوسی ،غیبۃ، ص۲۶۷؛اعلام الوری، ص۴۲۷؛خرائج،ج۳، ص۱۵۲؛الصراط المستقیم ،ص۲۴۹؛بحارا لانوار،ج۵۲،ص۲۱۱؛الزام الناصب، ج۲،ص۱۴۷.

جزاء کی علامت لقوہ کی بیماری اور ناگہانی موت کا عام رواج ہونا ہے[1]''امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) رسول خدا ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ناگہانی موتیں ،جذام و بواسیر ،قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتیں ہیں[2]''بیان الائمہ کتاب میں مذکور ہے :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے نزدیک ہونے کی علامت پوری دنیا میں بیماری کا رواج اور وبا ،و طاعون کا پھیلنا ہے،خصوصاً بغداد اور اس سے متعلق شہروں میں نتیجہ کے طور پر بہت سارے لوگ نیست و نابود ہوجائیں گے[3]۔

ب)صحت و تندرستی: علم کے حیرت انگیز شگوفے خصوصاً حفظ صحت و علاج حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں اور اُسے سماج میں رواج دینے ،شعلۂ جنگ کے خاموش ہونے ،نفسانی و ذہنی سکون، روحی علاج انسانوں کی اصلاح کے سبب نیز کسانی و جانوروں کی پرورش میں اضافہ اور ضرورت کی حد تک غذاؤں کی فراہمی منجملہ ان عوامل میں ہیں جو امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اعلیٰ حد تک پہنچ جائے گی لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ لوگوں کی جسمی حالت دگر گوں ہو جائے اور عمر طولانی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص ہزار فرزند اور نسل دیکھے پھر اس کے بعد دنیا سے انتقال کرے ۔رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: '' جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور رات کو اس کی صبح کے ہنگام آفتاب مغرب سے نکلے گا (نہ مشرق کی طرف سے) تو انسان اس طرح چالیس سال تک آسودہ خاطر ، عیش و عشرت سے بھری زندگی گذارے گا کہ اس مدت میں نہ توکوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا[4]''.

شاید اس بات سے مراد یہ ہے کہ جو موتیں اور بیماریاں ظہور سے قبل عام ہوں گی دوران ظہور اتنی کم و نادر سننے میں آئیں گی کہ عدم بیماری و موت کا حکم لگایا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ ظاہری معنی مراد ہوں یعنی اس مدت میں موت وبیماری کا وجود نہیں ہوگا وہ بھی حضرت بقیۃ اللہ آعظم کے ظہور کی برکت سے ایسا ہوگا۔حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ''حضرت

---

[1] بحار الانوار،ج ۵۲،ص۳۱۳؛ابن اثیر، نہایہ، ج۱،ص۱۸۷.
[2] بحار الانوار،ج۵۲،ص۲۶۹،نقل از:الامامہ والتبصرہ ؛الزام الناصب ،ج۲،ص۱۲۵.
[3] بیان الائمہ ،ج۱،ص۱۰۲.
[4] ابن طاؤس ،ملاحم، ص۹۷.

مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں عمریں طولانی ہوں گی[1]"، مفضل بن عمر کہتے ہیں : امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو لوگ آپ کی فرمانروائی کے زیر سایہ طولانی عمریں کریں گے؛ اتنا کہ ہر شخص ہزار فرزند کا باپ ہوگا[2]" امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو خداوند عزوجل بیماری وبلا کو ہمارے شیعوں سے دور کردے گا اور ان کے قلوب کو فولاد کے مانند محکم بنادے گا اور ان میں ہر ایک چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا وہی لوگ زمین کے حاکم اور سربراہ ہوں گے[3]" امام محمد باقر (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں محیط صحت سے متعلق فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو گندے اور استعمال شدہ پانی کے کنویں اور ناودان (پرنالے) جو راستوں میں واقع ہوں گے توڑدیں گے[4]"

شہروں اور معاشرے کی فضا ڈاکٹری اصول کے مطابق حفاظت کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے، اس بناء پر وہ چیز جو ماحولیات و فضا اور حفظ صحت کے خلاف ہو اس کی روک تھام ہونی چاہئے گھروں کے گندے پانیوں کو گلیوں میں پھینکنا، گھر سے باہر بیسن اور پائخانوں کے کنوؤں کو گھر سے باہر کھودنا جیسا کہ بعض شہروں، دیہاتوں میں مرسوم ہے حفظ صحت کے اصول کی نابودی کا باعث ہے؛ اس لحاظ سے، جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ایک وظیفہ ڈاکٹری اصولوں کے مطابق حفظ صحت کی خلاف ورزی کی روک تھام ہے۔

ج) علاج: چونکہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں ضرورت کی حد تک علاج فراہم ہے، لہذا بیماریاں کم ہو جائیں گی اور ایک مختصر تعداد ہوگی جو بیماریوں سے دوچار ہوگی لیکن اس زمانے میں ڈاکٹری علم حد درجہ ترقی پزیر ہوگا اور مختلف امراض میں

---

[1] عقد الدرر، ص۱۵۹؛القول المختصر، ص۲۰.
[2] مفید ،ارشاد، ص۳۶۳؛المستجاد، ص۵۰۹؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۷وافی ،ج۲،ص۱۱۳.
[3] نعمانی ،غیبۃ ،ص۲۱۷؛صدوق، خصال، ج۲،ص۵۴۱؛روضہ الواعظین، ج۲،ص۲۹۵؛الصراط المستقیم ،ج۲، ص۶۱ ۲ ؛ بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۱۷.
[4] من لایحضرہ الفقیہ ،ج۱،ص۲۳۴؛مفید ا،رشاد، ص۳۶۵؛طوسی،غیبۃ، ۲۸۳؛روضہ الواعظین، ج۲،ص۲۶۴؛ اعلام الوری ، ص۴۳۲؛الفصول المهمہ، ص۳۰۲؛اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۲؛بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۳.

مبتلا افراد کم سے کم مدت میں شفا یاب ہوں گے اس کے علاوہ حضرت ،خداوند عالم کی تائید سے ناقابل علاج بیماروں کو خود ہی شفا دیں گے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت کے دور حکومت میں بیماری نہیں پائی جائیگی ۔امام حسین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی حکومت کے بارے میں فرماتے ہیں : ''کوئی نابینا ،لنج اور فالج زدہ ،درد مند روی زمین پر نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ خداوندعالم اس کے درد کو بر طرف کردے گا[۱] ''

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :'' جس وقت ہمارے قائم پوشیدہ و مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوں گے جبرئیل ان کے آگے آگے اورکتاب خدا چہرے کے سامنے ہوگی اوراس سے حضرت کوڑھی،سفید داغ کے مریض کو شفا دیں گے[۲] ''اس روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خود حضرت نا قابل علاج، مرض کا معالجہ کرنے میں بہت بڑا کر دار ادا کریں گے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو خداوندعالم مومنین سے،بیماریوں کو دور اور تندرستی و صحت کو ان کے قریب کردے گا[۳] ''امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں : ''جو بھی قائم اہل بیت (علیہم السلام) کو درک کرے اور اگر وہ بیماری سے دو چار ہوگا، شفا پائے گا اور اگر ضعیف و ناتوانی کا شکار ہوگا ،قوی و توانا ہوجائے گا[۴] ''شیخ صدوقؒ کی کتاب خصائل میں مذکور ہے کہ ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے زمانے میں بیماری ختم ہو جائے گی اور وہ لوگ (مومنین) فولادی پارے بن جائیں گے[۵] ''

---

[۱] خرائج، ج۲،ص۴۸۹؛بحار الانوار،ج۵۳،ص۶۲.
[۲] دوحۃالانوار،ص۱۳۳؛الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۷۱ .
[۳] نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۷؛بحار الانوار ،ج۵۲،ص۳۶۴؛اثبات الہداۃ ،ج۳، ص۴۹۳.
[٤] نعمانی ،غیبۃ، ص۳۱۷؛صدوق، خصال، ج۲،ص۵۴۱؛روضۃ الواعظین، ج۲،ص۲۹۵؛الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۶۱؛ بحار الانوار،ج۵۲،ص۳۳۵؛نقل از خرائج.
[٥] صدوق ،خصال ،ص۵۹۷.

امام (علیہ السلام) کی شہادت

حضرت کی شہادت یا رحلت کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن حضرت امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) کے بقول کے آپ فرماتے ہیں: ''کہ ہم اماموں میں یا زہر دغا سے شہید ہوگا یا تلوار سے[1]''جو روایات حضرت کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں انھیں میں بعض دیگر روایات پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ہم یہاں پر چند روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) آیۂ شریفہ (ثُمّ رَدَدْنا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْھِمْ[2]) کے ذیل میں فرماتے ہیں: ''اس سے مراد امام حسین (علیہ السلام) اور آپ کے ستر ۷۰، اصحاب کا عصر امام زمانہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے؛جب کہ سنہری (خود)(جنگ میں پہنی جانے والی ٹوپی) سر پر ہوگی لوگوں کو امام حسین (علیہ السلام) کی رجعت اور دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دیں گے تاکہ مومنین شک و شبہ میں نہ پڑیں۔

ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں کے درمیان ہوں گے چونکہ حضرت کی معرفت اور ایمان لوگوں کے دلوں میں مستقر و ثابت ہوچکا ہوگا اور حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو موت آجائے گی تو امام حسین (علیہ السلام)آپ کو غسل، کفن،حنوط اوردفن کریں گے چونکہ کبھی وصی کے علاوہ کوئی وصی کو سپرد لحد نہیں کرسکتا[3]''زہری کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چودہ سال زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے جان بحق ہوں گے[4]۔ارطاة کہتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چالیس سال گزار کر اپنی طبعی موت سے مریں گے[5]۔کعب الاحبار کہتا ہے کہ اس امت کے منصور،مہدی ہیں اور زمین کے رہنے والے اور آسمان کے پرندے اس پر درود بھیجتے ہیں۔یہ وہی ہیں جو روم اور جنگ عظیم میں آزمائے جائیں گے یہ آزمائش بیس سال طولانی ہوگی اور حضرت دو ہزار پرچم دار کمانڈروں کے ہمراہ شہید ہوں گے؛ پھر حضرت

---

[1] کفایۃ الاثر، ص۲۲۶؛بحار الانوار، ج۲۷،ص۲۱۷.
[2] سورۂ اسراء آیت ۶.
[3] کافی، ج۸،ص۲۰۶؛تأویل الآیات الظاہرہ ،ج۱،ص۲۷۸وج۲،ص۷۶۲؛مختصر البصائر، ص۴۸؛تفسیر برہان ، ج۲، ص۴۰۱؛بحار الانوار،ج۵۳،ص۱۳وج۴۱،ص۵۶.
[4] ابن حماد، فتن، ص۱۰۴؛البداء والتاریخ، ج۲،ص۱۸۴؛متقی ہندی، برہان، ص۱۶۳ .
[5] ابن حماد ،فتن ،ص۹۹؛عقد الدرر،ص۱۴۷؛متقی ہندی، برہان، ص۱۵۷.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقدان کی مصیبت مسلمانوں کے لئے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی شہادت سے قیمتی و گراں نہیں ہوگی[1]۔ اگر چہ زہری، ارطاۃ و کعب الاحبار کی باتیں ہمارے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہیں؛ لیکن اس میں صداقت کا بھی احتمال ہے.

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیفیت شہادت

الزام الناصب میں حضرت کی شہادت کی کیفیت مذکور ہے: ''جب ستر ۷۰، سال پورے ہوں گے اور حضرت کی موت نزدیک ہو جائے گی، تو قبیلۂ تمیم سے، سعیدہ نامی عورت حضرت کو شہید کرے گی اس عورت کی خصوصیت یہ ہے کہ مردوں کی طرح داڑھی ہوگی ۔ وہ چھت کے اوپر سے، جب حضرت وہاں سے گذر رہے ہوں گے، ایک پتھر آپ کی طرف پھینکے گی اور آنحضرت کو شہید کر ڈالے گی. اور جب حضرت شہید ہو جائیں گے تو امام حسین (علیہ السلام) غسل و کفن، کے فرایض انجام دیں گے[2]''، لیکن ہم نے اس کتاب کے علاوہ یہ مطلب یعنی کیفیت شہادت کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حسین (علیہ السلام) اپنے ان اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمرکاب شہید ہوئے ہیں آئیں گے.[3] تو ستر ۷۰، پیغمبر ان کے ہمراہ ہوں گے؛ جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ ستر ۷۰، افراد بھیجے گئے تھے اس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) انگوٹھی ان کے حوالے کریں گے اور امام حسین (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے غسل، کفن، حنوط، دفن کے ذمہ دار ہوں گے ۔ (سلام علیہ یوم ولد ویوم یظہر ویوم یموت ویوم یبعث حیاً)

---

[1] عقد الدرر، ص۱۴۹.
[2] الزام الناصب،ص۱۹۰؛تاریخ ما بعد الظہور ،ص۸۸۱.
[3] امام حسین (علیہ السلام)کی رجعت سے متعلق آیۃ اللہ والد مرحوم کی کتاب ستارۂ درخشاں ملاحظہ ہو.

منابع و ماخذ

۱۔ قرآن کریم

۲۔ نہج البلاغہ

۳۔ اثبات الوصیہ، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۴۶ھ.ق، انتشارات الرضی قم، ۱۴۰۴ھ.ق.

۴۔ اثبات الہداۃ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ھ.ق، چاپخانہ علمیہ، قم.

۵۔ الاحتجاج، احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی، قرن ششم ہجری، دار النعمان، نجف اشرف، ۱۳۸۶ھ.ق.

۶۔ احقاق الحق و ازہاق الباطل، شہید قاضی نور اللہ حسینی مرعشی تستری، ت ۱۰۱۹ھ ق. (با تعالیق آیۃ اللہ مرعشی نجفی) کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم.

۷۔ الاختصاص، محمد بن محمد بن نعمان ۴۱۳ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامعہ مدرسین، قم.

۸۔ اختیار معرفۃ الرجال، (رجال کشی) ابو عمرو محمد بن عمر بن عبد العزیز کشی، ت ۳۸۵ھ.ق، تلخیص از ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی دانشگاہ مشہد.

۹۔ الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ، محمد صادق حسن قنوجی بخاری، ۱۳۰۷ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۱۰۔ الارشاد، محمد بن محمد بن نعمان، ۴۱۳ھ.ق، بصیرتی، قم.

۱۱۔ ارشاد القلوب، ابو محمد الدیلمی، مؤسسہ اسلامی، بیروت.

۱۲۔ اسعاف الراغبین، محمد بن علی الصبان، ت سنہ ۱۲۰۶ھ.ق، دار الفکر، قاہرہ.

۱۳۔ اسد الغابہ، ابن الاثیر شیبانی، ت سنہ ۶۳۰ھ.ق، چاپخانہ اسلامیہ، تہران.

۱۴۔ الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ابن حجر عسقلانی، ت سنہ ۸۵۱ھ.ق، دار الکتب، بیروت.

۱۵۔ الاصول الستۃ عشر، تحقیق حسن مصطفوی، تہران، سنہ ۱۳۷۱ش.

۱۶۔ اعلام المنجد، لویس معلوف الیسوعی، دار المشرق، بیروت.

۱۷۔ اعلام النساء، عمر رضا کحالہ، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، سنہ ۱۴۰۱ھ.ق.

۱۸۔ اعلام الوری باعلام الہدی، ابو علی فضل بن حسن طبرسی، ت سنہ ۵۴۸ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۱۹۔ اعیان الشیعہ، سید محمد محسن امین عاملی، دار التعارف، بیروت.

۲۰۔ اقبال، رضی الدین ابو القاسم علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس، ت سنہ ۶۶۴ھ.ق، دار الکتب اسلامیہ.

۲۱۔ الزام الناصب، شیخ علی یزدی حائری، قم سنہ ۱۴۰۴ھ.ق.

۲۲۔ امالی الشجری، (امالی الخمیسیہ)، یحیی بن حسین شجری، ت سنہ ۴۷۸ھ.ق، عالم الکتب، بیروت.

۲۳۔ امالی شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت سنہ ۴۶۰ھ.ق المکتبۃ الاهلیہ، بغداد.

۲۴۔ امالی مفید، محمد بن محمد بن نعمان ت سنہ ۴۱۳ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین، قم.

۲۵۔ الامامۃ والتبصرہ، علی بن الحسین بن بابویہ قمی، ت سنہ ۳۲۹ھ.ق، مدرسۃ الامام المہدی (عج)، قم.

۲۶۔الانساب،ابو سعد عبد الکریم تمیمی سمعانی،ت ۵۶۳ھ.ق،مؤسسہ الکتب الثقافیہ،بیروت،۱۴۰۸ھ.ق.

۲۷۔الایقاظ من الهجعه، محمد بن الحسن حر عاملی،ت ۱۱۰۴ھ.ق،دار الکتب العلمیہ، قم .

۲۸۔الایام المکیہ، نجم الدین طبسی،دانشکدہ علوم اسلامی،قم.

۲۹۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ت ۱۱۱۱ھ.ق،مؤسسہ الوفاء،بیروت.

۳۰۔البداء والتاریخ،منسوب بہ ابو یزید احمد بن سہل بلخی مقدسی،ت ۳۵۵ھ.ق،کتابخانہ اسدی، تہران.

۳۱۔البرہان فی تفسیر القرآن،سید ہاشم بحرانی،ت ۱۱۰۷ھ.ق،چاپخانہ علمیہ،قم.

۳۲۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان،علاء الدین علی بن حسام الدین،معروف بہ متقی ہندی،ت ۹۷۵ھ.ق،چاپخانہ خیام،قم.

۳۳۔برہان قاطع، محمد حسین برہان،ت ۱۰۸۳ھ.ق،نشر خرد نیما ،تہران.

۳۴۔بشارۃ اسلام،سید مصطفی آل السید حیدر کاظمی،ت ۱۳۳۶ھ.ق،کتابخانہ نینویٰ الحدیثہ،تہران .

۳۵۔بشارۃ المصطفیٰ،ابو جعفر محمد بن ابی القاسم طبری،کتابفروشی حدریہ، نجف اشرف .

۳۶۔بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد، محمد بن الحسن بن فروخ صفار قمی،ت ۲۹۰ھ.ق،کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی،قم .

۳۷۔بہجۃ الآمال،ملا علی علیاری تبریزی،ت ۱۳۲۷ھ.ق،بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران.

۳۸۔بیان الائمہ، محمد مہدی نجفی،قم،۱۴۰۸ھ.ق.

۳۹۔البیان فی اخبار صاحب الزمان، محمد بن یوسف بن محمد قرشی، گنجی شافعی،ت ۶۵۸ھ.ق،دار احیاء تراث اہل بیت،تہران.

۴۰۔تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترہ الطاہرہ ،سید شرف الدین علی حسینی استرابادی نجفی ،قرن ششم ،مدرۃ الامام المہدی (عج)،قم.

۴۱۔تاریخ الامم والملوک،ابو جعفر محمد بن جریر طبری،ت ۳۱۰ھ.ق،دارالمعارف قاہرہ.

۴۲۔تاریخ بغداد ،ابعبکر احمد بن علی خطیب بغدادی،ت ۴۶۳ھ.ق،دارالکتب العلمیہ،بیروت.

۴۳۔تاریخ ما بعد ظہور ،سید محمد صادق صدر ،دارالتعارف للمطبوعات،بیروت.

۴۴۔تبصرہ الولی،سید ہاشم بحرانی،ت ۱۱۰۷ھ.ق،مؤسسہ الاعلی،بیروت.

۴۵۔تحف العقول عن آل الرسول،ابو محمد حسن بن علی بن الحسین بن شعبۃ حرانی،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین،قم.

۴۶۔تذکرۃ الفقہاء،علامہ حلی،ت ۷۲۶ھ.ق،مؤسسہ آل البیت لاحیاء التراث،قم.

۴۷۔الترغیب الترھیب من الحدیث الشریف،عبد العظیم بن عبد القوی المنذری،ت ۶۵۶ھ.ق،دار احیاء التراث العربی بیروت.

۴۸۔التصریح بما تواتر فی نزول المسیح،محمد انو شاہ کشمیری ہندی،ت ۱۳۴۲ھ.ق،دارالقران الکریم ،بیروت.

۴۹۔التطبیق بین السفینۃ والبحار بالطبعۃ الجدیدۃ ،سید جواد مصطفوی،آستان قدس رضوی،مشہد،۱۴۰۳ھ.ق.

۵۰۔تفسیر الصافی،فیض کاشانی،ت ۱۰۹۱ھ.ق،مؤسسہ الاعلی،بیروت.

۵۱۔تفسیر العسکری علیہ السلام،منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام مدرسۃ الامام المہدی (عج) قم،۱۴۰۹ھ.ق.

۵۲۔ تفسیر العیاشی، محمد بن مسعود بن عیاش سمرقندی، کتابفروشی اسلامیہ، تہران.

۵۳۔ تفسیر فرات الکوفی، فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی، کتابفروشی داوری، قم.

۵۴۔ تفسیر قمی، ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی، اواخر قرن سوم ہجری قمری، کتابفروشی الہدی نجف اشرف.

۵۵۔ تفسیر نور الثقلین، عبد علی جمعہ العروسی الحویزی، ت سنہ ۱۱۱۲ھ.ق، چاپخانہ علمیہ، قم.

۵۶۔ تقریب المعارف، شیخ تقی الدین ابو الصلاح حلبی، ت سنہ ۱۱۱۲ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم، سنہ ۱۴۰۴ھ.ق.

۵۷۔ التقریب والتیسیر، ابو زکریا یحیی بن شرف النوی، بیروت.

۵۸۔ تنقیح المقال فی علم الرجال، شیخ عبد اللہ بن حمد بن حسن المولیٰ عبد اللہ المامقانی النجفی، ت سنہ ۱۳۵۱ھ.ق.

۵۹۔ تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت سنہ ۴۶۰ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

۶۰۔ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، محمد بن الحسین بن بابویہ، سنہ ۳۸۱ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم.

۶۱۔ جامع احادیث الشیعہ، سید حسین بروجردی، ت سنہ ۱۳۸۰ھ.ق، مدینۃ العلم، قم.

۶۲۔ جامع الاخبار، تاج الدین شعیری، قرن ششم ہجری قمری، انتشارات رضی، قم.

۶۳۔ جامع الاصول من احادیث الرسول، ابو السعادات مبارک بن محمد معروف بہ ابن الاثیر، ت سنہ ۶۰۶ھ.ق، دار احیاء التراث العربی بیروت

۶۴۔ الجامع الصحیح، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی ت سنہ ۲۹۷ھ.ق.

۶۵۔ جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، چاپ سنگی .

۶۶۔ الحاوی للفتاوی، جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، دار کتب العلمیہ، بیروت.

۶۷۔ حق الیقین، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ھ.ق، جاویدان، تہران.

۶۸۔ حلیۃ الابرار فی فضائل محمد [illegible] آل الاطہار، سید ہاشم بن اسماعیل بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، قم.

۶۹۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ابو نعیم اصفہانی احمد بن عبد اللہ، ت ۴۳۰ھ.ق، دار الکتب العربی، بیروت.،،،

۷۰۔ الخرائج و الجرائح، ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ معروف بہ قطب راوندی، ت ۵۷۳ھ.ق، مؤسسہ الامام المہدی (عج)، قم.

۷۱۔ الخصال، ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم.

۷۲۔ خلاصۃ الاقوال، (رجال علامہ)، حسن بن یوسف بن مطہر حلی، ت، الرضی، قم.

۷۳۔ درر الاخبا فیما یتعلق بحال الاحتضار، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ت ۱۴۰۵ھ.ق، چاپخانہ نعمان نجف اشرف .

۷۴۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، جلال الدین سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۷۵۔ دلائل الامامہ، ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، کتابفروشی رضی، قم.

۷۶۔ دلائل النبوۃ، احمد بن عبد اللہ، ابو نعیم اصفہانی، ت ۴۳۰ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۷۷۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری، ت ۶۹۴ھ.ق، کتابفروشی محمدی، قم.

۷۸۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آقا بزرگ تہرانی، ت ۱۳۸۹ھ.ق، کتابفروشی اسلامیہ، تہران.

۷۹۔ راموز الاحادیث، ضیاء الدین احمد بن مصطفی استانبولی، ت ۱۳۱۱ھ.ق، چاپ ہند .

۸۰۔ رجال ابن داؤد، حسن بن علی بن داؤد حلی، ت وایل قرن ہشتم، نجف ۱۹۷۲ء م.

۸۱۔ رجعت از نظر شیعہ، نجم الدین طبسی، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۰ھ.ق۔

۸۲۔ الرجعہ فی احادیث الفریقین، جنم الدین طبسی.

۸۳۔ راہنمای کتب اربعہ، محمد مظفری، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۵ھ.ق.

۸۴۔ روضۃ المتقین، محمد تقی مجلسی، ۱۰۷۰ھ؛ق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران.

۸۵۔ روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، ت ۵۰۸ھ.ق، انشارات الرضی، قم.

۸۶۔ ریاحین الشریعۃ، ذبیح اللہ محلاتی، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

۸۷۔ ستارۂ درخشان، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ترجمۂ سید محمد میر شاہ والد، انتشارات محمدی، تہران.

۸۸۔ سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ.ق، انتشارات اسوہ، قم.

۸۹۔ سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ت ۲۷۵ھ.ق دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۹۰۔ سنن ابی داؤد، سلمان بن الاشعث سجستانی، ت ۲۷۵ھ.ق، دار احیاء السنۃ النبویہ.

۹۱۔ السنن الکبری، ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی، ت ۴۵۸ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۹۲۔ سنن الدارمی، ابو محمد عبد اللہ دارمی، ت ۲۵۵ھ.ق، دار الفکر، بیروت.

۹۳۔ السیرة الحلبیہ، علی بن برہان الدین حلبی شافعی، ت ۱۰۴۴ھ.ق، بیروت.

۹۴۔ شرح نہج لابلاغہ، عزالدین ابو حامد بن ہبۃ اللہ بن ابی الحدید مدائینی، ت ۶۵۵ھ .ق، چاپخانہ بابی حلبی قاہرہ.

۹۵۔ الشیعہ والرجعہ، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، چاپخانہ الآداب نجف اشرف ۱۳۸۵ھ .ق .

۹۶۔ صحیح البخاری، اسماعیل بن ابراہیم جعفی بخاری، ت ۲۵۶ھ.ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

۹۷۔ صحیح ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورہ، ت ۲۷۹ھ.ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت .

۹۸۔ صحیح مسلم :، ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، ت ۲۶۱ھ.ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

۹۹۔ الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم، زین الدین ابو محمد علی بن یونس عاملی نباطی، ت ۸۷۷ھ.ق، کتابفروشی مرتضویہ، تہران.

۱۰۰۔ الصواعق المحرقہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ.ق، کتابخانہ قاہرہ.

۱۰۱۔ الطبقات الکبری، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع بصری زہری، ت ۲۳۰ھ.ق، دار صادر، بیروت.

۱۰۲۔ الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف، علی بن موسی معروف بہ سید بن طاؤس، ت ۶۶۴ھ.ق، چاپخانہ خیام، قم.

۱۰۳۔ العدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطہر حلی، ت ۷۲۶ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم.

۱۰۴۔ العطر الوردی، محمد بلبیسی شافعی، ت ۱۳۰۸ھ.ق، چاپخانہ امیریہ، بولاق.

۱۰۵۔ عقائد صدوق، ابو جعفر محمد بن علی بن بابوایہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، چاپ سنگی، ۱۲۹۲ھ .ق.

۱۰۶۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر، یوسف بن یحیی مقدسی سلمی شافعی، قرن ہفتم ہجری قمری، عالم الفکر، قاہرہ.

١٠٧۔ العقد الفرید ،ابن عبد ربہ اندلسی ،ت ٣٢٧ھ.ق،دار الکتاب العربی ،بیروت.

١٠٨۔ علل الشرائع،ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ،ت ٣٨١ھ.ق،کتابفروشی حیدریہ ، نجف اشرف .

١٠٩۔ العلل المتناھیہ ،ابو الفرج عبد الرحمن بن الجوزی ،ت ٥٩٧ھ.ق،دار الکتب العلمیہ ،بیروت،١٤٠٣ھ.ق.

١١٠۔ العمدۃ لابن البطریق ،یحيي بن الحسن اسدی حلی معروف بہ ابن البطریق،ت ٦٠٠ھ .ق ،انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین.

١١١۔ عوالم العلوم ،والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال،شیخ عبد اللہ بحرانی اصفھانی،مدرسہ الامام المھدی (عج) قم.

١١٢۔ عیون الاخبار ،عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری ،ت ٢٧٨ھ.ق،دار الکتب العلمیہ ،بیروت.

١١٣۔ عیون اخبار الرضا ،ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ ،ت ٣٨١ھ.ق، نشر توس، قم.

١١٤۔ الغارات ،ابو اسحاق ابراھیم محمد ثقفی ،ت ٢٨٣ھ.ق، انجمن آثار ملی، تہران.

١١٥۔ غایۃ المرام فی حجۃ الخصام عن طریق الخاص والعام ،سید ہاشم بن سلیمان بحرانی، ت ١١٠٧ھ.ق، موسسہ الاعلمی ،بیروت.

١١٦۔ الغیبہ ،ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی ،ت ٤٦٠ھ.ق،کتابفروشی نینوی،تہران.

١١٧۔ الغیبہ، محمد بن ابراھیم نعمانی، ٣٦٠ھ.ق،کتابفروشی صدوق،تہران.

١١٨۔ الفائق فی غریب الحدیث،جار اللہ ، محمود بن عمر زمخشری ،ت ٥٨٣ھ.ق،دار المعرفۃ،بیروت .

١١٩۔ الفتاوی الحدیثیہ،احمد بن حجر ہیثمی ،ت ٩٧٤ھ.ق،التقدم العلمیہ ،مصر.

١٢٠۔ الفتن ،ابو عبد اللہ نعیم بن حماد مروزی،ت ٢٢٨ھ.وق، خطی،کتابخانہ المتحف انگلستان.

۱۲۱۔ الفتوحات المکیہ، محمد بن علی معروف بہ ابن عربی، ت ۶۳۸ھ.ق، دار صادر، بیروت.

۱۲۲۔ فرائد السمطین فی الفضائل المرتضی والبتول السبطین والائمۃ من ذریتھم، ابراہیم بن محمد جوینی خراسانی، ت ۷۳۰ھ.ق، مؤسسہ المحمودی بیروت.

۱۲۳۔ فرائد فوائد الفکر، مرعی بن یوسف بن ابی بکر، قرن یازدھم ہجری قمری، بنیاد اسلامی قم.

۱۲۴۔ فردوس الاخبار، ابو شجاع شیرویہ ابن شہردار ابن شیرویہ دیلمی، ت ۵۰۹ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۱۲۵۔ فرہنگ عمید، حسن عمید، جاویدان، تہران .

۱۲۶۔ الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ، علی بن محمد بن احمد مالکی مشہور بہ ابن صباغ، ت ۸۵۵ھ.ق، کتابفروشی دار الکتب، نجف شرف .

۱۲۷۔ فضل الکوفہ و فضل اھلھا، محمد بن علی بن الحسن علوی حسینی کوفی، ت ۴۴۵ھ.ق، مؤسسہ اھل البیت، بیروت.

۱۲۸۔ الفقیہ (کتاب من لایحضرہ الفقیہ)، محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران .

۱۲۹۔ قرب الاسناد، ابو العباس عبداللہ بن جعفر حمیری، ت ۳۰۰ھ.ق، چاپ سنگی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران .

۱۳۰۔ قصص الانبیاء، قطب الدین راوندی، ت ۵۷۳ھ.ق، بنیاد پژوہش ھای اسلامی، مشہد، ت ۱۴۰۹ھ.ق.

۱۳۱۔ القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ.ق، خطی، کتابخانہ امیر المؤمنین، نجف اشرف .

۱۳۲۔ کامل الزیارات، ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ، ۳۶۷ھ.ق، چاپخانہ مرتضویہ، نجف اشرف، ۱۳۵۶ھ.

۱۳۳۔الکامل فی تاریخ ،ابو الحسن علی بن ابی المکرم معروف بہ ابن الاثیر،ت ۶۳۰ھ .ق،دار صادر ،بیرورت.

۱۳۴۔کشف الاستار،میرزا حسین نوری،ت ۱۳۲۰ھ.ق،کتا بفروشی نینوا، تہران .

۱۳۵۔کشف الحق (الاربعون)،امیر محمد صادق خاتون آبادی،ت ۱۲۷۲ھ.ق،بنیاد بعثت تہران، ۱۳۶۱ش.

۱۳۶۔الکشف المہ فی معرفتا لائمہ ،ابو الحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی،ت ۶۹۲ھ.ق،دار الکتب اسلامی،بیروت.

۱۳۷۔الکافی، محمد بن یعقوب کلینی رازی،ت ۳۲۹ھ.ق،دارالکتب الاسلامیہ، تہران .

۱۳۸۔کفایۃ الاثر فی النص علی الائمہ اثنی عشر ،ابو القاسم علی بن محمد بن علی (الخزاز)،قرن چہارم ہجری قمری،نشر بیدار ،قم.

۱۳۹۔کمال الدین واتمام النعمۃ،ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی،ت ۳۸۱ھ .ق،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین،قم.

۱۴۰۔الکنی والالقاب،شیخ عباس قمی ،ت ۱۳۵۹ھ.ق،کتابخانہ صدر ،تہران.

۱۴۱۔کنز ل العمال فی سنن الاقوال و الافعال،علاء الدین علی معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ.ق، مؤسسہ الرسالہ ،بیروت.

۱۴۲۔لسان المیزان ،احمد بن علی بن حضر عقلانی ،ت ۸۵۲ھ.ق،مؤسسہ الاعلمی، بیروت.

۱۴۳۔لوائح الانوار البھیہ ،شمس الدین محمد بن احمد سفارینی نابلسی ،ت ۱۱۸۸ھ. ق،مجلہ المنار ،مصر.

۱۴۴۔مجمع البحرین ،فخر الدین طریحی ،ت ۱۰۸۵ھ.ق،کتابفروشی مرتضویہ ،تہران.

۱۴۵۔مجمع البیان فی تفسیر القرآن ،فضل بن الحسن طبرسی ،ت ۵۴۸ھ.وق،داراحیاء الترا ث العربی، بیروت.

۱۴۶۔مجمع الرجال ،زکی الدین عنایۃ اللہ بن مشرف الدین قہبانی،قرن یازدہم ہجری قمری،چاپخانہ ربانی،اصفہان.

۱۴۷۔مجمع الزوائد و منبع الفوائد،نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی،ت ۸۰۷ھ.ق، دار الکتا ب العربی،بیروت.

۱۴۸۔ المحاسن، ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی، ت ۲۷۴ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، قم.

۱۴۹۔ المحجة فیما نزل فی الحجة، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، مؤسسہ الوفاء، بیروت، ت ۱۴۰۳ھ.ق.

۱۵۰۔ مختصر اثبات الرجعہ، فضل بن شاذان نیشاپوری، مجلہ تراثنا، شمارہ ۱۵ .

۱۵۱۔ مختصر بصائر الدرجات، عز الدین حسن بن سلیمان حلی، قرن نہم ہجری قمری، چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف.

۱۵۲۔ مدینة المعاجز، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، چاپ سنگی تہران.

۱۵۳۔ مرأة العقول، محمد باقر مجلسی، ۱۱۱۱ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

۱۵۴۔ مروج الذہب، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۴۶ھ.ق، دار الاندلس، بیروت.

۱۵۵۔ المستجاد من کتاب الارشاد، حسن بن مطہر حلی، ت ۷۲۶ھ.ق، کتابخانہ آیة اللہ مرعشی.

۱۵۶۔ مستدرکات علم رجال الحدیث، شیخ علی نمازی، ت ۱۴۰۵ھ.ق، چاپخانہ حیدریہ، تہران.

۱۵۷۔ المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری، ت ۴۰۵ھ.ق، دار الفکر، بیروت.

۱۵۸۔ مستدرک الوسائل، میرزا حسین نوری طبرسی، ت ۱۳۲۰ھ.ق، مؤسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم.

۱۵۹۔ المسترشد، ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری، قرن چہارم ہجری قمری، چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف.

۱۶۰۔ مسند ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، ت ۳۱۶ھ.ق، دار المعرفة، بیروت .

۱۶۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی، احمد بن علی بن المثنی التمیمی، ت ۳۰۷ھ.ق، دار المأمون للتراث، دمشق.

۱۶۲۔ مسند احمد، احمد بن حنبل، ت ۲۴۱ھ ق، دار الفکر، بیروت.

۱۶۳۔ مسند ابی داؤد، سلیمان بن داؤد بن الجارود فارسی بصری، ت ۲۰۴ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۱۶۴۔ مصابیح السنۃ، حسین بن مسعود بن محمد الفراء بغوی، ت ۵۱۶ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۱۶۵۔ مصادقۃ الاخوان، ابو جعفر محمد بن رلی بن بابویہ قمی، ۳۸۱ھ ق، مدرسۃ الامام المہدی (عج)، قم.

۱۶۶۔ المصنف، عبد الرزاق بن ہمام صنعائی، ت ۲۱۱ھ ق المکتب اسلامی، بیروت.

۱۶۷۔ المصنف، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، ت ۲۳۵ھ ق، دار السلفیہ، بمبئی.

۱۶۸۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ، احمد بن حجر عسقلانی، ت ۸۵۲ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۱۶۹۔ معجم حادیث الامام المہدی (عج)، نجم الدین طبسی با ہمکاری جمعی افضلاء، نشر معارف اسلامی، قم.

۱۷۰۔ معجم البلدان، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی بغدادی، ت ۶۲۶ھ ق، دار التراث العربی، بیروت.

۱۷۱۔ معجم رجال الحدیث و تفصیل طبقات الرواۃ، سید ابو القاسم خوئی، مدینۃ العلم، قم.

۱۷۲۔ المعجم الصغیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۱۷۳۔ المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ ق، کتابفروشی العارف، ریاض.

۱۷۴۔ المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ ق، وزارت اوقاف عراق.

۱۷۵۔ الملاحم و الفتن فی الظہور الغائب المنتظر، رضی الدین علی بن موسی بن طاؤس، ت ۶۶۴ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت.

۱۷٦۔ ملاذ الاخیار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم.

۱۷۷۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابن قیم الجوریۃ، ت ۷۵۱ھ.ق، مکتب المطبوعات الاسلامیہ.

۱۷۸۔ مناقب آل ابی طالب، ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب، ت ۵۸۸ھ، انتشارات علامہ، قم.

۱۷۹۔ منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر (عج)، شیخ لطف اللہ صافی، کتابخانہ صدر، تہران.

۱۸۰۔ منتخب الانوار المضیءۃ، سید علی بن عبد الکریم نیلی نجفی، قرن نہم ہجری قمری، چاپخانہ خیام، قم، ۱۴۰۱ھ.ق.

۱۸۱۔ منتخب کنزل العمال، علاء الدین متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ.ق، دار الفکر، بیروت.

۱۸۲۔ المنجد، لویس معلوف یسوعی، دار المشرق بیروت.

۱۸۳۔ منن الرحمن، محمد بن بہاء الدین الحارثی، ت ۱۰۳۰ھ.ق، چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف، ۱۳۴۴ھ.

۱۸۴۔ منیۃ المرید، زین الدین ب علی ابن احمد عاملی، ۹۶۵ھ.ق انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۳۶۸ش.

۱۸۵۔ منہاج الدموع، شیخ علی قرنی گلپائیگانی، مؤسسہ مطبوعاتی دین و دانش، قم، ۱۳۴۴ھ.ق.

۱۸٦۔ مہدی موعود، محمد باقر مجلسی، ۱۱۱۱ھ.ق، ترجمۂ علی دوانی آخوندی، تہران.

۱۸۷۔ المہذب البارع فی شرح المختصر النافع، شیخ جمال الدین ابو العباس، احمد بن فہد حلی اسدی، ۸۴۱ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ امع مدرسین، قم.

۱۸۸۔ موارد السجن فی النصوص والفتاوی، نجم الدین طبسی، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۴۱۱ھ.ق.

۱۸۹۔ الموطا ،مالک بن انس ،ت ۱۷۹ھ .ق،دار احیاء التراث العربی بیروت.

۱۹۰۔ المیزان فی تفسیر القرآن،سید محمد حسین طباطبائی،ت ۱۴۰۲ھ .ق،دار الکتب الاسلامیہ،تہران .

۱۹۱۔ النفی والتغریب، نجم الدین طبسی، مجمع الفکر الاسلامی،قم.

۱۹۲۔ نقش زنان مسلمان در جنگ، محمد جواد طبسی نجفی،چاپخانہ طلوع آزادی، ۱۳۶۷ش.

۱۹۳۔ نور الابصار،فی مناقب آل النبی المختار،شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجی،ت ۱۲۹۰ھ .ق،دار الفکر بیروت.

۱۹۴۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر ،مبارک بن محمد جزری معروف بہ ابن الاثیر،ت ۶۰۶ھ .ق، اسماعیلیان،قم.

۱۹۵۔ وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، محمد بن الحسن حر عاملی،ت ۱۱۰۴ھ .ق، دار احیاء التراث العربی بیروت

۱۹۶۔ وقعۃ صفین، نصر بن مزاحم منقری،ت ۲۱۲ھ .ق،کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی،قم،۱۴۰۳ھ .ق.

۱۹۷۔ الہدایۃ الکبری، حسین بن حمدان حسینی حصینی،ت ۳۳۴ھ .ق،مؤسسۃ البلاغ، ۱۴۰۶ھ .ق.

۱۹۸۔ ینابیع المودۃ ، سلیمان بن ابراہیم بن قندوزی حنفی،ت ۱۲۹۴ھ .ق،کتابفروشی محمدی،قم.

۱۹۹۔ یوم الخلاص فی ظل القائم المہدی (عج) ،کامل سلیمان،دار الکتاب اللبنانی، ۱۴۰۲ھ .ق.